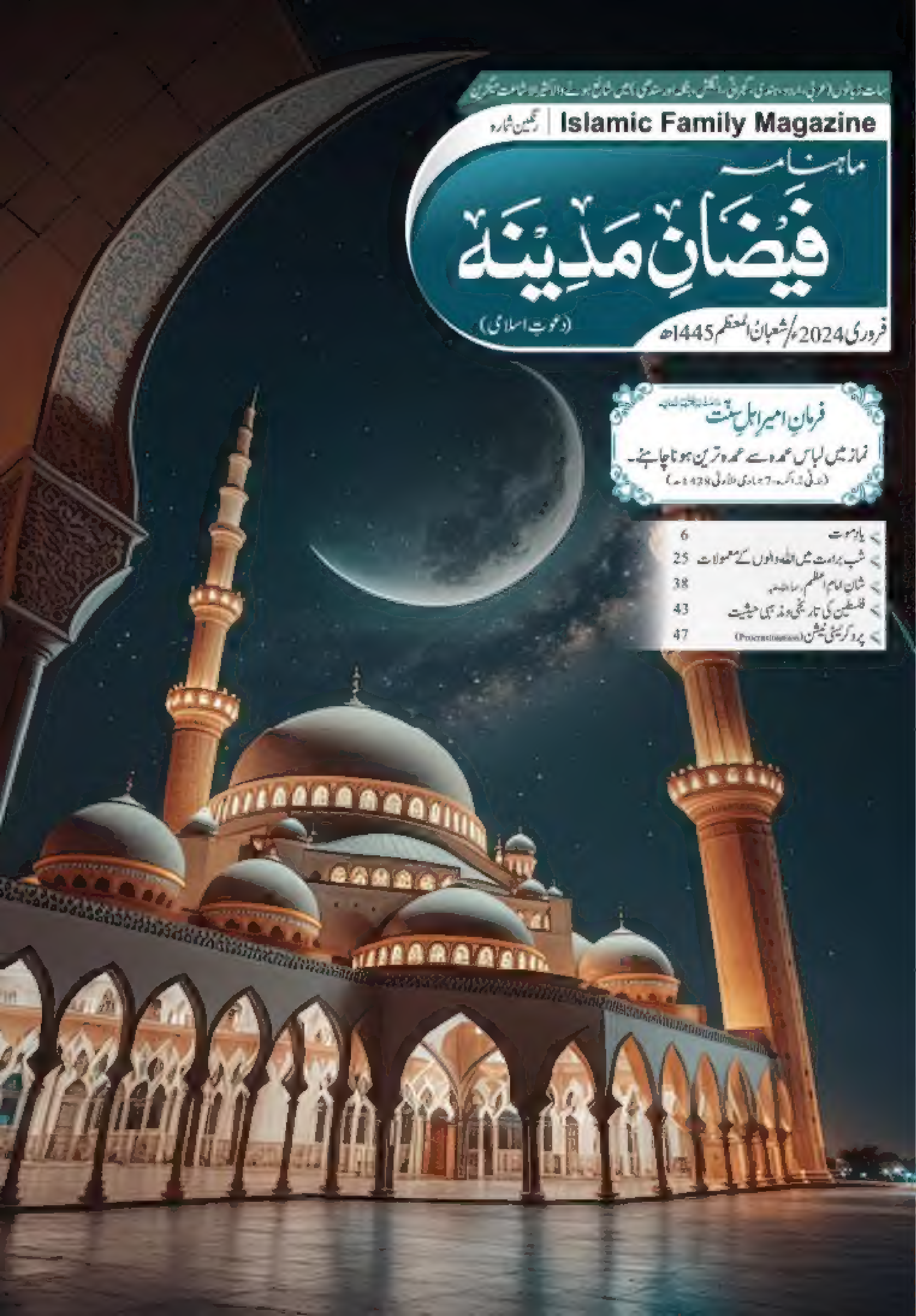

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Islamic Family Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

(دعوتِ اسلامی)

فروری 2024ء / شعبانُ المعظم 1445ھ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ

نماز میں لباس عمدہ سے عمدہ ترین ہونا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاولیٰ 1439ھ)

- یادِ موت 6
- شبِ براءت میں اللہ والوں کے معمولات 25
- شانِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ 38
- فلسطین کی تاریخی و مذہبی حیثیت 43
- پروکریسٹی نیشن (Procrastination) 47

سانپ، بچھو وغیرہ موذیات سے حفاظت کا عمل

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: میں اللہ پاک کے کامل کلمات کے وسیلے سے ساری مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

صبح اور شام تین تین بار پڑھیے۔

فضیلت: سانپ، بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ حاصل ہو۔

(الوظیفۃ الکریمہ، ص14)

گناہ سے حفاظت کا وظیفہ

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص 11 بار صبح پڑھیے۔

فضیلت: اگر شیطان مع اپنے لشکر کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کراسکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔

(الوظیفۃ الکریمہ، ص21)

نوٹ: ہر وظیفہ کے اوّل آخر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھنا ہے۔

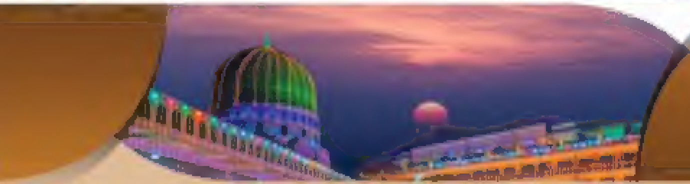

شبِ براءت میں مغرب کے بعد چھ نوافل

شعبانُ المعظم کی پندرہویں رات یعنی شبِ براءت میں بزرگانِ دین کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ مغرب کے فرض وسنّت وغیرہ کے بعد چھ رَکعت نفل دو دو رَکعت کرکے ادا کئے جائیں۔ پہلی دو رَکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: "یااللہ پاک ان دو رَکعتوں کی برکت سے مجھے درازیِ عمر بالخیر عطا فرما۔" دوسری دو رَکعتوں میں یہ نیت فرمایئے: "یااللہ پاک ان دو رَکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔" تیسری دو رَکعتوں کے لئے یہ نیت کیجئے: "یااللہ ان دو رَکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر۔" ان 6 رَکعتوں میں سُورۃُ الفاتحہ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں، چاہیں تو ہر رَکعت میں سُورۃُ الفاتحہ کے بعد تین تین بار سورۃُ الاِخلاص پڑھ لیجئے۔ نیز ہر دو رَکعت کے بعد اِکیس بار سُورۃُ الاِخلاص (پوری سورت) یا ایک بار سُورۂ یٰسٓ شریف پڑھئے بلکہ ہوسکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھے اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔ اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دوران زبان سے یٰسٓ شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قراٰنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چُپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔ اِن شآءَ اللہ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد "دُعائے نصف شعبان" بھی پڑھئے۔ (آقا کا مہینا، ص15)

نوٹ: دعائے نصف شعبان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "آقا کا مہینا" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس کیو آر کوڈ کو اسکین کرکے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

فروری 2024ء/شعبان المعظم 1445ھ

جلد: 8 شمارہ: 02

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ)

بفیضانِ نظر: سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، حضرت سیدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مجددِ دین و ملت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ

آراء و تجاویز کے لئے

+922111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

قرآن وحدیث	راہِ خدا میں خرچ کی ترغیب کے قرآنی اسالیب (آخری قسط)	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری	4
	یادِ موت	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی	6
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	15 شعبان کے نوافل گھر میں پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	8
دار الافتاء اہلِ سنت	کسی کا سلام پہنچانا کب لازم ہے؟ مع دیگر سوالات	مفتی فضیل رضا عطاری	10
مضامین	کسی کی جان نہ لیجئے!	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری	12
	دیہات والوں کے سوالات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جوابات (قسط:01)	مولانا عدنان چشتی عطاری مدنی	14
	سوچیں (Thoughts)	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی	16
	علمائے دین کی عظمت وشان کا سبب	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری	19
	اسلام اور تعلیم (قسط:02)	مولانا عبد العزیز عطاری	21
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وفود کے ساتھ انداز (قسط:01)	مولانا شہروز علی عطاری مدنی	23
	شبِ براءت میں اللہ والوں کے معمولات	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی	25
	خوش اخلاق بنئے	مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی	27
	محدثِ اعظم پاکستان کے فرامین	مولانا بلال حسین عطاری مدنی	29
تاجروں کے لئے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	30
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام (قسط:02)	مولانا ابو عبید عطاری مدنی	32
	حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی	34
	نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	مولانا اویس یامین عطاری مدنی	36
	شانِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی	38
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی	40
متفرق	تعارف ماہنامہ فیضانِ مدینہ (اسلامی عقائد و معلومات)		42
	فلسطین کی تاریخی و مذہبی حیثیت (قسط:01)	مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی	43
	ڈھائی سال میں عوامی خوشحالی کا راز (دوسری اور آخری قسط)	مولانا اسعد خان عطاری مدنی	45
صحت و تندرستی	پروکریسٹی نیشن (Procrastination)	ڈاکٹر زیرک عطاری	47
قارئین کے صفحات	نئے لکھاری	خرم شہزاد / فہد ریاض عطاری / بنتِ محمد مرشد	49
	خوابوں کی تعبیریں	مولانا محمد اسد عطاری مدنی	53
	آپ کے تأثرات		54
بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	فرشتوں کی عید / حروف ملائیے	مولانا محمد جاوید عطاری مدنی	55
	بچوں کے اسلامی نام		56
	اونٹ کی رفتار	مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی	58
	بچوں کی حفاظت کے اقدامات کیجئے	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری	59
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	بھائیوں کی زندگی میں بہنوں کا کردار	اُمِّ میلاد عطاریہ	61
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی فضیل رضا عطاری	63
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا عمر فیاض عطاری مدنی	64

راہِ خدا میں خرچ کی ترغیب کے قرآنی اسالیب

(دوسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری*

گزشتہ سے پیوستہ

ترغیب کا پانچواں انداز اچھے کام سے رُکنے کے پیچھے کوئی نہ کوئی رکاوٹ ہوتی ہے، خواہ داخلی ہو یا خارجی۔ اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی راہ میں رکاوٹ بننے والے اسباب پر ہمیں مطلع فرمایا چنانچہ خارجی اسباب کا رَد کرکے خرچ کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِۚ-وَ اللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًاؕ-وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۸)﴾ ترجمہ: شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی طرف سے بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ (پ03،البقرۃ:268) صدقہ و خیرات کرنے میں خارجی رکاوٹ "شیطان" ہے جو وسوسہ ڈالتا ہے کہ لوگو، تم صدقہ دوگے تو خود فقیر و نادار ہو جاؤ گے، لہٰذا خرچ نہ کرو۔ اِس کے جواب میں خدا نے فرمایا کہ شیطان تو تمہیں بخل و کنجوسی کی طرف بلاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ فرماتا ہے کہ اگر تم اُس کی راہ میں خرچ کروگے، تو وہ تمہیں اپنے فضل اور مغفرت سے نوازے گا اور یہ بھی یاد رکھو کہ وہ پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ بڑی وسعت والا ہے، وہ صدقہ سے تمہارے مال کو گھٹنے نہ دے گا، بلکہ اس میں اور برکت پیدا کردے گا۔

ترغیب کا چھٹا انداز جیسے اوپر بیان کیا گیا کہ نیکی سے رُکنے کے پیچھے کوئی نہ کوئی رکاوٹ ہوتی ہے، خواہ داخلی ہو یا خارجی۔ لہٰذا جس طرح اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی راہ میں خارجی سبب شیطان کے وساوس کا رَد کیا، اسی طرح داخلی اسباب کو بیان فرما کر اُن کے حوالے سے رہنمائی فرمائی۔ داخلی اسباب میں نفس کا لالچی اور کنجوس ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مذموم صفت کے متعلق متنبہ فرمایا اور اس صفت سے نجات پر خوش خبری سنائی، چنانچہ فرمایا: ﴿وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ﴾ ترجمہ: اور دل کو لالچ کے قریب کردیا گیا ہے۔ (پ5،النسآء:128) اس لالچ سے چھٹکارا پانے کی فضیلت بیان فرمائی: ﴿وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۹)﴾ ترجمہ: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔ (پ28،الحشر:09) اسی وصف مذموم کے متعلق نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: شُحّ (یعنی نفس کے لالچ) سے بچو، کیونکہ اس لالچ نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کردیا کہ اِسی نے اُن کو ناحق قتل کرنے اور حرام کام کرنے پر ابھارا۔ (مسلم، ص1069، حدیث:6576) یونہی راہِ خدا میں خرچ کرنے میں "بخل" بہت بڑی داخلی قلبی رکاوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ-فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ-وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ﴾ ترجمہ: ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے۔ (پ26،محمد:38) اپنی ہی جان پر بخل یوں کرتا ہے کہ بخل کرکے خرچ کرنے کے ثواب، غریبوں کی دعاؤں،

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

محتاجوں کی محبت، نیکوں میں نام، سخیوں میں شمار، خدا کے قرب اور جنت کے بلند درجات سے محروم ہو جائے گا اور بخل کا نقصان اُٹھائے گا۔

ترغیب کا ساتواں انداز نفس کی لالچ اور بخل کے پیچھے بھی ایک سبب ہے، جو انسان کو راہِ خدا میں خرچ سے روکتا ہے اور وہ ہے "مال کی محبت" بلکہ مال کی محبت دیگر کئی برائیوں کی جڑ ہے۔ اس لیے اگر مال کی محبت دل سے نکل جائے یا کم ہو جائے تو راہِ خدا میں دینا آسان ہو جاتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکیمانہ انداز سے محبتِ مال کی مذمت اور لوگوں کے اِس مذموم صفت کا شکار ہونے کا بیان کیا، چنانچہ فرمایا: ﴿وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّاؕ۝﴾ ترجمہ: اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔ (پ30، الفجر:20) یہاں آیات کے سیاق و سباق کے اعتبار سے کفار کی خصلت بیان کی گئی ہے کہ تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو کہ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے اور اِسی سبب سے یتیموں کی عزت نہیں کرتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے، دوسروں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب نہیں دیتے، بلکہ دوسروں کا مال کھا جاتے ہو، اُن کی زمین، جائیداد، مال، وراثت اور ملکیت پر قبضے کرتے ہو، بلکہ اِسی سبب سے قتل و غارت گری کرتے ہو۔ الغرض فساد کی جڑ یعنی مال کی محبت کی وجہ سے ہر طرح کا بگاڑ پیدا کرتے ہو۔

ایک اور جگہ پر مال کے سبب غفلت ہونے، مال کے ناپائیدار ہونے اور قبر و آخرت کی فکر دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَۙ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَؕ۝﴾ ترجمہ: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے۔ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے۔ (پ30، التکاثر:1...4)

سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم، اللہ تعالیٰ کی کیسی مہربانی، رحمت، کرم نوازی اور بندہ پروری ہے کہ بندوں کی اِصلاح و فلاح اور مخلوق کی بہتری اور خیر خواہی کے لیے کس قدر متنوع انداز میں ایک ہی حکم کو بیان فرمایا۔ یہی وہ اسلوبِ قرآنی ہے جس کے متعلق خداوند کریم نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْاؕ﴾ ترجمہ: اور بیشک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا تاکہ وہ سمجھیں۔ (پ15، بنی اسرائیل:41) یعنی ہم نے اس قرآن میں نصیحت کی باتیں بار بار بیان فرمائیں اور کئی طرح سے بیان فرمائیں، جیسے کہیں دلائل سے، تو کہیں مثالوں سے، کہیں حکمتوں سے اور کہیں عبرتوں سے اور اِن مختلف اندازوں میں بیان کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ لوگ کسی طرح نصیحت و ہدایت کی طرف آئیں اور سمجھیں۔ یہ اُسلوبِ قرآنی، نفسیاتِ انسانی کے مطابق ہے کہ لوگوں سے اُن کی سمجھ کے مطابق کلام کیا جائے، کیونکہ بعض لوگ دلائل سے مانتے ہیں اور بعض ڈر سے اور کچھ مثالوں سے۔ یونہی بعض اوقات ایک آدمی کی حالت ہی مختلف ہوتی رہتی ہے، کسی وقت اُسے ڈرا کر سمجھانا مفید ہوتا ہے اور کسی وقت نرمی سے، وغیرہا۔

عنوان میں مذکور آیت کے آخر میں فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ﴾ "اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے۔" چونکہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے تو اس شبہ کا ازالہ فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے روزی تنگ کر دے اور جس کے لیے چاہے، وسیع فرما دے، تنگی و فراخی تو اُس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے تو راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مت ڈرو، جس کی راہ میں خرچ کر رہے ہو، وہ کریم ہے اور اس کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور جُود و بخشش کے خزانے لٹانا اُس کریم کی شان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمٰن کا دستِ قدرت بھرا ہوا ہے، بے حد و حساب رحمتیں اور نعمتیں یوں برسانے والا ہے کہ دن رات (کے عطا فرمانے) نے اُس میں کچھ کمی نہ کیا اور دیکھو تو کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے اب تک اللہ تعالیٰ نے کتنا خرچ کر دیا ہے، لیکن اس کے باوجود اس کے دستِ قدرت میں جو خزانے ہیں، اُس میں کچھ کمی نہیں آئی۔ (ترمذی،5/34، حدیث:3056)

دعا اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں سے حرص و ہوس، بخل اور مال و دنیا کی محبت دور کر کے اپنی محبت عطا فرمائے، ہمیں آخرت کی تیاری کا جذبہ اور اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

لو مدینے کا پھول لایا ہوں   میں حدیثِ رسول لایا ہوں

(از امیر اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ)

یادِ موت

(Remembrance of death)

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی*

ہم اپنی زندگی میں پیش آنے والی سینکڑوں چیزوں کو یاد رکھتے ہیں لیکن ایک بہت ہی اہم چیز کو یاد کرنا اکثر بھول جاتے ہیں، وہ ہے "موت"! یہ وہ کام ہے جس کی نصیحت آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمائی ہے جن کے مبارک قدموں پر ہم سب کی عقلیں اور حکمتیں قربان ہو جائیں:

حدیثِ پاک عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْت ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔[1]

شرحِ حدیث "اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ" کے تحت علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اَیْ نَغِّصُوْا بِذِكْرِهٖ لَذَّاتِكُمْ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رُكُوْنُكُمْ اِلَيْهَا فَتُقْبِلُوْا عَلَى اللهِ یعنی موت کو کثرت سے یاد کر کے اپنی لذتوں کو بے مزہ کر دو یہاں تک کہ ان کی طرف تمہارا میلان ختم ہو جائے اور تم اللہ پاک کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔[2] یہ مبارک فرمان ہر شخص کیلئے ہے، چاہے اس کے پاس دنیاوی لذتیں موجود ہوں یا نہ ہوں لیکن وہ ان لذتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہو۔[3]

زیادہ سمجھدار کون؟ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک انصاری شخص حاضر ہوا، سلام عرض کیا اور پوچھا: یا رسولَ اللہ! کون سے مؤمن افضل ہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اس نے پھر عرض کی: کون سے مؤمن زیادہ عقل مند ہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والے ہوں اور اس کے بعد کے لئے زیادہ اچھی تیاری کریں وہی زیادہ عقل مند ہیں۔[4]

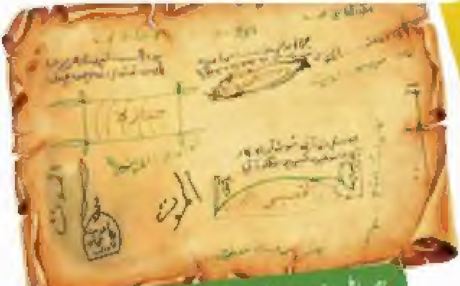

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر

ہم اور یادِ موت اسٹوڈنٹ اپنا سبق یاد کرنا نہیں بھولتا، خاتونِ خانہ نے دن بھر میں جو کام کرنے ہوں انہیں یاد رکھتی ہے، گھر کا سربراہ جب اپنے ادارے، آفس، کاروبار اور مزدوری وغیرہ سے واپس گھر کو روانہ ہوتا ہے تو عموماً وہ یاد رکھتا ہے کہ راستے سے اسے کون کون سی چیز لینی ہے تاکہ دوبارہ نہ آنا پڑے بلکہ بعضوں نے تو جیب میں پرچی لکھ کر رکھی ہوتی ہے یا پھر موبائل پر ریمائنڈر لگایا ہوتا ہے، نہیں رکھتے تو موت کو یاد نہیں رکھتے۔ پھر ہماری محفلوں میں طرح طرح کے موضوعات پر گفتگو ہوتی ہے، ان میں کئی موضوعات ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا ہماری زندگی میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا، لیکن اگر کسی چیز پر بات نہیں ہوتی یا بہت ہی کم ہوتی ہے تو وہ ہے "موت کی یاد"! بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کسی کے سامنے موت کو یاد کیا جائے کہ یہ زندگی کسی بھی لمحے ختم ہو سکتی ہے اور ہم کسی بھی وقت مر سکتے ہیں تو بعضوں کا ری ایکشن کچھ اس طرح کا ہوتا ہے: ● ڈراؤ تو نہیں ● ابھی میں نے دیکھا ہی کیا ہے؟ ● میری عمر ہی کیا ہے؟ ● ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے ● زندگی کے مزے لینے ہیں وغیرہ۔

یاد رکھئے! موت ایک حقیقت ہے، ہم اس کو یاد کریں نہ کریں، یہ آکر رہے گی۔ البتہ یادِ موت سے ہمیں دنیا و آخرت کے فوائد کافی ملیں گے۔ ہمارا جسم ہمارے دل و دماغ کی سوچوں کے مطابق کام کرتا ہے تو جسے موت یاد ہو وہ کیونکر دنیا کی لذتوں سے دل لگائے

* استاذ المدرسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

گا؟ وہ کس طرح گناہوں کی دلدل میں پھنسے گا؟ بلکہ وہ تو جہانِ آخرت کے لئے نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کرنے میں لگ جائے گا، اِن شآءَ اللہ۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ يُمَحِّصُ الذُّنُوْبَ وَيُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا یعنی موت کو زیادہ یاد کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔[5]

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور یادِ موت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب بھی میں آنکھ جھپکتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں پلکیں ملنے سے پہلے ہی میری روح قبض نہ کرلی جائے اور میں جب بھی کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھاتا ہوں تو مجھے گمان گزرتا ہے کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے میری روح قبض کرلی جائے گی اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق سے اتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی، پھر فرمایا: اے بنی آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو خود کو مرنے والوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے وہ وقت آنے والا ہے اور تم اس سے بھاگ نہیں سکتے۔[6]

"الموت" لکھا ہوا تھا شیخ عارف باللہ مولانا نورُ الدین علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تھیلی بنا کر اپنے پاس رکھی ہوئی تھی جس پر "الموت" لکھا ہوا تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ موت کا لفظ مرید کے گلے میں ڈال دیتے تاکہ اسے یہ بات یاد رہے کہ موت قریب ہے دُور نہیں ہے اور وہ اپنی امیدوں میں کمی اور عمل میں اضافہ کرے۔[7]

"الموت، الموت" کہتا رہے ایک نیک بادشاہ نے اپنے ارکانِ سلطنت میں سے ایک شخص کو اس بات پر مامور کر رکھا تھا کہ وہ اس کے پیچھے کھڑا "الموت الموت" کہتا رہے تاکہ (غفلت کی) بیماری کا علاج ہوتا رہے۔[8]

یادِ موت کے اس منفرد طریقے پر ہم بھی عمل کرسکتے ہیں کہ کسی جگہ "الموت" لکھ دیں جہاں ہماری نظر پڑتی رہے، یوں ہمیں بھی اپنی موت یاد رہے گی اور غفلت کا علاج ہوتا رہے گا، اِن شآءَ اللہ۔ اس انداز کو شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے بھی اپنایا ہوا ہے، چنانچہ آپ کے ارد گرد مختلف جگہوں پر "الموت" لکھا ہوا دیکھا جاسکتا ہے۔

جنت کا باغ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہے وہ اپنی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ پائے گا۔[9]

جانے والوں کو یاد کیجئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موت کی یاد دل میں بسانے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ جو مرچکے ہیں اُن کے چہرے اور صورتیں یاد کرے کہ انہیں موت نے ایسے وقت میں آدبوچا تھا کہ جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا یعنی اچانک موت کا شکار ہوگئے تھے، البتہ جو موت کی تیاری کرکے بیٹھا تھا اُس نے بڑی کامیابی پائی جبکہ لمبی اُمید کے دھوکے میں مبتلا شخص نے بہت بڑا نقصان اٹھایا۔ انسان ہر گھڑی اپنے جسم کے متعلق یوں غور و فکر کرے کہ کس طرح کیڑے میرے جسم کو کھائیں گے، کس طرح میری ہڈیاں بکھر جائیں گی نیز یوں سوچے کہ نہ جانے کیڑے پہلے میری دائیں آنکھ کی پتلی کھائیں گے یا بائیں آنکھ کی، آہ! میرا جسم کیڑوں کی خوراک بن چکا ہوگا۔ مجھے صرف وہی علم و عمل فائدہ دے گا جو میں نے خالص اللہ کریم کے لئے کیا ہوگا۔ اسی طرح کی سوچیں دل میں موت کی یاد تازہ رکھیں گی اور اس کی تیاری میں مشغول کریں گی۔[10]

موت کے موضوع پر تفصیل پڑھنے کیلئے ان کُتب و رسائل کو پڑھ لیجئے: ◉ شرحُ الصدور ◉ موت کا تصور ◉ غفلت ◉ قبر کا امتحان ◉ قبر کی پہلی رات ◉ مُردے کی بے بسی ◉ مُردے کے صدمے ◉ بادشاہوں کی ہڈیاں ◉ قبر میں آنے والا دوست ◉ قبر کی ہولناکیاں ◉ قبر والوں کی 25 حکایات ◉ خوفِ خدا

یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔ www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمیں موت کو یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) صحیح ابن حبان، 4/281، حدیث: 2981 (2) تیسیر شرح جامع صغیر، 1/201 (3) مرآۃ المناجیح، 9/213، تحت الحدیث: 5352 ملخصاً (4) ابن ماجہ، 4/496، حدیث: 4259 (5) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 5/438، حدیث: 148 (6) مسند الشامیین، 2/365، حدیث: 1505 (7) مرآۃ المناجیح، 9/213، تحت الحدیث: 5352 (8) مرآۃ المناجیح، 9/213، تحت الحدیث: 5352 (9) معجم اوسط، 2/14، حدیث: 3516 (10) احیاء العلوم، 5/202 ملخصاً

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کیے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 11 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کیے جا رہے ہیں۔

1 15 شعبانُ المعظم کے چھ نوافل گھر میں پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا 15 شعبان شریف کے چھ نوافل گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ شعبانُ المعظم کے فضائل اور 15 شعبان کے نوافل پڑھنے کا طریقہ جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا 32 صفحات کا رسالہ "آقا کا مہینا" پڑھئے۔

(مدنی مذاکرہ، 11 شعبان شریف 1441ھ)

2 کیا باپ اپنے بیٹے کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے؟

سوال: میرے بیٹے نے اس سال زکوٰۃ ادا نہیں کی تو کیا میں اس کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں؟

جواب: اگر بیٹے نے زکوٰۃ ادا نہیں کی اور باپ اپنے بیٹے کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہے تو بیٹے سے اس کی اجازت لے لے کیونکہ بغیر اجازت کے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اگر بیٹے نے اجازت دے دی تو باپ کی دی ہوئی زکوٰۃ بیٹے کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 11 رمضان شریف 1441ھ)

3 مچھر کا خون ہاتھ وغیرہ پر لگ جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

سوال: میں نماز ادا کر رہا تھا کہ اس دوران میرے گال پہ مچھر آکر بیٹھ گیا، میں نے مچھر کو مارنے کے لئے ہاتھ مارا تو وہ مر گیا، لیکن میرے گال اور ہاتھ پر مچھر کا خون لگ گیا، کیا میری نماز ہو گئی؟

جواب: مچھر میں خون کی مقدار کم ہوتی ہے اور اس کا خون بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت، 1/392) لہٰذا نماز میں مچھر کا خون ہاتھ وغیرہ پر لگ جانے کی صورت میں آپ کی نماز کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 19 رمضان شریف 1441ھ)

4 قراٰنِ کریم میں کلمۂ طیبہ کا ذکر

سوال: کیا کلمۂ طیّبہ کا ذکر قراٰنِ پاک میں موجود ہے؟

جواب: کلمۂ طیّبہ کا ذکر قراٰنِ کریم میں ایک ساتھ نہیں آیا بلکہ الگ الگ مقام پر آیا ہے۔ ایک مقام پر ہے: ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں (پ23، الصّٰفّٰت: 35) اور دوسرے مقام پر ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (پ26، الفتح: 29) البتہ حدیثِ پاک میں اس کا ذکر ایک ساتھ موجود ہے۔

(بخاری، 1/14، حدیث: 8 - مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 17 رمضان شریف 1441ھ)

5 پڑوس سے گانے باجوں کی آوازیں آرہی ہوں تو کیا کریں؟

سوال: اگر پڑوس میں شادی کی وجہ سے ڈھول اور گانے باجوں کی آوازیں آرہی ہوں تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر ڈھول اور گانے باجوں کو روک نہیں سکتے تو دل سے بُرا جانیں اور جتنا ہو سکے آواز سے بچنے کے لئے کھڑکیاں وغیرہ بند کر دیں۔ بندہ یہی کر سکتا ہے، اب گھر چھوڑ کر تو بھاگ نہیں سکتا۔ جو لوگ اس طرح کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ ایک تو یہ گناہ والے کام ہیں اور دوسرا ان گناہوں کی وجہ سے پڑوسیوں کو بھی تکلیف ہو رہی ہے اس کا وبال الگ

ہے۔(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 15 رمضان شریف 1441ھ)

6 صدقہ دینے کے بجائے پرندوں کو دانہ ڈالنا کیسا؟

سوال: مسلمان کو صدقہ دینے کے بجائے اس رقم کا دانہ خرید کر پرندوں کو ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: اگر صدقے سے مُراد صدقۂ واجبہ مثلاً زکوٰۃ ہے اور ان پیسوں کے دانے خرید کر کبوتروں کو کھلا دیئے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ نفل صدقے کے طور پر کبوتروں اور چڑیوں کو بھی دانہ ڈالنا چاہئے کہ یہ اچھا اور ثواب کا کام ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 13 رمضان شریف 1441ھ)

7 نمازِ جنازہ کی اِبتدا

سوال: نمازِ جنازہ کب فرض ہوئی؟

جواب: نمازِ جنازہ کی اِبتدا حضرتِ آدم علیہ السّلام کے دور سے ہوئی ہے، فرشتوں نے حضرتِ آدم علیہ السّلام کے جنازے پر چار تکبیرات پڑھی تھیں۔ اور اِسلام میں نمازِ جنازہ کے فرض ہونے کا حکم مدینۂ منورہ میں نازل ہوا۔ حضرتِ اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کا وِصال ہجرت کے بعد نویں مہینے کے آخر میں ہوا۔ یہ پہلے صحابی تھے جن کی نمازِ جنازہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پڑھی۔

(فتاویٰ رضویہ، 5/375، 376- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 16 رمضان شریف 1441ھ)

8 اپنی قبر تیار کروانا کیسا؟

سوال: کیا انسان زندگی میں اپنی قبر تیار کروا سکتا ہے؟

جواب: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کفن رکھ سکتا ہے۔ قبر بنانا فضول ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/265) مثلاً قبر یہاں کھدوائی ہو اور موت مدینے میں آجائے اور جنّتُ البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو جائے۔ جنّتُ البقیع میں دفن ہونے کی حرص ہر مسلمان کو ہونی چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 17 رمضان شریف 1441ھ)

9 رُخصتی سے پہلے لڑکے لڑکی کو الگ رہنا چاہئے

سوال: لڑکے، لڑکی کا نکاح ہو جائے اور رُخصتی نہ ہو تو کیا وہ ایک دوسرے کے لئے غیر محرم ہوتے ہیں؟

جواب: اگر شریعت کے مُطابق نکاح ہو گیا ہے تو اب ایک دوسرے کو دیکھنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ البتہ مُعاشرے کے حساب سے چلنا چاہئے اور جب تک باقاعدہ رُخصتی نہ ہو ایک دوسرے سے الگ رہنا چاہئے، اِس سے خاندان والے بھی خوش رہیں گے اور مَسائل بھی نہیں ہوں گے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 14 رمضان شریف 1441ھ)

10 بیوی کا اپنے شوہر کا مذاق اُڑانا کیسا؟

سوال: اگر کوئی عورت اپنے شوہر کا بات بات پر مذاق اُڑاتی ہو تو ایسی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی عورت گناہ گار ہوگی۔ اسے توبہ کرنی اور اپنے شوہر سے مُعافی مانگنی لازم ہے۔ عورت کو اپنے شوہر کی اِطاعت کرنی چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 14 رمضان شریف 1441ھ)

11 اخراجات کے خوف سے نکاح نہ کرنا کیسا؟

سوال: جو شخص اس ڈر سے نکاح نہ کرے کہ گھر چلانا آسان نہیں، شادی کے بعد حقوق بہت بڑھ جاتے ہیں، آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اگر کوئی مناسب رشتہ مل جائے اور شادی کا خرچ اُٹھانے کی طاقت بھی ہو نیز رہائش کا مکان اور واجبی نان نفقہ یعنی کھانا پینا وغیرہ بھی دے سکتا ہو تو نکاح کر لینا چاہئے۔ آنے والی اپنی قسمت کا رزق لے کر آئے گی، بچے پیدا ہوں گے تو وہ بھی اپنی قسمت کا رزق لے کر آئیں گے۔ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا(۳۱)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم تمہیں بھی اور انہیں بھی روزی دیں گے بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔ (پ15، بنی اسرآءیل: 31) یاد رکھئے! رزق دینے والا اللہ پاک ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 11 رمضان شریف 1441ھ)

دارُالافتاء اہلِ سنّت

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 تکبیرِ تحریمہ میں ہاتھ نہ اٹھانے پر سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر تکبیرِ تحریمہ کے لیے بھولے سے ہاتھ نہ اٹھائے، فقط زبان سے "اللہ اکبر" کہہ لیا تو کیا حکم ہے؟ سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شریعت کے مطابق سجدۂ سہو، بھولے سے نماز کا کوئی واجب چھوٹنے سے واجب ہوتا ہے، سنن و مستحبات کے ترک سے واجب نہیں ہوتا اور تکبیرِ تحریمہ کے لیے دونوں ہاتھ اٹھانا سنتِ مؤکدہ ہے، واجب نہیں، لہٰذا سہو (یعنی بھولنے کی وجہ سے) اس کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا اور گناہ بھی نہیں ہوگا، البتہ سنتِ مؤکدہ کے حکم کے مطابق جان بوجھ کر ایک آدھ بار تکبیرِ تحریمہ کے لیے ہاتھ نہ اٹھانا اگرچہ گناہ نہیں مگر قابلِ ملامت ضرور ہے اور بلاعذر اس کی عادت بنالینا گناہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

2 بھولے سے سورۂ فاتحہ کی جگہ کوئی اور سورت شروع کردی تو سجدۂ سہو کا کیا حکم ہوگا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بجائے بھولے سے کوئی اور سورت شروع کردی، پھر یاد آیا تو اب کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فرض کی پہلی، دوسری رکعت اور باقی تمام نمازوں کی کسی بھی رکعت میں فاتحہ کے بجائے بھولے سے سورت شروع کردی تو اس حوالے سے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ: 1 اگر رکن کی ادائیگی کی مقدار (یعنی محتاط قول کے مطابق ایک ایسی آیت جو کم از کم چھ حرف پر مشتمل ہو اور صرف ایک کلمہ کی نہ ہو) پڑھنے سے پہلے ہی یاد آجائے کہ سورہ فاتحہ نہیں پڑھی، تو فوراً سورہ فاتحہ شروع کردیں، پھر سورت ملائیں اور اس صورت میں سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا۔ 2 اگر رکن کی ادائیگی کی مقدار یا اس سے زیادہ پڑھ لینے کے بعد اور رکوع سے پہلے یاد آجائے، تو حکم یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھیں، پھر دوبارہ سورت ملائیں اور آخر میں سجدہ سہو کریں۔ 3 اگر رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد اور سجدے

سے پہلے یاد آیا، تو واپس آکر سورۂ فاتحہ پڑھیں، پھر سورت ملائیں، دوبارہ رکوع کریں اور آخر میں سجدہ سہو کریں۔ [4] اور اگر سجدے میں جانے تک یاد نہ آئے، تو آخر میں سجدہ سہو کر لینا کافی ہے۔

خیال رہے سجدے سے پہلے یاد آنے کی صورت میں اگر قراءت مکمل نہ کی یعنی سورۂ فاتحہ اور اس کے بعد سورت نہ پڑھی، تو یہ قصداً ترکِ واجب ہوگا، لہٰذا نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا اور اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا اور کھڑے ہو کر قراءت مکمل کرلی، تو رکوع کے بعد والی قراءت، پہلی سے لاحق ہو کر یہ ساری قراءت فرض واقع ہوگی اور پہلے والا رکوع معتبر نہیں رہے گا، اس لیے اب رکوع دوبارہ نہ کیا، تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز ہی فاسد ہو جائے گی۔ نیز جہاں سجدہ سہو کا حکم ہے وہاں اگر سجدہ سہو نہ کیا، تو نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب: مولانا محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

3 بچے کی وفات کے بعد عقیقہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بچے کی وفات کے بعد اس کا عقیقہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عقیقہ، بچے کی پیدائش کی صورت میں اللہ کی عطا کی گئی نعمت کے شکرانے کے طور پر کیا جاتا ہے، چونکہ بچے کی وفات سے یہ نعمت زائل ہو جاتی ہے اور نعمت زائل ہو جانے کے بعد اس کے شکرانے کا موقع نہیں رہتا، لہٰذا بچے کا عقیقہ اس کی زندگی میں ہی ہو سکتا ہے، اس کی وفات کے بعد نہیں ہو سکتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

4 کیا مسجد کی تعمیر میں حصہ ملانے کی منت پوری کرنا لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ چند سال پہلے میرے دوست نے مجھ سے قرض لیا تھا، کئی بار کوشش کے باوجود قرض وصول نہیں ہوا تو میں نے منت مانی کہ اگر میرا قرض واپس مل گیا تو میں دس ہزار روپے اپنے شہر کی جامع مسجد کی تعمیر کے لیے دوں گا۔ اب قرض وصول ہو چکا ہے تو کیا شرعاً اس منت کو پورا کرنا لازم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

منت کے لازم ہونے کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جس چیز کی منت مان رہے ہیں وہ عبادتِ مقصودہ ہو اور اس کی جنس میں سے کوئی فرض یا واجب ہو اور مسجد کی تعمیر میں رقم دینا عبادتِ مقصودہ نہیں ہے اور نہ اس کی جنس میں سے کوئی فرض یا واجب ہے، بلکہ یہ ایک مستحب کام ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ پر اپنے شہر کی جامع مسجد کی تعمیر میں رقم دینا شرعاً لازم نہیں ہے، مگر دے دیں تو اچھا ہے کہ مسجد کی تعمیرات میں حصہ لینا اجر و ثواب کا کام ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب: مولانا محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

5 کسی کا سلام پہنچانا کب لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ "فلاں کو میرا سلام کہنا" تو کیا یہ سلام پہنچانا، اس پر لازم ہوگا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ "فلاں کو میرا سلام کہنا" تو اس پر یہ سلام پہنچانا اسی صورت میں واجب ہے جب اس نے جواب میں سلام پہنچانے کا التزام کر لیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں آپ کا سلام کہہ دوں گا اور اگر پہنچانے کا التزام نہ کیا، تو واجب نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

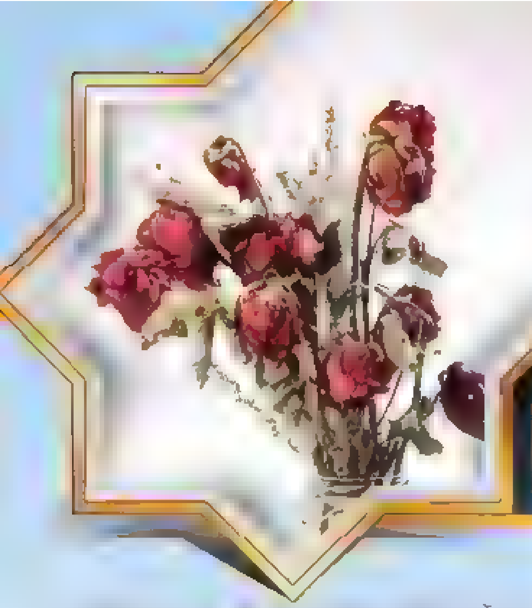

کسی کی جان نہ لیجئے!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی

اللہ پاک کے نزدیک بے شک پسندیدہ دین "اسلام" ہے، اسلام میں انسانی جان کا بہت ہی زیادہ احترام ہے اور کسی انسان کو "ناحق اور بے قصور قتل کرنا" شدید کبیرہ گناہ ہے۔ اسی لئے اسلام جہاں دیگر برائیوں سے روکتا ہے وہیں کسی کو "ناحق قتل کرنے" والی برائی سے بھی اپنے ماننے والوں کو سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔ خالقِ کائنات اللہ پاک اپنی پاکیزہ کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور جس جان (کے قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق نہ مارو۔[1] اور اسلام نے ہمیں یہ بات بھی سمجھائی ہے کہ جس نے بلا اجازتِ شرعی کسی کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا، نیز ناحق قتل کے ذریعے "قاتل" اللہ پاک کے حق، بندوں کے حق اور شریعت کی حدود سب کو ہی پامال کر دیتا ہے۔ یوں ہی جس نے کسی کی زندگی بچالی جیسے کسی کو قتل ہونے، ڈوبنے، جلنے یا بھوک سے مرنے اور ان کے علاوہ دیگر اسبابِ ہلاکت سے بچالیا تو اس نے گویا تمام انسانوں کو ہلاک ہونے سے بچالیا۔ چنانچہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن ارشاد فرماتا ہے: مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ-وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ترجمۂ کنزُالعرفان: ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچا کر) زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔[2]

یہ فرمانِ خدا جس طرح بنی اسرائیل کے لئے تھا اسی طرح مسلمانوں کے لئے بھی ہے، کیونکہ گزشتہ امتوں کے جو احکام بغیر تردید کے ہم تک پہنچے ہیں وہ ہمارے لئے بھی ہیں۔ نیز یہ آیتِ مبارکہ اسلام کی اصل تعلیمات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام کس قدر امن و سلامتی کا مذہب ہے اور اسلام کی نظر میں انسانی جان کی کس قدر اہمیت ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اسلام کی اصل تعلیمات کو پس پشت ڈال کر دامنِ اسلام پر قتل و غارت گری کے حامی ہونے کا بدنما دھبا لگاتے ہیں۔[3]

کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے والے کی اُخروی سزائیں

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: [illegible]

[illegible]

[illegible] ترجمۂ کنزُ العرفان: اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔[4]

انسانی جان کی حرمت و اہمیت اسلام کے نزدیک کس قدر ہے، اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بانیِ اسلام، رسولِ خیرُ الانام صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بیعت لیتے تو عام طور پر جن برے کاموں کو نہ کرنے کا ساتھ والوں / والیوں سے عہد لیتے ان میں "کسی جان کو ناحق قتل کرنا" بھی شامل ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مختلف وعیدیں بیان کرکے بھی اس برائی سے لوگوں کو منع کیا چنانچہ 3 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ ہوں:

1. تباہ و برباد کرنے والی سات چیزوں سے بچو! صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ! وہ (سات چیزیں) کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (ان چیزوں کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی) ارشاد فرمایا: اس جان کا قتل کرنا کہ جس کا "ناحق قتل" اللہ پاک نے حرام کیا ہو۔[5]

2. اگر زمین و آسمان والے کسی مسلمان کے قتل پر جمع ہوجائیں تو اللہ پاک سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے۔[6]

3. قیامت کے دن مقتول بارگاہِ الٰہی میں یوں حاضر ہوگا کہ ایک ہاتھ میں اپنا سر اور دوسرے ہاتھ میں قاتل کا گریبان پکڑا ہوگا جبکہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ عرشِ الٰہی کے پاس پہنچ کر اللہ ربُّ العٰلمین کی بارگاہ میں عرض کرے گا: یہ ہے وہ شخص جس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ پاک قاتل سے فرمائے گا: "تیری ہلاکت ہو۔" پھر اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔[8]

بعض اوقات کوئی شخص "ناحق قتل" میں ڈائریکٹ قاتل کی مدد کرتا ہے جبکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص خود قتل نہیں کرتا بلکہ کسی دوسرے سے قتل کرواتا ہے، دونوں طرح کے ہی افراد کو درج ذیل 2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عبرت حاصل کرنی چاہئے:

1. "جس نے کسی مومن کے قتل پر آدھے کلمے جتنی بھی مدد کی تو وہ قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "اٰیِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰه" یعنی اللہ پاک کی رحمت سے مایوس۔"[9]

2. (جہنم کی) آگ کو 70 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، 69 حصے قتل کا حکم دینے والے کے لئے ہیں اور ایک حصہ قاتل کے لئے ہے۔[10]

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن مقتول بیٹھا ہوگا، جب اس کا قاتل گزرے گا تو وہ اسے پکڑ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرے گا: اے میرے رب! تو اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ اللہ پاک قاتل سے فرمائے گا: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ قاتل عرض کرے گا: مجھے فلاں شخص نے قتل کا حکم دیا تھا، چنانچہ قاتل اور قتل کا حکم دینے والے دونوں کو عذاب دیا جائے گا۔[11]

انسانی حقوق سمجھنے والے، انہیں دوسروں کے سامنے بیان کرنے والے اور انسانوں کو تحفظ فراہم کرنے کے ذمہ دار ہر شخص سے میری فریاد ہے! دنیا میں کسی کا "ناحق قتل" نہ ہو اس کے لئے اپنی کوششیں صرف کیجئے، انسان ہونے کے ناطے دوسرے انسانوں کا احترام کیجئے اور انہیں تحفظ فراہم کیجئے۔ اللہ پاک ہر ایک کو اس پیغام پر عمل کرنے اور اسے عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1)پ5، النسآء:93 (2)پ6، المآئدۃ:32 (3)صراط الجنان، 2/420 (4)پ5، النسآء:93 (5)پ28، الممتحنۃ:12 - بخاری، 4/359، حدیث:6873 - مسلم، ص726، حدیث:4461 (6)بخاری، 2/242، حدیث:2766 (7)معجم صغیر، 1/205 (8)معجم اوسط، 3/170، حدیث:4217 (9)ابن ماجہ، 3/262، حدیث:2620 (10)مسند احمد، 38/165، حدیث:23066 (11)شعب الایمان، 4/341، حدیث:5329۔

دیہات والوں کے سوالات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جوابات

[illegible] المدنی*

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گاؤں دیہات والے صحابۂ کرام علیہم الرضوان جو سوالات کیا کرتے تھے، ان میں سے 8 سوالات اور ان کے جوابات دو قسطوں میں بیان کئے جا چکے، مزید 4 سوالات اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جوابات یہاں ذکر کئے گئے ہیں۔

بہترین آدمی کون ہے؟ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں دو دیہاتی حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کی: یارسول اللہ! بہترین آدمی کون ہے؟ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: [illegible] یعنی خوشخبری ہو اسے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔ دوسرے نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے بہترین عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: [illegible] یعنی تم دنیا کو اس حال میں چھوڑو کہ تمہاری زبان اللہ پاک کے ذکر سے تر ہو۔ اس نے عرض کی: [illegible] یعنی یارسول اللہ کیا یہ میرے لئے کافی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: [illegible] ہاں، یہ تمہاری طرف سے زیادہ ہی ہو گا۔[1]

ایک عضو کتنی بار دھوئیں؟ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اس نے وضو کے بارے میں سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: [illegible] یعنی وضو اس طرح ہے، تو جس نے اس میں اضافہ کیا اس نے بُرا کیا، حد سے بڑھا اور اس نے ظلم کیا۔[2]

اِسراف کب گناہ ہے؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ وعید اس صورت میں ہے کہ جب یہ اعتقاد رکھتے ہوئے زیادہ کرے کہ زیادہ کرنا ہی سنّت ہے اور اگر تثلیث (یعنی تین بار دھونے) کو سنّت مانا اور وضو پر وضو کے ارادے یا شک کے وقت اطمینانِ قلب کے لئے یا تبرید (یعنی ٹھنڈک کے حصول) یا تنظیف (یعنی صفائی) کے لیے زیادہ کیا یا کسی حاجت کی وجہ سے کمی کی تو کوئی حرج نہیں۔ صرف دو صورتوں میں اِسراف ناجائز و گناہ ہوتا ہے ایک یہ کہ کسی گناہ میں صرف و استعمال کریں، دوسرے بیکار محض مال ضائع کریں۔ وضو و غسل میں تین بار سے زائد پانی ڈالنا جب کہ غرضِ صحیح (یعنی جائز مقصد) سے ہو ہرگز اسراف نہیں کہ جائز غرض میں خرچ کرنا نہ خود معصیت (یعنی نافرمانی) ہے نہ بیکار اضاعت (یعنی

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

ضائع کرنا)۔[3]

جنت پہنچانے والا عمل کون سا ہے؟ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: [illegible] یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم نے بہت کم الفاظ میں بہت بڑا سوال کیا ہے۔ غلام آزاد کرو اور جان کو آزاد کرواؤ۔ اس نے پوچھا: [illegible] کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ غلام آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اکیلے کوئی غلام آزاد کرو اور جان کو آزاد کرواؤ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے غلام کو آزاد کرانے میں تم اس کی مالی مدد کرو۔[4]

اسی سوال کے جواب میں دوسری روایت میں کچھ اضافہ بھی ہے: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اکیلے غلام آزاد کرو یا کسی کی مدد سے غلام آزاد کرو اور اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو پھر اگر تم اس کی بھی طاقت نہ رکھو تو اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو۔[5]

اللہ کی رضا میں لڑنے والا مجاہد کون؟ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا: اَلرَّجُلُ [illegible] ایک آدمی غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے وَالرَّجُلُ [illegible] اور ایک اپنی شہرت چرچے کے لئے [illegible] اور ایک آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کا درجہ دیکھا جائے [illegible] تو اللہ کی راہ میں لڑنے والا مجاہد کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: [illegible] یعنی جو صرف اس لئے جہاد کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے، وہ اللہ کی راہ میں مجاہد ہے۔[6]

مال غنیمت کے لئے لڑنے والے کے بارے میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی صرف مال غنیمت حاصل کرنے یا ملک جیتنے اور وہاں راج کرنے کی نیت سے جہاد کرتا ہے، رضاءِ الٰہی کی نیت نہیں کرتا جیسے کہ آج کل عموماً جنگ کے وقت ملک و قوم کی خدمت کا نام لیتے ہیں، اللہ کے دین کی خدمت کا ذکر تک نہیں کرتے اس لیے بچنا چاہئے۔

دوسرے آدمی کے بارے میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی صرف اس لئے جہاد کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی بہادری کا چرچا ہو اور اسے شہرت و عزت حاصل ہو۔ (البتہ) کفار کو اپنی شجاعت دکھانا ان کے مقابل اپنی شان و بہادری بیان کرنا عبادت ہے۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تیسرے آدمی کے بارے میں لکھتے ہیں: یعنی تاکہ اس کا درجہ دیکھا جائے یا لوگوں کو اپنا درجہ شجاعت دکھائے مسلمانوں کو یا تاکہ وہ اپنی جنت کی جگہ دیکھ لے یعنی صرف جنت حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے۔ تیسرے معنی صوفیانہ ہیں۔ صوفیاء کے نزدیک جنت حاصل کرنے یا دوزخ سے بچنے کے لئے بھی عبادت نہ کی جائے، صرف جنت والے رب کو راضی کرنے کے لئے عبادت کرنی چاہئے، جب وہ راضی ہو گیا تو سب کچھ مل جائے گا۔

[illegible] کے تحت لکھتے ہیں: اس سے مراد کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے یعنی اسلام کی اشاعت کرنے اور کفر کا زور توڑنے کے لیے جہاد ہو۔ خیال رہے کہ خدمتِ دین کے ساتھ غنیمت کی نیت بھی ہو نا مضر نہیں مگر کمال اس میں ہے کہ خالص خدمتِ دین کی نیت ہو غنیمت بلکہ جنت حاصل کرنے کا بھی ارادہ نہ ہو۔[7]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) الآحاد والمثانی، 3/51، حدیث: 1356 (2) نسائی، ص31، حدیث: 140
(3) [illegible] (4) [illegible] الترغیب والترہیب، 3/21، حدیث: [illegible]
(5) الترغیب والترہیب، [illegible] 336، حدیث: [illegible] (6) بخاری، 2/256، حدیث: 2810
(7) مراٰۃ المناجیح، 5/428۔

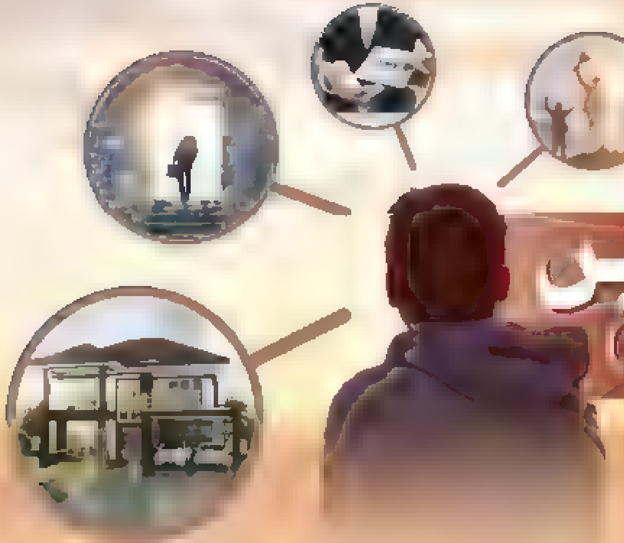

سوچیں (Thoughts)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی *

سوچنا انسان کی زندگی کا حصہ ہے، اس کی سوچیں مختلف قسم کی ہوتی ہیں، کبھی یہ اختیاری طور پر (Consciously) سوچتا ہے اور کبھی سوچیں خود بخود اس کے دل و دماغ میں داخل ہو جاتی ہیں جنہیں کبھی یہ نکال باہر کرتا ہے تو کبھی سینے سے لگا لیتا ہے۔ کبھی یہ اپنے بارے میں سوچتا ہے تو کبھی دوسروں کے بارے میں۔ یہ سوچیں ضروری بھی ہوتی ہیں تو کبھی فضول بھی بلکہ بعض صورتوں میں گناہ بھی۔ سوچوں کے پہلو مثبت بھی ہوتے ہیں اور منفی بھی۔ یہ سوچیں اس کی دنیا و آخرت پر اثر انداز (Effective) بھی ہوتی ہیں، کیونکہ انسان صرف سوچتا نہیں ہے بلکہ اس پر عمل کر گزرتا ہے۔

قارئین! ہمیں اس کا شعور (Awareness) ہونا چاہئے کہ ہم کیا سوچتے ہیں اور ہمیں کیا سوچنا چاہئے؟ انسان کبھی اپنے بارے میں اور کبھی دوسروں کے بارے میں سوچتا ہے!

انسان اپنے بارے میں کیا سوچتا ہے؟

مجھے ترقی کیسے ملے گی؟ میں اپنی صلاحیتوں کو کس طرح بڑھا سکتا ہوں؟ میں خوشحال کیسے ہو سکتا ہوں؟ مجھے آسائشات اور سہولتیں ملنی چاہئیں، مجھے اتنی سیلری ملنی چاہئے، میری عزت کی جائے، مجھے شہرت ملے، میری واہ واہ ہونی چاہئے، مجھے میرے حقوق نہیں ملتے، مجھے تنگ کیا جاتا ہے، ستایا جاتا ہے، میرے سینے میں جلنے والی انتقام کی آگ کیسے ٹھنڈی ہو سکتی ہے؟ فلاں کام کرنے سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ وغیرہ۔

ان مثالوں میں مثبت اور منفی دونوں آپشن شامل ہیں، لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری سوچ مثبت ہو لیکن اس تک پہنچنے کا طریقہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائز نہ ہو جیسے کوئی مالی طور پر (Financially) خوشحال ہونے کے لئے رشوت لیتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔

اپنے بارے میں یہ بھی سوچئے

بہت سی باتیں اپنے ہی بارے میں سوچنے کی ہیں لیکن ہم بہت کم سوچتے ہیں، صرف 2 کی نشاندہی کرتا ہوں۔

1 یہ سوچنا ضروری ہے کہ میری کیا کیا ذمہ داریاں (Responsibilities) ہیں، ایک بہت بڑی ذمہ داری کا بیان اس حدیث پاک میں موجود ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اُس کی رعایا (یعنی ماتحتوں اور محکوموں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جسے لوگوں پر امیر بنایا گیا وہ نگہبان ہے، اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے اہلِ خانہ پر نگہبان ہے، اُس سے

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

اہلِ خانہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے، وہ ان کے بارے میں جواب دہ ہوگی، غلام اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے، اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ سن لو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا (ماتحتوں اور محکوم لوگوں) کے بارے میں پرسش (یعنی پوچھ گچھ) ہوگی۔[1]

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (رعایا (Subjects) سے) مراد یہ ہے کہ جو کسی کی نگہبانی (Supervision) میں ہو۔ اس طرح عوام سلطان اور حاکم کے، اولاد ماں باپ کے، تلامذہ اساتذہ کے، مریدین پیر کے رعایا ہوئے۔ یونہی جو مال زوجہ یا اولاد یا نوکر کی سپردگی میں ہو۔ اس کی نگہداشت ان پر واجب ہے۔ نیز نگہبانی میں یہ بھی داخل ہے کہ رعایا گناہ میں مبتلا نہ ہو۔[2] جبکہ حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نہ سمجھو کہ صرف بادشاہ سے ہی اس کی رعایا کا سوال ہوگا ہم آزاد رہیں گے، نہیں بلکہ ہر شخص سے اپنے ماتحت لوگوں کے متعلق سوال ہوگا کہ تم نے ان کے دینی و دنیوی حقوق ادا کیے یا نہیں؟[3]

(4) اپنی دنیا ہی نہیں آخرت کے بارے میں بھی سوچئے، قرآنِ پاک میں ہے: ﴿...﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے آگے کیا بھیجا۔" یعنی روزِ قیامت کے لئے کیا اعمال کئے۔[5]

اس سوچ کے نتیجے میں اپنے خالق و مالک کی نافرمانیوں سے بچنے اور آخرت کے لئے ثواب کا خزانہ اکٹھا کرنے کا ذہن بنے گا۔ اس سوچ کے عملی نفاذ کے لئے دنیا کی نامور دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا بہترین پلیٹ فارم موجود ہے، اس میں شامل ہو جائیے آپ کا کردار و عمل Automatically بہتر ہونا شروع ہو جائے گا، اِن شآءَ اللہ۔

ہم دوسروں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

لگتا ایسا ہے کہ ہم دوسروں کے بارے میں اپنے سے زیادہ سوچتے ہیں کہ فلاں ایسا کیوں کرتا ہے، ویسا کیوں کرتا ہے؟ مثلاً ○ یہ تو نکما تھا اس کو نوکری کیسے مل گئی؟ رشوت دی ہوگی ○ ایک دم اتنا امیر کیسے ہوگیا؟ کرپشن کی ہوگی ○ اسے مکان کا کرایہ دینا بھاری پڑتا تھا، اب اپنا ذاتی مکان خرید لیا ہے، لمبا ہاتھ مارا ہوگا ○ بیوی کا غلام ہے ○ اسے کچھ نہیں آتا جاتا ○ خوشامدی ہے ○ اسے غریبوں کا کوئی احساس نہیں ○ بہت چالاک آدمی ہے ○ کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا ○ اپنی اوقات بھول گیا ہے ○ کتے کی دم کی طرح ہے جو سیدھی نہیں ہوسکتی ○ میرے دشمن سے دوستی کرکے مجھے نیچا دکھانا چاہتا ہے ○ اسے صرف اپنا مفاد عزیز ہے ○ مجھ سے حسد کرتا ہے ○ جھوٹا اور فراڈیا ہے ○ نخرے باز ہے ○ فلاں جگہ رشتہ کیوں کیا؟ ○ بڑا اپنا تھانیدار بنتا ہے۔

دوسروں کے بارے میں سوچنے کی اس طرح کی سینکڑوں مثالیں بن سکتی ہیں۔ انہی سوچوں کے نتیجے میں کسی کے بارے میں اچھی یا بُری رائے بھی قائم کرلی جاتی ہے۔ بہر حال انسان دوسروں کے بارے میں منفی سوچنے سے آگے چل کر زیادہ تر جن گناہوں میں مبتلا ہوسکتا ہے، ان میں بدگمانی، عیب تلاشی، غیبت، تہمت وغیرہ سرِ فہرست ہیں۔ کتنی خوفناک بات ہے کہ انسان دوسروں کے بارے میں سوچنے کی وجہ سے خود جہنم کی آگ میں جلے اور ہولناک عذابات کا سامنا کرے! ابھی موقع ہے سنبھل جائیے اور سچی توبہ کرلیجئے۔

دوسروں کے بارے میں یہ سوچئے

اب رہا یہ سوال کہ دوسروں کے بارے میں ہمیں کیا سوچنا چاہئے تو آپ کو مثبت اور اچھا سوچنے کی درجنوں جہتیں (Directions) مل جائیں گی، مثلاً! اگر کسی کو دیکھیں کہ اسے شریعت کے احکامات نہیں معلوم یا وہ نماز نہیں پڑھتا، روزہ نہیں رکھتا یا دیگر فرائض و واجبات پورے نہیں کرتا تو اسے

سمجھانے کی سوچیں یہ حکم قرآنی بھی ہے: ﴿وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔[6]

اسی طرح آپ کے اردگرد کوئی بیمار ہے تو سوچئے کہ مجھے اس کی عیادت کرنی ہے، کوئی اپنے عزیز کی فوتگی یا کسی اور وجہ سے غمگین ہے تو اس سے تعزیت کرنی ہے، کوئی مظلوم ہے تو اسے ظلم سے بچانے کا سوچیں، مایوس شخص کی مایوسی ختم کرنے کا سوچیں، بے ہنر کو کوئی ہنر (Skill) سکھانے کا سوچیں، کوئی اچھا کام کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس وسائل (Resources) نہیں ہیں تو اس کا وسیلہ بننے کا سوچیں، کوئی پریشان حال ہے، بے سہارا ہے بالخصوص سیلاب، زلزلے جیسے سانحات (Accidents) کے متاثرین، ان کی دلجوئی اور فوری مدد کرنے کا سوچئے۔

ان لوگوں کے بارے میں بھی سوچنا ضروری ہے جو آپ کی ذمہ داری میں ہیں: مثلاً آپ ٹیچر ہیں تو اسٹوڈنٹس کے بارے میں سوچئے کہ انہیں علم دین بہتر انداز میں کس طرح سکھایا جا سکتا ہے؟ ٹرانسپورٹر ہیں تو پسنجرز کے بارے میں سوچئے کہ انہوں نے جس کے کرایہ دیا ہے وہ چیزیں انہیں مل رہی ہیں یا نہیں؟ کسی آفس میں منیجر ہیں تو اپنے اسٹاف کے فرائض کے ساتھ ساتھ ان کے حقوق کے بارے میں بھی سوچئے، باپ ہیں تو اولاد کی اسلامی تربیت کے بارے میں سوچئے، اسی طرح میزبان مہمانوں کی اچھی مہمان نوازی اور ڈاکٹر مریضوں کے بارے میں سوچے کہ میں ان کا درست اور مفید علاج کر رہا ہوں یا نہیں؟

سوچ کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ

انسان کو یہ آزادی نہیں کہ جو چاہے سوچے کیونکہ ہر سوچ سوچنے کی نہیں ہوتی، اب رہا یہ سوال کہ سوچیں تو بن بلائے بھی آجاتی ہیں؟ تو جس طرح پانی کو صاف کرنے کے لئے فلٹر کا استعمال بھی کیا جاتا ہے کہ وہ آلودہ پانی (Polluted water) کو گزرنے نہیں دیتا بلکہ صاف کرکے گزارتا ہے اسی طرح اپنی سوچوں کو پاکیزہ اور صاف رکھنے کے لئے بھی دل و دماغ میں ایک فلٹر کا ہونا ضروری ہے جو آلودہ اور بُری سوچوں کو روک دے۔

آج کل ایک عجیب رجحان (Trend) زیادہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ ہر دوسرا شخص اپنی پرابلم حل کرنے کے لئے الگ سے فارمولا بنانے کی کوشش کر رہا ہے کہ میں یوں کروں گا تو یہ میرا مسئلہ حل ہوجائے گا یا پھر ایسے لوگوں سے مشورہ کرتا ہے یا انہیں فالو کرتا ہے جن کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، یاد رکھئے کہ اسلام ہماری زندگی کے ہر ہر پہلو کے بارے میں راہنمائی کرتا ہے، ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔[7]

کہا جاتا ہے: "Islam is the complete code of life" اب ہمیں صرف اسے ڈی کوڈ کرنا ہے، اس لئے اسلامی معلومات (Knowledge) کے حصول کو اپنا ٹارگٹ بنائیے، پھر آپ کی زندگی کا جو بھی ایشو ہو اس کے لئے اسلامی طریقہ معلوم کیجئے، اس پر عمل کیجئے، اس عمل کا نتیجہ وہی نکلے گا جو آپ کے حق میں بہتر ہوگا کیونکہ یہ اسلام کا نظام اسی رب کائنات کا بنایا ہوا ہے جس نے ہمیں بنایا ہے، اور بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کے فائدے، نقصان کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہے۔

سوچئے کہ آپ کیا سوچتے ہیں؟ اور کیا سوچنا چاہئے؟

Think about what you think? And what should be thought?

اللہ پاک ہمیں اچھا سوچنے کا شعور عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 2/ 159، حدیث: 2554 (2) ترجمہ بقاری، 2/ 530، 531 (3) مراۃ المناجیح، 3/ 351 (4) پ28، الحشر: 18 (5) خزائن العرفان، ص1012 (6) پ27، الذّٰریٰت: 55 (7) پ14، النحل: 89۔

علمائے دین کی عظمت و شان کا سبب

مفتی محمد قاسم عطاری*

علمی ذوق رکھنے والے ہر شخص پر یہ حقیقت عیاں ہے کہ علم اور اہلِ علم کا اعزاز و اکرام قرآن و حدیث میں بہت شان سے بیان کیا گیا ہے۔ آدم علیہ السّلام کی علمی فضیلت کے اظہار پر فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا، موسیٰ علیہ السّلام کا حصولِ علم کے لئے خضر علیہ السّلام کی طرف سفر، قارون کی دنیاوی شان و شوکت اور مال کی فراوانی دیکھ کر متاثر ہونے والوں کو اہلِ علم کی نصیحتیں، لقمان رضی اللہ عنہ کے علم و حکمت کا اظہار، آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کا علم الکتاب کے ذریعے عظیم کرامت دکھانا اور سب سے بڑھ کر، اعلم الخلق یعنی کائنات میں سب سے زیادہ علم رکھنے والی عظیم ہستی، محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو علم میں اضافے کی دعا کرتے رہنے کا حکمِ ربانی، علم و علما کی شان بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔

ان تمام حوالوں سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں علما کی شان کس قدر بلند ہے اور یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ ہر شان و مرتبے کا کوئی سبب ہوتا ہے، مثلاً مجاہدین کی شان اس لئے ہے کہ وہ خدا کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں، عابدین کی عظمت اس لئے ہے کہ وہ اپنی نیند، آرام اور راحت قربان کرتے ہیں۔ اسی طرح اہلِ علم کی فضیلت و شان کے بھی اسباب ہیں جن میں ایک سبب تو خود علم کا ذاتی شرف ہے کہ علم بذاتِ خود سببِ فضیلت ہے اور علما کی شان کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی ترویج و اشاعت، تبلیغ و تعلیم اور بقاء و غلبہ کے لئے اپنی زندگی صرف کرتے ہیں اور جو بھی خدا کے دین کے لئے محنت و کوشش کرے گا، وہ خداوندِ کریم کی بارگاہ میں پسندیدہ ہوگا، جیسے اگر ایک استاد، پڑھائی سے متعلق طلبہ کو کچھ کام کرنے کا حکم دے لیکن طلبہ غافل بیٹھے، اپنی مستیوں میں مگن رہیں۔ اب اگر اسی کلاس میں سے کوئی لڑکا کھڑا ہو کر طلبہ کا ذہن بنائے کہ دیکھو ہمیں اپنے استاد کی بات ماننی چاہیے، ہمیں محنت سے پڑھنا چاہیے، ہمیں اپنے تمام تعلیمی کام مکمل کرنے چاہئیں وغیرہا، تو ظاہر ہے کہ طالب علم کے اس کردار سے استاد کو بڑی خوشی ہوگی کہ میرے احکام کی تعمیل کروانے میں یہ لڑکا کس قدر کوشش کر رہا ہے۔ اسی کی دوسری مثال کسی بھی ملک کے وہ افراد ہیں جو ملک میں امن و امان پیدا کرتے، فسادات اور سازشوں کو ختم کرتے یا اچھے کاموں میں ملک کا نام روشن کرتے ہیں، انہیں ملک میں ہیرو قرار دیا جاتا ہے اور اہلِ وطن ان کی عزت کرتے ہیں۔

ان مثالوں سے آپ عالم کی عظمت کے اسباب سمجھ لیں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنی مخلوق کے لئے عقائد، عبادات، معاملات و اخلاقیات کے متعلق بہت سے احکام دیئے ہیں مثلاً یہ کہ اللہ کو تنہا معبود مانو، اس کے تمام رسولوں، کتابوں، فرشتوں وغیرہا پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی عبادت کرو، نماز، روزے، حج، زکوٰۃ کی پابندی کرو، خدا کا قرآن پڑھو، سمجھو اور اس پر عمل کرو، مخلوق کے حقوق ادا کرو، ماں باپ، اولاد، بہن بھائی، بیوی بچے، پڑوسی، اجنبی، انسان و حیوان سب کے ساتھ حسبِ حال اچھا سلوک کرو۔ اپنے دل تکبر، حسد، بغض، ریاکاری، دنیا کی محبت سے پاک رکھو اور اچھے اخلاق یعنی

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari

سے خود کو آراستہ کرو جیسے اخلاص، توکل، زہد، قناعت، صبر، شکر، محبتِ الٰہی وغیرہا۔ یہ روئے زمین کے جملہ انسانوں کو خدا کے احکام ہیں۔

دوسری طرف مخلوق کا جو حال ہے وہ سب کے سامنے ہے کہ اربوں لوگوں کا عقیدہ خراب ہے، کوئی دہریہ، کوئی مشرک، کوئی کسی باطل عقیدے سے چمٹا ہوا، تو کوئی کسی دوسرے سے۔ یہی حال عبادات کا ہے کہ نہ ماننے والوں کی عبادت سے دوری تو بدیہی ہے لیکن ماننے والوں میں کتنے نمازی، پرہیزگار ہیں، وہ بھی ہمیں معلوم ہے۔ حقوق العباد میں غفلت، قتل و ظلم و ایذا رسانی اور حرام و رشوت کی لت کی بھرمار ہے۔ لوگوں کی بڑی تعداد کے دل تکبر و حسد کا شکار اور مال و دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں۔ اخلاص، توکل، صبر و شکر کی تلاش کریں تو اولیاء کے نام ہی سامنے آتے ہیں، عوام میں ریاکاری، اسباب پر کلی اعتماد، بے صبری اور ناشکری عام ہے۔ الغرض ایک طرف خدا کے احکام ہیں اور دوسری طرف مخلوق کی غفلتیں اور بدعملیاں ہیں۔ ایسی صورت میں علمائے دین کی ذاتیں ہی خدا کی طرف بلانے والی وہ ہستیاں ہیں جو احکام خداوندی کی طرف راغب کرنے کیلئے کوشش کرتے ہیں اور علم پڑھتے ہیں، پڑھاتے ہیں، دین سیکھتے ہیں، سکھاتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، کرواتے ہیں، لوگوں کو مسائل سمجھاتے، حلال و حرام کا فرق بتاتے، عقیدوں کی تشریح و توضیح کرتے، ان میں بگاڑ سے بچاتے، موت، قبر، آخرت کی یاد دلاتے اور اصلاحِ اعمال کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ الغرض یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی طرح انسان ہیں، صحیح سلامت ہاتھ پاؤں رکھتے ہیں، یہ چاہیں تو باقیہ لوگوں کی طرح دنیا کمائیں، موج مستی کریں، دین کی پابندیاں چھوڑیں، خواہشات کے پیچھے دوڑیں لیکن یہ علما ان غفلتوں میں پڑنے کی بجائے دین سیکھ کر لوگوں کو سکھانے اور دین کی سربلندی کیلئے مصروفِ عمل ہیں۔ لہٰذا جب علمائے دین نے اپنی زندگی خدا کیلئے وقف کی، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں ان کا مرتبہ بھی اتنا ہی بلند کر دیا اور قرآن میں فرمایا: اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا (پ28، المجادلۃ:11) اور یہی وجہ ہے کہ علما، خدا کو جتنے پسند ہیں، اتنے ہی شیطان اور اس کے پیروکاروں کو ناپسند ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک عالم و فقیہ، ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، 4/312، حدیث: 2690) یعنی شیطان کو ایک ہزار عبادت گزاروں سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی ایک عالمِ دین سے ہوتی ہے، کیونکہ عبادت گزار تو عبادت میں لگ کر اپنی تنہا نجات کی کوشش کرتا ہے جبکہ عالم اپنی نجات کے ساتھ ہزاروں، لاکھوں اور کبھی اس سے بھی زیادہ لوگوں کی نجات کی کوشش کرتا ہے۔ عالم خود تو شیطان کے وار سے بچتا ہے مگر ساتھ ہی دوسروں کو بچانے کی کوشش کرتا اور شیطان کے منصوبوں کے سامنے مقابلے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے شیطان کو عالمِ دین سے زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

ویسے تو حدیث میں شیطان کے متعلق بتا دینے کی وجہ سے ہمیں ایمان ہے کہ شیطان کو بڑا کر زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن بہرحال شیطان اور اس کی تکلیف ہمیں نظر نہیں آتی، اس لئے حدیث کی صداقت کا مشاہدہ کرنے کے لئے جناتی شیطانوں کی بجائے انسانی شیطانوں کو دیکھ لیں کہ لادینیت، الحاد، بے حیائی، فحاشی پھیلانے والے اور روشن خیالی وغیرہ کے حامی چونکہ شیطانی مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں اور علمائے دین ان کا تقریری و تحریری ہر محاذ پر مقابلہ کرتے ہیں تو شیطان کی طرح اس کے انسانی پیروکار اور نمائندے بھی علمائے کرام کے خلاف لکھتے، بولتے، چیختے، دھاڑتے اور مذاق اڑاتے پھرتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اگر کوئی شخص خدا کی اطاعت سے کسی کو ہٹانے کی کوشش کرے تو علما کو اس پر جلال آتا ہے، کیونکہ علما بندگانِ رحمٰن ہیں، دوسری طرف جب علمائے کرام، شیطان کی پیروی سے لوگوں کو ہٹانے، بچانے اور دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو بندگانِ شیطان کو بھی غصہ آتا ہے۔

بہرحال ہم تو یہی کہیں گے، "ہمارے لئے ہمارا عمل، تمہارے لئے تمہارا عمل" لیکن قیامت میں پتا چلے گا کہ کون مبلغینِ دین یعنی پیغمبرانِ خدا، سچے انبیاء علیہم السّلام کی معیت میں عزت پاتا ہے اور کون دین دشمنی کرنے والے شیطان کی رفاقت میں خوار ہو کر رسوا ہوتا ہے۔

اسلام اور تعلیم

(قسط 02)

مولانا عبد العزیز عطاری*

تعلیم عام کرنے کی ترغیب

تعلیم عام کرو: علم کی شمع کو روشن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جو شخص کچھ سیکھ لے تو وہ اس کو اپنے تک محدود نہ رکھے بلکہ دوسروں کو بھی سکھائے چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔[1] جو لوگ موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچائیں جو موجود نہیں۔[2]

حصولِ علم کے مواقع کی فراہمی کا اہتمام

حصولِ علم کے مواقع کی فراہمی: علم کی شمع کو روشن کرنے اور لوگوں کو اس سے مزین کرنے کے لئے مرکز کا قیام ضروری ہے تاکہ انتظام اور معاملات خوش اسلوبی سے سر انجام دیے جائیں اور لوگوں کو علم حاصل کرنے کا بہترین پلیٹ فارم بھی فراہم کیا جائے چونکہ اس زمین کے طول و عرض میں بے شمار لوگ آباد ہیں اور ان کو علم سے آراستہ کرنے کے لئے کسی ایک جگہ پر جمع نہیں کیا جا سکتا تو اس کے لئے مختلف مقامات پر برانچز کھولی جا سکتی ہیں تاکہ جو مقام جس کے قریب ہو وہ وہاں سے مستفید ہو، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک مرکز قائم کیا اور بعد میں اس کی مختلف برانچز قائم کی گئیں۔

دینی مرکز دار ارقم: حضرت سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ کا گھر کوہِ صفا کے پاس واقع تھا، ابتدائے اسلام میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اسی گھر میں رہا کرتے تھے، یہیں آپ لوگوں کو دعوتِ اسلام دیا کرتے تھے۔[3]

ہجرت کے بعد تعلیمی مرکز کا قیام: ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مسجدِ نبوی میں ایک باقاعدہ درس گاہ قائم فرمائی تاکہ مبلغین کی ایک تربیت یافتہ جماعت تیار کی جائے اصحابِ صفہ کی صورت میں جب یہ جماعت تیار ہو گئی تو یہ اپنے علم و فضل کی وجہ سے قُرّاء کہلاتے تھے۔[4]

مختلف برانچز کا قیام: تعلیم عام کرنے کے لئے مختلف برانچز بھی قائم کی گئیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

رہائشی قیام گاہ: حضرت عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے بعد ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے اور دار القراء میں ٹھہرے۔[5]

جامع مسجد بصرہ: حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بصرہ کی مسجد کو سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور اپنے وقت کا ایک بڑا حصہ علمی مجالس کے لئے خاص کر دیا تھا، صرف اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ کوئی لمحہ ایسا نہ گزرتا تھا جسے آپ تعلیم، تدریس اور لوگوں کو تبلیغ کرنے میں استعمال نہ کرتے ہوں چنانچہ سیر اعلام النبلاء میں آپ کی تدریسِ قرآن کا ذکر ہے کہ نمازِ فجر کا جب سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف منہ کر لیتے اور انہیں قرآنِ پاک پڑھنے کا طریقہ بتاتے۔[6]

جامع مسجد دمشق: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ جامع

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ کراچی

مسجد دمشق میں بہت ہی وسیع علمی حلقہ لگاتے تھے جس میں کم وبیش ایک ہزار سے کچھ زائد افراد شریک ہوتے تھے۔(7)

مختلف اساتذہ کا تقرر: جب کوئی شخص ہجرت کرکے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ اس کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے صحابۂ کرام میں سے کسی کے سپرد کردیتے۔(8) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی سے متصل چبوترے پر اہل صفہ کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔(9) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ والوں کی طرف بھیجا تاکہ ان کو قرآن پاک سکھائیں اور یاد کروائیں۔(10)

بہترین اساتذہ کا انتخاب: حضرت ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: مجھے کسی بہترین استاد صاحب کے حوالے فرمائیں تو آپ نے مجھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے تجھے ایسے مرد کے حوالے کیا ہے جو تجھے بہترین تعلیم دے گا اور ادب سکھائے گا۔(11)

مدرسین کی حوصلہ افزائی: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امراء کو خط لکھا کہ قرآن مجید کے قاریوں کو میرے پاس بھیجو تاکہ میں ان کی حوصلہ افزائی کے طور پر انہیں کچھ عطا کروں اور انہیں دیگر مختلف علاقوں میں قرآن پاک کی تعلیم عام کرنے کے لئے بھیجوں۔(12)

ایک شخص کی مختلف ذمہ داریاں: حضور علیہ السلام نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کے علاقہ الجند کا قاضی مقرر فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو قرآن مجید اور اسلامی احکامات کی تعلیم دیں، ان کے مقدمات کا فیصلہ کریں اور یمن میں حضور علیہ السلام کی طرف سے صدقات کی وصولیابی پر مقرر عاملوں سے صدقات وصول کریں۔(13)

نصاب تعلیم کا انتخاب: تعلیم کے بہترین ہونے کے لئے نصاب تعلیم کا بہترین ہونا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ کون کون سے علوم وفنون ہمارے نصاب کا حصہ ہوں گے اور کون سے لوگ ان سے مستفید ہوں گے اور کیسے ہوں گے ان تمام کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔

نصاب تعلیم: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نجران والوں کے پاس بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں قرآن مجید کی تعلیم دیں اور ان سے صدقات وصول کریں، فرائض، سنن، صدقات اور خون بہا کے احکام سے متعلق انہیں ایک مکتوب بھی عطا فرمایا۔(14) اسلام اور اس کی تعلیمات کے آٹھ حصے ہیں: 1 اسلام 2 نماز 3 زکوۃ 4 رمضان کے روزے 5 حج بیت اللہ 6 جہاد 7 نیکی کا حکم دینا اور 8 برائی سے منع کرنا۔(15)

اشاعت علم کے تحت مختلف علاقوں کا انتخاب: تعلیم کو عام کرنے کے لئے علاقوں کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے تاکہ جہاں تعلیم کا فقدان ہو یا کمی ہو تو وہاں بہترین انتظام کیے جائیں اور ان کی ضرورت کو پورا کیا جائے بلکہ علاقے والے بھی اپنی ضروریات کے پیش نظر مطالبہ کرسکتے ہیں۔

علاقہ کا چناؤ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو عقبہ والوں کے ساتھ روانہ فرمایا تاکہ لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیں اور دین اسلام کی تعلیمات سکھائیں۔(16)

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔

(1) بخاری، 2/462، حدیث: 3461 (2) بخاری، 3/141، حدیث: 4400 (3) معجم کبیر، 1/306، حدیث: 908 ملتقطاً (4) مسلم، ص812، حدیث: 4917 ملخوذاً (5) ... (6) ... (7) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 1/535، رقم: 2480 ماخوذاً (8) مسند احمد، 8/415، حدیث: 22830 (9) مصنف ابن ابی شیبہ، 11/30، حدیث: 21237 ملتقطاً (10) التبیان فی علوم القرآن، ص51 (11) معجم کبیر، 1/157، حدیث: 368 (12) کنز العمال، 1/124، حدیث: 4016 مختصراً (13) الاستیعاب، 3/460 (14) الاستیعاب، 3/257 (15) شعب الایمان، 6/94، حدیث: 7589 (16) سیرت ابن ہشام، ص172 ملخصاً

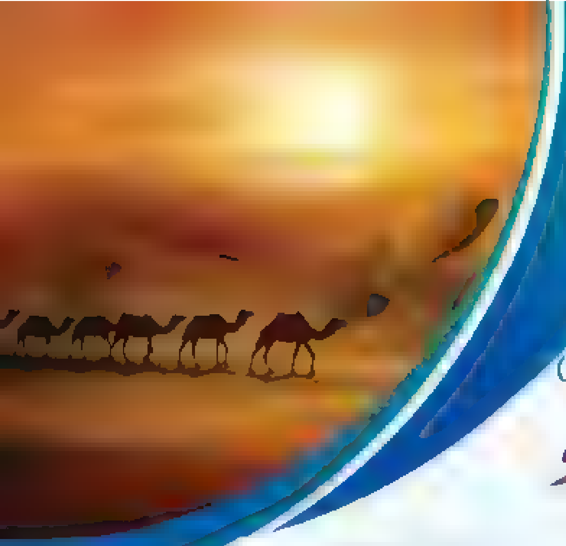

(قسط:01)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وفود کے ساتھ انداز

مولانا شہروز علی عطاری مدنی*

جب اسلام کی روشنی مکہ و مدینہ سے پھیلتے پھیلتے دور تک پہنچی تو عرب و عجم کے دور و نزدیک والے شہروں اور دیہاتوں سے نہ صرف ایک ایک دو دو کر کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے بلکہ وفد کی صورت میں حاضری دینے والوں کا بھی تانتا بندھ گیا۔ کوئی اسلام قبول کرنے آرہا ہے تو کوئی دین سیکھنے، کوئی اپنے مسائل حل کروانے آرہا ہے تو کوئی زیارتِ رخِ اقدس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے، کوئی دُعاؤں کی خیرات پانے آرہا ہے تو کوئی انعامات کی بارش میں نہانے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان آنے والوں پر شفقتوں، عنایتوں، نوازشوں اور کرم و مہربانی کے دریا بہاتے تھے، یہاں خاص طور پر وفود (Delegations) کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مختلف انداز ملاحظہ فرمائیے:

اصلاح کا منفرد انداز اللہ پاک کے آخری رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آنے والے وفود کی اصلاح کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اصلاح کا انداز اتنا میٹھا ہوتا کہ سامنے والا بغیر حجت کے آپ کی بات ماننے کو تیار ہو جاتا جیسا کہ بنو کندہ کے اسّی آدمیوں کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، اُس وفد کے سردار کا نام اشعث بن قیس تھا۔ وہ اپنے علاقے کے حکمران تھے اور ان کے ساتھی بھی صاحبِ حیثیت تھے۔ یہ سب اصحاب اگرچہ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن انہوں نے ریشم پہنا ہوا تھا۔ چنانچہ مدینہ میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ سب نے اپنے کندھوں پر حیرہ کی زریں چادریں ڈال رکھی تھیں جن کے کناروں پر ریشم کی بیل لگائی گئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا: کیا تم اسلام قبول نہیں کر چکے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اللہ کے فضل سے نعمتِ اسلام پا چکے ہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: پھر یہ ریشم کیسا؟ اہلِ وفد اپنی غلطی پر متنبہ ہوئے اور سب نے فوراً چادریں زمین پر پھینک دیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کا جذبہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ جب وہ رخصت ہونے لگے تو آپ نے رئیسِ وفد اشعث بن قیس اور دوسرے لوگوں کو انعامات بھی عطا فرمائے۔[1]

تربیت فرمانا فتحِ مکہ کے بعد قبیلۂ صدف کی ایک جماعت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ یہ لوگ اسلام قبول کر چکے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ یہ اچانک سے سامنے آگئے اور بغیر سلام کے بیٹھ گئے۔ حضور نے ان سے پوچھا: تم مسلمان ہو ناں؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم مسلمان ہیں۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تو پھر تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ یہ سن کر انہیں سخت ندامت ہوئی اور سب نے کھڑے ہو کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہ۔ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَام فرمایا اور حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گئے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کرنے لگے تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں نماز کے اوقات سکھائے۔[2]

وفد کا نام بدلنا فتحِ مکہ سے قبل وفدِ جُہینہ سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا یہ وفد عبدُ العُزّٰی بن بدر اور ان کے ماں شریک بھائی ابو رَوْعہ کی سربراہی میں حاضر ہوا۔ چونکہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاہلی ناموں کو سخت ناپسند فرماتے تھے چنانچہ آپ نے عبدُ العُزّٰی سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم آج سے عبدُاللہ ہو۔ (قبیلۂ جہینہ بنی غیان کی شاخ تھا، غیان کے معنی چونکہ سرکشی کے ہوتے ہیں اس لئے) حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام بھی بدل دیا اور فرمایا: آئندہ تمہارا قبیلہ ”بنی رشدان“ کہلائے گا۔ (یعنی ہدایت یافتہ لوگ) جس وادی میں ان لوگوں کا مسکن تھا اس کا نام غوی (گمراہی) تھا۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام رُشد (یعنی ہدایت کی وادی) رکھ دیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی مسجد کے لئے جگہ نشان زد فرمائی۔[3]

ایک موقع پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں قبیلہ ”احمس“ کے ڈھائی سو افراد آئے۔ حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم ”اَحْمَسُ اللّٰہ“ ہیں (یعنی اللہ پاک کے جوش دلانے والے)۔ زمانۂ جاہلیت میں انہیں اسی طرح کہا جاتا تھا۔ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام بدل کر ”اَحْمَسُ لِلّٰہ“ (یعنی اللہ پاک کے لئے جوش دلانے والے) رکھ دیا۔[4]

عطا وسخا میں مقدم کرکے عزت دینا جب یہ بنو احمس کا وفد آیا تو اس وقت بارگاہِ نبوی میں بنو بَجیلہ کا وفد بھی موجود تھا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنو احمس والوں کی عزت افزائی فرمائی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بَجیلہ کے وفد کو عطا کرو اور احمس والوں سے ابتدا کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔[5]

یہاں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عطا کی ابتدا احمس والوں سے فرما کر ان کے مقام و مرتبے کا لحاظ فرمایا۔

دعاؤں سے نوازنا جب قبیلۂ اسلم اور قبیلۂ غفار کو بھی قبولِ اسلام کی سعادت نصیب ہوئی اور وہ خدمتِ نبوی میں باریاب ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم نے دل و جان کے ساتھ اللہ کی اور آپ کی اطاعت اختیار کی ہمیں کوئی ایسی چیز عطا فرمائیں کہ ہم دوسرے قبائل کے سامنے اپنا سر عزت کے ساتھ بلند کر سکیں۔ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی درخواست کے جواب میں دستِ دعا اٹھا کر فرمایا: اَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا یعنی اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے۔[6]

یہ دعا اہلِ وفد کے لئے اتنا بڑا اعزاز تھی کہ وہ فرطِ مسرت سے پھولے نہیں سماتے تھے۔

اسی طرح آپ نے نہ صرف بنو احمس کی عزت افزائی فرمائی بلکہ ان کے لئے دعائے خیر بھی فرمائی جیسا کہ مسند احمد میں ہے: ”مولا! احمس کے پیدل دستوں اور گھڑ سواروں میں برکت فرما۔“ آپ نے یہ دعا سات بار مانگی۔[7]

(1) طبقات ابن سعد، 1/24، تاریخ ابن عساکر، 9/123 ماخوذاً (2) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، 4/181، طبقات ابن سعد، 1/248 (3) دیکھئے: طبقات ابن سعد، 1/251 (4) طبقات ابن سعد، 1/261 مختصراً (5) سبل الہدیٰ والرشاد، 6/261- تاریخ ابن عساکر، 24/422 (6) طبقات ابن سعد، 1/265 ملخصاً (7) مسند احمد، 31/129، حدیث: 18834۔

نور بکھیرتے لمحے

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

شبِ براءت میں اللہ والوں کے معمولات

شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس کی 15ویں رات یعنی شبِ براءت بڑی شان والی ہے۔ اس رات میں اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس رات خاص طور پر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا مانگنی چاہئے کیونکہ اس رات دعائیں قبول ہوتی ہیں جیسا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پانچ راتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں دعا رد نہیں کی جاتی، ان میں سے ایک شعبان کی پندرھویں رات (یعنی شبِ براءت) ہے۔[1]

احادیثِ مبارکہ، اقوالِ صحابہ اور فرامینِ بزرگانِ دین میں اس رات کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں، نیز رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور بزرگانِ دین نے اس رات کو عبادت میں گزارا اور اسی کی ترغیب دی۔ آئیے چند روایات ملاحظہ کیجئے:

بھلائیوں کے دروازے کھلنے کی رات

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھلنے کی بشارت عطا فرمائی ہے، جن میں سے ایک شعبان کی پندرھویں رات ہے، نیز اس رات میں مرنے والوں کے نام، لوگوں کا رزق اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔[2]

شبِ براءت میں حضور کے طویل سجدے

شبِ براءت میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سجدے کس قدر طویل ہوا کرتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک رات نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روح قبض کرلی گئی ہے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو کھڑی ہوئی اور آپ کے انگوٹھے کو ہلایا تو انگوٹھے میں حرکت پیدا ہوئی، میں واپس چلی گئی پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدے سے سر مبارک اُٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارا یہ گمان تھا کہ نبی تمہارے ساتھ بے وفائی کرے گا؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! خدا کی قسم ایسا نہیں مگر آپ کے طویل سجدے سے مجھے یہ گمان ہوا تھا کہ کہیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روح تو نہیں قبض کرلی گئی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات اللہ پاک اپنے بندوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے تو بخشش مانگنے والوں کو بخش دیتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور بغض رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔[3]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

شبِ براءت میں قبرستان جانا

ایسا بھی ہوا کہ امت کے غم میں فکر مند رہنے والے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم شبِ براءت میں قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر اپنے رب سے اہلِ قبور کے لئے دعا میں مانگیں جیسا کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پندرہ شعبان کی رات جنّتُ البقیع میں اس حال میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسلمان مردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت فرمارہے تھے۔[4]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رحمت و مغفرت والی اس مُبارک رات کو شب بیداری کرتے ہوئے عبادات اور ذکر و دعا میں گزاریں اور اپنی مغفرت کی دعا کے ساتھ ساتھ قبرستان جاکر مرحوم مسلمانوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کریں۔

سردارِ جنّت امام حسن رضی اللہ عنہ شبِ براءت کیسے گزارتے؟

حضرت سیّدُنا طاؤس یمانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے پندرہ شعبان معظم کی رات (شبِ براءت میں) عبادت کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس رات کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک تہائی حصے میں اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھتا ہوں، ایک تہائی حصے میں اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتا ہوں اور آخری تہائی حصے میں اللہ پاک کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے رکوع و سجود کرتا ہوں۔ حضرت سیّدُنا طاؤس یمانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ایسا کرنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ حضرت سیّدُنا حسن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو نصف شعبان کی رات کو زندہ کرے گا (یعنی اس رات میں عبادت کرے گا) وہ مُقَرَّبِین میں لکھا جائے گا۔[5]

شبِ براءت کا اہتمام فرمانے والے

حضرت سیّدُنا خالد بن معدان، حضرت سیّدُنا لقمان بن عامر اور دیگر بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم شعبانُ المعظم کی پندرہویں رات اچھا لباس پہنتے، خوشبو لگاتے، سرمہ لگاتے اور اس رات مسجد میں جمع ہو کر عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت سیّدُنا اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کی تائید کرتے ہیں اور اس رات مسجدوں میں اکٹھے ہو کر نفلی عبادت کرنے سے متعلق فرماتے ہیں: ”یہ کوئی بدعت نہیں ہے۔“ ان سے یہ بات حضرت سیّدُنا حرب کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمائی ہے۔[6]

اہلِ مکہ کے معمولات

تیسری صدی ہجری کے بزرگ ابوعبدُ اللہ محمد بن اسحاق مکی فاکہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب شبِ براءت آتی تو اہلِ مکہ مسجدِ حرام شریف میں آجاتے اور نماز ادا کرتے، طواف کرتے اور ساری رات جاگ کر صبح تک عبادت اور تلاوتِ قراٰن میں مشغول رہتے، ان میں بعض لوگ 100 رکعت (نفل نماز) اس طرح ادا کرتے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے نیز اس رات زمزم شریف پیتے، اس سے غسل کرتے اور اسے اپنے مریضوں کے لئے محفوظ کر لیتے اور ان اعمال کے ذریعے اس رات کی برکتیں سمیٹتے تھے۔[7]

(1) ما ثبت بالسنہ، ص 23 ... [illegible] (2) ... 408، 10 ... [illegible]
... [illegible] 3835 ...
(4) شعب الایمان، 3، 384 ... [illegible]
(6) ... [illegible] (7) ... 84، 2، 3 ... [illegible]

خوش اخلاق بنئے

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اسلام کی روشن و منور تعلیمات میں سے بہت ہی حسین پیغام اور حسنِ معاشرت کا بڑا پیارا اصول رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمان بھی ہے: وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ یعنی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔[1]

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمان مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کی وصیت پر مشتمل ہے۔

خُلق حَسن سے مراد ایسی پختہ عادت جس سے سارے کام آسانی سے ہو جائیں اُسے "خُلق حَسن" یعنی حسنِ اخلاق کہتے ہیں۔ نیز خُلق حسن کا ایک معنی مسکرا کر ملنا، تکلیف دہ چیز دور کرنا اور نیک کام میں خرچ کرنا ہے۔ نیز اس کی شرح میں یہ بھی فرمایا گیا کہ لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جس طرح تمہیں پسند ہے کہ وہ تمہارے ساتھ پیش آئیں۔[2]

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ وقتی طور پر کوئی اچھا کام ہو جائے جیسے بے جا غصہ آنے پر اُسے کبھی قابو کر لینا اگرچہ اچھا کام ہے لیکن اسے حسنِ اخلاق کی صورت میں تب کہیں گے جب یہ طبیعت کا حصہ بن جائے۔

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں، عام طور پر اچھے اخلاق والا اُسے کہا جاتا ہے جو مسکرا کر خوب گرم جوشی سے ملاقات کرے۔ مسکرا کر گرم جوشی سے ملاقات کرنا بھی اگرچہ اچھے اخلاق کا حصہ ہے لیکن اس میں حسنِ معاشرت، دوسروں کو نفع (فائدہ) پہنچانا اور نقصان سے بچانا وغیرہ چیزیں بھی داخل ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مسکرا کر گرم جوشی سے مل رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی دوسروں کو نقصان بھی پہنچا رہے ہوتے ہیں، اگر کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو وہ غصے میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں مثلاً کسی نے آپ کے ساتھ مسکرا کر گرم جوشی سے ملاقات کی اور پھر بڑی محبت کے ساتھ بریانی کی پلیٹ لا کر آپ کو پیش کی، اس دوران آپ نے کوئی بات اس کے مزاج کے خلاف کر دی تو اس نے وہی پلیٹ آپ کے سر پر دے ماری تو اسے حسنِ اخلاق نہیں بلکہ بد اخلاقی کہیں گے۔ اچھے اخلاق اور خوب مسکرا مسکرا کر تو بعض تاجر حضرات بھی ملتے ہیں اور چائے بوتل کے ذریعے گاہک کی خوب آؤ بھگت بھی کرتے ہیں، مگر سودا نہ ہونے یا ان کے مزاج کے خلاف بھاؤ لگا دینے سے غصے میں آ جاتے ہیں تو ایسے تاجر بھی بااخلاق نہیں بلکہ مفاد پرست ہوتے ہیں۔ ان کا یہ اخلاق اللہ پاک کی رضا کے لئے نہیں بلکہ گاہک کو پھنسانے کے لئے ہوتا ہے۔ اچھے اخلاق اور مسکرا کر ملنے کا ثواب اسی صورت میں ملے گا جب یہ کام اللہ پاک کی رضا کے لئے کئے جائیں، ان میں ایسا کوئی ذاتی مفاد مثلاً میری چیز فروخت ہو جائے، لوگ مجھے ملنسار یا بااخلاق کہیں اور میری ذات سے متاثر ہو جائیں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

وغیرہ وغیرہ دکھنہ ہو۔(1)

جس طرح گہرے پانی میں موجود کشتی کا معمولی سوراخوں کی وجہ سے ڈوبنا یقینی ہوجاتا ہے ایسے ہی زندگی کی کشتی بد اخلاقی کے سوراخ کے سبب ڈوب جاتی ہے، اپنی کشتی کنارے لگانے کے لئے "خوش اخلاقی" اپنانا سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ "اچھے اخلاق" کردار کو اچھا بنانے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے اخلاق سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر اخلاق اچھے ہوں تو بندے کی غلطیوں کے درست ہونے کی امید بھی رہتی ہے، اگر اخلاق برے ہوں تو بندے کی دیگر خوبیوں کے ختم ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ جس کے اخلاق جتنے زیادہ اچھے ہوں گے اس کا کردار بھی اتنا ہی اچھا ہوگا، اچھے اخلاق والے کی ہر کوئی عزت کرتا ہے اور ہر جگہ اس کی قدر کی جاتی ہے جبکہ برے اخلاق والے کی دل سے نہ کوئی عزت کرتا ہے اور نہ ہی کوئی قدر، بلکہ اکثر اس سے جان چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا و آخرت میں سب سے بہترین اخلاق والے ہیں، اللہ پاک نے آپ کے اخلاق کی تعریف قراٰنِ کریم میں بھی فرمائی ہے۔ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کی تکمیل کے لئے دنیا میں تشریف لائے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ بِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ یعنی بے شک اللہ نے مجھے حسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔(4)

حسنِ اخلاق کے فضائل رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اچھے اخلاق کے یہ فضائل بیان فرمائے: ① بے شک بندہ حسنِ اخلاق کے ذریعے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام (یعنی عبادت) کرنے والوں کے درجے کو پالیتا ہے۔(5) ② بارگاہِ رسالت میں پوچھا گیا کہ مسلمان کو سب سے بہترین چیز کیا دی گئی ہے؟ فرمایا: حسنِ اخلاق۔(6) ③ میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔(7) ④ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ یعنی اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مخالفت (لوگوں سے نفرت کرنا)، منافقت اور برے اخلاق سے۔(8) ⑤ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اکثر لوگوں کے جنت میں جانے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ کا خوف اور اچھے اخلاق (یعنی اللہ کا خوف اور اچھے اخلاق لوگوں کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کریں گے۔)(9)

اچھے اخلاق اپنانے کی کوشش کیجئے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اچھے اخلاق ہماری دنیا و آخرت کامیاب بنانے کے بہترین ذرائع ہیں، ہمیں چاہئے کہ کسی سے غلطی ہو جائے تو اسے ڈانٹنے، جھاڑنے اور دل دکھانے والی باتیں کرکے تکلیف نہ پہنچائیں بلکہ دل بڑا کرکے غلطی معاف کرنے کی عادت بنائیں، جہاں بولنا ضروری ہو وہاں چپ رہنے کی عادت ختم کیجئے اور جہاں چپ رہنا ضروری ہو وہاں بولنے سے بچئے کیونکہ کبھی بول دینے سے مسائل ختم ہوتے ہیں اور کبھی چپ اس لئے رہا جاتا ہے تاکہ مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔ مسکراہٹ کی کشش مقناطیس سے بھی زیادہ ہے لہٰذا مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا کر رکھنے کی کوشش کیجئے۔ گرتے کو سہارا دیجئے، اگر آپ میں کوئی صلاحیت ہے تو اس پر تکبر کرنے کے بجائے عاجزی اختیار کیجئے، چھوٹوں پر شفقت کیجئے، بڑوں کا احترام کیجئے۔ مشکلوں، آزمائشوں اور پریشانیوں کی تپش جھلسا رہی ہو تو فوراً صبر کے سائے میں آجائیے یوں آپ صبر کی برکت سے بھی بچ جائیں گے اور راحت و سکون بھی پائیں گے۔

قراٰن و حدیث اور بزرگوں کی کتابوں میں حسنِ اخلاق کی تعلیمات موجود ہیں جن کو پڑھنا بہت ہی باعثِ برکت ہے لیکن نیک لوگوں کو دیکھ دیکھ کر حسنِ اخلاق سیکھنا زیادہ مفید رہتا ہے۔ اس لحاظ سے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہمیں ہفتہ وار اجتماعات، مدنی مذاکرے، تربیتی اجتماعات وغیرہ دینی کاموں کی صورت میں کئی ایسے مواقع فراہم کرتا ہے، آئیے! حسنِ اخلاق اپنانے اور دنیا و آخرت کے بہت سے فائدے پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

---

(1) ترمذی، 3/308، حدیث: 2004 (2) [illegible] 240
(3) [illegible] (4) مجمع الزوائد، 8/343، حدیث: 13684 (5) ابوداؤد، 4/332، حدیث: 4798 (6) شعب الایمان، 6/235، حدیث: 7992 (7) ابوداؤد، 4/332، حدیث: 4799 (8) ابوداؤد، 2/130، حدیث: 1546 (9) ترمذی، 3/404، حدیث: 201[illegible]

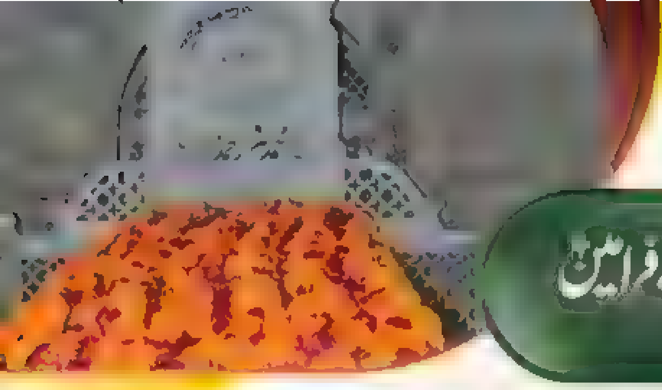

محدثِ اعظم پاکستان کے فرامین

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1323ھ کو ضلع گورداسپور (موجودہ ریاست مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ استاذ العلماء، محدث جلیل، مناظرِ اسلام، شیخِ طریقت، بانی سنی رضوی جامع مسجد و جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام (فیصل آباد) اور اکابرینِ اہلِ سنّت میں سے ہیں۔ مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہم جیسے عظیم علما سے آپ نے علمِ دین حاصل کیا جبکہ شاگردوں میں مفتی شریف الحق امجدی، علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، مفتی وقار الدین رضوی، مفتی عبد القیوم ہزاروی اور مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہم سمیت کئی عبقری شخصیات شامل ہیں۔ آپ کا وصال یکم شعبان 1382ھ / 29 دسمبر 1962ء کو کراچی میں ہوا، مزار جھنگ بازار فیصل آباد میں واقع سنی رضوی جامع مسجد کے احاطہ میں ہے۔[1]

اس مضمون میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے 15 فرامین جمع کئے گئے ہیں، ملاحظہ کیجئے! (1) پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اتنا ذکر کریں کہ لوگ آپ کو دیوانہ تصور کریں۔[2] (2) جن گھروں میں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ان گھروں میں برکت نہیں ہوتی، وہ گھر مثلِ قبروں کے ہیں۔[3] (3) یہ جہاں سونے کے لئے نہیں بلکہ جاگنے اور جگانے کے لئے ہے۔ مرنے کے بعد قبر میں سونے کا بہت موقع ملے گا، وہاں کوئی نہیں جگائے گا۔[4] (4) جتنا دنیا کے پیچھے بھاگو گے اتنا ہی یہ آگے بھاگے گی، جتنا دنیا کو چھوڑ کر بھاگو گے یہ اتنا ہی تمہارے پیچھے بھاگے گی۔[5] (5) بیٹھے اور اٹھنے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرو۔ یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اسی عادت کے موافق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔[6]

علما و مبلغین کے لئے ہدایات (6) علم اور علما کے وقار کو ہمیشہ مدِّنظر رکھیں کوئی ایسا کام نہ کریں کہ علما کا وقار مجروح ہو۔ آپ دین کے محافظ اور ترجمان ہیں آپ کا کردار بے داغ ہونا چاہئے (7) دنیاداروں سے بے تکلفانہ روابط قائم نہ کریں۔ (8) بے ضرورت بازار نہ جائیں اور نہ کسی دوکان پر (فالتو) بیٹھیں (9) آپ ہوں اور کتابوں کا مطالعہ۔ جس قدر علم میں توجہ کریں گے اتنا ہی ترقی و عروج حاصل کریں گے۔[7] (10) صبح کا وقت باتوں میں ہرگز ضائع نہ کریں۔ نماز کے بعد تلاوت، اس کے بعد اپنے اسباق میں مشغولیت، ان شآءَ اللہ العزیز سارا دن اچھا گزرے گا۔[8] (11) علمِ دین کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنائیں اگر بنایا تو نقصان اٹھائیں گے (12) علمائے کرام کو خوش لباس ہونا چاہئے نیز اس کی شرعی حیثیت کا خیال بھی ضروری ہے۔[9] (13) عمدہ جوتا استعمال کریں تاکہ دنیاداروں کی نگاہ عالم کے جوتوں پر رہے۔[10] (14) جب بھی تم سے کوئی کسی حدیث کے بارے میں سوال کرے تو یہ مت کہو کہ یہ حدیث کسی کتاب میں نہیں بلکہ یوں کہو کہ یہ حدیث میرے علم میں نہیں ہے یا میں نے نہیں پڑھی۔[11] (15) ایک مرتبہ ایک صاحب سے فرمایا: میں بحثوں سے الجھ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، تاوقت میں تبلیغِ دین اور بدمذہبوں کی تردید میں صرف کروں گا۔[12]

(1) حیاتِ محدثِ اعظم، ص27، 334، 339 (2) تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان، 2/438 (3) حیاتِ محدثِ اعظم، ص230 (4) حیاتِ محدثِ اعظم، ص202 (5) حیاتِ محدثِ اعظم، ص342 (6) حیاتِ محدثِ اعظم، ص374 (7) حیاتِ محدثِ اعظم، ص84، 85، 125 (8) حیاتِ محدثِ اعظم، ص142 (9) حیاتِ محدثِ اعظم، ص125 (10) حیاتِ محدثِ اعظم، ص185 (11) حیاتِ محدثِ اعظم، ص13 (12) تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان، 2/439۔

٭فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

● [illegible]

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے چند پلاٹ اس نیت سے خریدے ہیں کہ بچے بڑے ہوں گے تو یہ پلاٹ کو فروخت کرکے بچوں کی شادی کرے گا، کیا ان پلاٹوں پر زکوٰۃ بنے گی؟ اگر بنے گی تو کتنی زکوٰۃ دینی ہوگی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں بچوں کی شادی وغیرہ کے مواقع پر بیچنے کی نیت سے خریدے گئے پلاٹ بھی مالِ تجارت ہیں کیونکہ بیچنے کی نیت کے ساتھ خریدے گئے ہیں۔ لہٰذا صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں نصاب پر سال مکمل ہونے والے دن دیگر اموالِ زکوٰۃ کے ساتھ ان پلاٹوں کی سال مکمل ہونے والے دن مارکیٹ ویلیو کا چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دینا ضروری ہے۔

درِ مختار میں ہے: "(وما اشتراہ لھا) ای للتجارۃ (کان لھا) لمقارنۃ النیۃ لعقد التجارۃ" یعنی جو چیز تجارت کے لیے خریدی جائے تو عقدِ تجارت کی نیت مل ہونے کی وجہ سے وہ چیز تجارت کی بن جاتی ہے۔ (درمختار، 3/272)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

● [illegible]

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ عام طور پر درزی صرف سلائی کرتے ہیں اور اسی کی اجرت لیتے ہیں جبکہ بعض درزی سلائی کرنے کے ساتھ ساتھ کپڑا بھی اپنی دکان پر رکھتے ہیں، درزی کسٹمر کو کپڑا دکھاتے ہیں جس کسٹمر کو کپڑا پسند آجائے اور وہ سلائی بھی انہی سے کروانا چاہے تو خصوصی رعایت دینے کے لیے درزی یہ آپشن دیتے ہیں کہ آپ کپڑا تھان سے نہ کٹوائیں بلکہ ہمیں اسی کپڑے سے سوٹ بنانے کا آرڈر دے دیں ہم آپ کو آپ کی پسند کے مطابق تیار کرکے دے دیں گے کپڑے سمیت مکمل جوڑے کے ریٹ یہ ہوں گے۔ کیا شرعی اعتبار سے درزی اور کسٹمر کی یہ ڈیل درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عام طور پر سلائی کروانے والا شخص خود ہی درزی کو کپڑا لا کر دیتا ہے اور درزی سی کر دیتا اور اپنی اجرت وصول کرتا ہے۔ ہاں اگر کوئی سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق عقد کرنا چاہے تو یہ عقد بیعِ استصناع کے طور پر درست ہو سکتا ہے کیونکہ بیعِ استصناع میں پروڈکٹ بنانے کی ذمہ داری اور اس پروڈکٹ میں لگنے والی اشیاء صانع کی جانب سے ہوتی ہیں

* محققِ اہلِ سنت، دار الافتاء اہلِ سنت نور العرفان، کھارادر کراچی

لہٰذا جوڑا بننے میں کپڑا کیسا لگے گا، سلائی کس انداز کی ہوگی، ڈیزائن کیسا بنے گا اور دیگر وہ امور جو فریقین کے لئے تنازع کا باعث بن سکتے ہیں ان سب کو اور مکمل جوڑے کی قیمت کو واضح طور پر بیان کر دیا جائے تو یہ عقد بیع استصناع کے طور پر درست ہے۔

درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: "أن یکون العمل والعین من الصانع وإلا فإذا کانت العین من المستصنع فھو عقد إجارۃ مثال: إذا قاول شخص خیاطا علی صنع جبۃ، وقماشھا وکل لوازمھا من الخیاط فیکون قد استصنعہ تلک الجبۃ وذلک ھو الذی یدعی بالاستصناع۔ أما لو کان القماش من المستصنع وقاولہ علی صنعھا فقط فیکون قد استأجرہ والعقد حینئذ عقد إجارۃ لا عقد استصناع" یعنی: عمل اور اشیاء صانع کی جانب سے ہوں تو (یہ عقد استصناع ہے) اور اگر عین مستصنع کی جانب سے ہو تو یہ عقد اجارہ ہے۔ مثال: ایک شخص نے درزی سے جبہ سینے پر معاہدہ کیا جس میں کپڑا اور تمام لوازمات درزی کی جانب سے ہوں گے تو یہ اس جبہ پر استصناع ہے۔ بہر حال اگر کپڑا مستصنع کی جانب سے ہو، اور معاہدہ فقط اس کے سلائی کرنے پر ہو تو یہ اجارہ ہے استصناع نہیں ہے۔ (درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، 1/115)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قسطوں پر پلاٹ خریدنے کی [illegible]؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا قسطوں پر پلاٹ خرید سکتے ہیں؟ اور کیا قسط لیٹ ہونے پر جرمانے کی شرط لگائی جا سکتی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

قسطوں پر پلاٹ خریدنا اور بیچنا جائز ہے جبکہ پلاٹ کی متعین قیمت اور قیمت کی ادائیگی کی مدت بیان کر دی جائے نیز خرید و فروخت کے قواعد و ضوابط کے خلاف کوئی ایسی بات نہ پائی جائے جو سودے کو ناجائز کرتی ہو۔ یہ بات تو طے ہے کہ اسی پلاٹ کو خریدنا بیچنا جائز ہوگا جو موجود ہو اور ایسی پوزیشن میں ہو کہ خریدار کو کھڑا کر کے دکھایا جا سکے کہ یہ آپ کا پلاٹ ہے، محض فائل نہ ہو۔

عموماً قسطوں پر پلاٹ بیچنے والے پلاٹ کی قیمت اور اس کی ادائیگی کا شیڈول چارٹ کی صورت میں جاری کرتے ہیں جس میں ڈاؤن پیمنٹ اور ماہانہ قسطوں وغیرہ کی ادائیگی کی مکمل تفصیل درج ہوتی ہے یہ ایک اچھا طریقہ کار ہے کہ اس سے قیمت اور اس کی ادائیگی کی مدت میں ابہام باقی نہیں رہتا۔

ہاں اگر پلاٹ کی قیمت اور اس کی ادائیگی کی مدت کو متعین کرنے کے بجائے قیمت کے تعلق سے مختلف پیکجز بیان کیے اور کسی بھی پیکیج کو فائنل کیے بغیر سودا کیا تو ایسا سودا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً ایک سال میں اگر مکمل قسطیں ادا کرو گے تو اتنی قیمت ہوگی، دو سال میں اگر مکمل قسطیں ادا کرو گے تو اتنی قیمت ہوگی، تین سال میں اگر مکمل قسطیں ادا کرو گے تو اتنی قیمت ہوگی وغیرہ ذلک، قیمت کی ادائیگی میں جتنی تاخیر کرو گے اسی تاخیر والے پیکیج کے حساب سے قیمت دینی ہوگی۔ اس طرح سودا کرنا، جائز نہیں ہے کہ اس سودے میں نہ تو پلاٹ کی قیمت متعین ہے اور نہ ہی قیمت کی ادائیگی کی مدت متعین ہے جبکہ درست سودا ہونے کے لیے ضروری ہے کہ پلاٹ کی قیمت اور اس کی ادائیگی کی مدت متعین ہو۔

اس ڈیل کے شرعاً درست ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ڈیل میں قسط کی تاخیر سے ادائیگی پہ مالی جرمانہ کی شرط نہ ہو کیونکہ قسط لیٹ ادا کرنے کی وجہ سے مالی جرمانہ لینا سود ہے جو کہ حرام ہے۔

واضح رہے کہ پلاٹ کی قیمت یا اس کی ادائیگی کی مدت متعین کیے بغیر یا مالی جرمانہ کی شرط کے ساتھ ڈیل فائنل کرنا ناجائز و گناہ ہے جسے ختم کر کے نئے سرے سے عقد کرنا لازم ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام

(قسط:02)

مولانا ابو عبید عطاری مدنی*

پہلی قسط میں حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام کا کچھ مبارک تذکرہ گزرا، آیئے! اب ان کے حالات زندگی کچھ تفصیل سے پڑھئے:

بچپن آپ علیہ السلام کے والد صاحب کا شمار مدین کے عبادت گزاروں اور علما میں ہوتا تھا، ان کی شادی قوم عمالقہ کی ایک نیک خاتون سے ہوئی جس سے حضرت شعیب کی پیدائش ہوئی، حضرت شعیب علیہ السلام نہایت حسین و جمیل تھے، اللہ کریم نے آپ کو بہت فہم و فراست اور علم کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا، آپ بہت کم گفتگو کرتے تھے جبکہ غور و فکر میں زیادہ مصروف رہتے تھے۔

والد صاحب برکت کی دعا کرتے والد صاحب جب اپنے کمزور بدن پر غور کرتے تو اللہ کریم سے یوں دعا کرتے: اے اللہ! تو نے سرزمین مدین میں قبائل اور چھوٹی جماعتوں کی تعداد بڑھائی ہے، تو میری اس چھوٹی جماعت (یعنی میرے اس بیٹے) میں برکت عطا فرما، پھر ایک رات خواب میں دیکھا کہ (کوئی کہہ رہا تھا) اللہ نے تمہاری چھوٹی جماعت (یعنی بیٹے شعیب) میں برکت رکھ دی ہے اور اسے اہل مدین کا نبی بنایا ہے۔

شعیب نام کا معنی عربی میں چھوٹی جماعت کو "شعیب" کہتے ہیں اسی وجہ سے آپ کو "شعیب" کہا جانے لگا۔[1]

عبادت و ریاضت والد صاحب کے انتقال کے بعد آپ ان کے قائم مقام ہوئے اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہوگئے اور پھر اہل زمانہ پر زہد و تقوی میں فوقیت پاگئے۔[2]

بکریاں چراتے تھے آپ کو اپنے والد صاحب کی طرف سے وراثت میں بکریوں کا ریوڑ ملا تھا جس سے آپ کو خوب منافع اور فوائد ملتے تھے[3] آپ اپنی بکریاں خود چرایا کرتے تھے۔[4]

شہر مدین والے اہل مدین کا پیشہ تجارت تھا، یہ لوگ گندم اور جو اور دیگر اجناس کی تجارت کیا کرتے تھے۔[5] ان کے پاس دو طرح کے ترازو اور باٹ ہوتے تھے اپنے لئے کچھ خریدتے تو وہ ایسے ترازو اور باٹ استعمال کرتے جو پورے ہوتے اور جب کوئی چیز بیچتے تو ناقص ترازو اور باٹ استعمال کرتے اس طرح یہ لوگوں کو دھوکا دیتے تھے، حضرت شعیب علیہ السلام ان کے ہی درمیان پلے بڑھ کر جوان ہوئے لیکن ان بے کار چیزوں سے دور رہتے تھے۔[6]

منصب رسالت ایک مرتبہ آپ اپنے گھر کے دروازے کے پاس ذکر الٰہی میں مشغول تھے کہ ایک مسافر آدمی آیا اور کہنے لگا: یہ قوم لوگوں پر ظلم کرتی ہے میں نے ان سے 100 دینار کا سامان خریدا لیکن انہوں نے 100 دینار بھی لئے اور

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اوپر مزید رقم بھی دی پھر میں نے بعد میں اس سامان کا وزن کیا تو وہ 8 دینار کا سامان تھا، آپ نے اس شخص سے فرمایا: شاید ان سے غلطی ہو گئی ہو دوبارہ ان کے پاس چلے جاؤ، اس نے کہا: میں ان کے پاس گیا تھا، انہوں نے مجھے مارا اور گالیاں بھی دیں اور کہنے لگے: ہمارے شہر میں ہمارا یہی طریقہ ہے، پھر وہ آدمی حضرت شعیب علیہ السلام سے گزارش کرنے لگا کہ آپ ان کے خلاف میرا ساتھ دیں، حضرت شعیب اسے ساتھ لے کر بازار پہنچے اور لوگوں سے پوچھا تو وہ کہنے لگے: ہمارے شہر میں ہمارے باپ دادا کا یہی طریقہ رہا ہے، آپ نے فرمایا: یہ باپ دادا کا طریقہ نہیں ہے، پھر آپ نے قوم کو اس حرکت پر ملامت کی لیکن انہوں نے اس شخص کا بقیہ سامان نہ دیا اور اس آدمی کو اتنا مارا کہ وہ لہولہان ہو گیا، یہ سب دیکھ کر حضرت شعیب واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔[(7)] اس وقت حضرت جبریل آئے اور خبر دی کہ اللہ کریم نے آپ کو اہلِ مدین اور ایکہ والوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ انہیں اللہ کی عبادت اور فرماں برداری کی طرف بلائیں اور لوگوں کی چیزوں میں ناپ تول میں کمی کرنے سے منع کریں۔[(8)]

قوم کی نافرمانی حضرت شعیب علیہ السلام انہیں ناپ تول میں کمی سے منع کرتے اور اللہ پر ایمان لانے کے بارے میں ارشاد فرماتے تو وہ لوگ ایمان نہ لاتے اور راستے میں بیٹھ جاتے اور آنے جانے والوں کو کہتے تھے: شعیب (معاذ اللہ) جھوٹے ہیں وہ تم کو تمہارے دین سے دور کر دیں گے۔[(9)]

قوم کو بار بار سمجھاتے رہے جب آپ علیہ السلام نے انہیں یوں سمجھایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آگئی تو ناپ اور تول پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لاؤ۔[(10)] قوم کے متکبر سردار بولے: اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ۔[(11)]

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کا جواب سن کر ان سے فرمایا: کیا ہم تمہارے دین میں آجائیں اگرچہ ہم اس سے بیزار ہوں؟! اس پر انہوں نے کہا: ہاں پھر بھی تم ہمارے دین میں آجاؤ، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ نے تمہارے اس باطل دین سے ہمیں بچایا ہوا ہے اور تمہارے باطل دین کی قباحت اور اس کے فساد کا علم دے کر مجھے شروع ہی سے کفر سے دور رکھا اور میرے ساتھیوں کو کفر سے نکال کر ایمان کی توفیق دے دی ہے تو اگر اس کے بعد بھی ہم تمہارے دین میں آجائیں تو پھر بیشک ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں میں سے ہوں گے اور ہم میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ ہمارا رب اللہ کسی کو گمراہ کرنا چاہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔[(12)]

عذاب سے ڈرایا آپ نے اپنی قوم کو اس طرح بھی سمجھایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔[(13)] اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔[(14)] اللہ کا دیا ہوا جو بچ جائے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں۔[(15)]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) نہایۃ الارب، 13/145 (2) نہایۃ الارب، 13/145 (3) نہایۃ الارب، 13/145 (4) منتظم فی تاریخ الملوک والامم، 1/326 (5) نہایۃ الارب، 13/145 (6) نہایۃ الارب، 13/145 (7) نہایۃ الارب، 13/145 (8) نہایۃ الارب، 13/146 (9) تفسیر طبری، 5/544، الاعراف: 86 (10) پ8، الاعراف: 85 (11) پ9، الاعراف: 88 (12) صراط الجنان، 3/376 ملخصاً (13) پ12، ھود: 84 (14) پ12، ھود: 85 (15) پ12، ھود: 86۔

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ

مولانا حامد خان احمد عطاری مدنی*

جنگِ اُحد میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم زخمی ہوگئے تھے، پانی سے اپنے چہرۂ مبارک کو دھو رہے تھے کہ ایک صحابیِ رسول حاضر ہوئے اور عرض کی: یہ کس نے کیا ہے؟ حضورِ اقدس نے ارشاد فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے۔ عرض کی: پہاڑ پر سے ایک آواز سنی تھی کہ محمد عربی کو شہید کردیا گیا ہے، میری تو جان ہی نکل گئی تھی اس لئے یہاں آگیا، عتبہ کس طرف ہے؟ رسولِ کریم نے ایک جانب اشارہ فرمادیا، وہ صحابیِ رسول اس طرف گئے اور اسے واصلِ جہنم کردیا، پھر اس کا سر، سامان اور گھوڑا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ سامان اپنے اسی جانثار صحابی کو عطا فرما دیا اور دو مرتبہ یوں دعا دی: اللہ تجھ سے راضی ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جنگِ اُحد میں رسول اللہ کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانے اور دعائے رسول پانے والے یہ صحابیِ مصطفےٰ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ تھے۔[2]

حلیہ اور ذریعۂ معاش آپ کا بدن خوبصورت تھا، داڑھی مبارک گھنی نہ تھی، قد قدرے چھوٹا، ہاتھوں کی انگلیاں سخت اور موٹی تھیں۔ آپ ایک تاجر تھے اور غلہ بیچا کرتے تھے۔[3]

فضائل و مناقب آپ کا شمار بدری اصحاب میں ہوتا ہے آپ غزوۂ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔[4] ایک موقع پر نبیِ کریم نے آپ کو ایک کنواں کھودنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[5] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ سے اپنے نکاح کا پیغام آپ کے ذریعے بھجوایا۔[6]

بادشاہِ مصر کا دربار سن 6 ہجری ماہِ ذیقعدہ میں حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حدیبیہ سے واپس ہوئے اور کئی سلاطین اور سرداروں کے نام خط لکھ کر انہیں دینِ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، ایک خط شاہِ مصر کے نام لکھا پھر اس پر اپنی مہر مبارک لگائی اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جو میرے اس خط کو مصر کے بادشاہ کے پاس لے جائے اس کا بدلہ اللہ عطا کرے گا، یہ سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور یوں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں جاؤں گا، ارشاد فرمایا: اے حاطب اللہ تجھے برکت دے، حضرت حاطب بن ابی بلتعہ فرماتے ہیں: میں جب بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو وہ جواہرات سے مرصع ایک گنبد میں بیٹھا ہوا تھا جس کے ستونوں پہ یاقوت چمک رہے تھے، دربان نے کہا: اے عربی بھائی! آپ کا خط کہاں ہے؟ میں نے خط نکالا، تو بادشاہ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے ہاتھ سے خط لے لیا پھر اسے چوما اور دونوں آنکھوں پر رکھ لیا اور کہنے لگا: مرحبا نبیِ عربی کا خط، پھر وزیر نے خط پڑھنا شروع کیا، تو بادشاہ کہنے لگا: بلند آواز سے پڑھو، یہ خط معزز ذات کریم کی جانب سے آیا

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ہے، وزیر نے شروع سے آخر تک خط پڑھ کر سنا دیا، پھر بادشاہ نے اپنے خادمِ خاص سے کہا: میں نے تمہارے پاس جو سامان رکھوایا تھا اسے لے کر آؤ، خادم سامان لے آیا تو بادشاہ نے اسے کھول کر اس میں سے ایک عمدہ کپڑا نکالا، اس پر تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور خاتم الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصافِ مبارکہ لکھے تھے، بادشاہ نے مجھ سے کہا: اپنے آقا کے اوصاف یوں بیان کرو کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں، میں نے کہا: کس میں طاقت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعضائے مبارکہ میں سے کسی عضو کے اوصاف بیان کر سکے؟ تو اس نے کہا: جو اوصاف بیان کرنا ضروری ہیں۔ چنانچہ میں کھڑے ہو کر نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصافِ مبارکہ بیان کرنے لگا: میرے آقا بے انتہا خوبصورت ہیں، قد و قامت درمیانہ ہے سر مبارک قدرے بڑا، دونوں کندھوں کے درمیان ابھرا ہوا تل (یعنی مہرِ ختمِ نبوت) ہے، ناک مبارک اونچی، پیشانی کشادہ، رخسار مبارک نرم ملائم، ہونٹ باریک، دانت چمکتے ہوئے، آنکھیں خوب سیاہ، بھنویں ملی ہوئیں، سینہ کشادہ، پیٹ مبارک جیسے لپٹا ہوا نقش و نگار والا کپڑا، جب کھلی جگہ تشریف لاتے ہیں تو چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہیں، عاجزی اختیار کرنے والے، دیانت دار اور پاک دامن ہیں، بات کے سچے ہیں، زبان فصیح اور نسب صحیح ہے اخلاق حسین ہیں۔ جیسے جیسے میں حلیہ مبارکہ بیان کر رہا تھا، ویسے ویسے بادشاہ اپنے پاس کپڑے میں دیکھ رہا تھا، جب میں خاموش ہوا تو وہ کہنے لگا: اے عربی! تم نے سچ کہا اوصاف اسی طرح لکھے ہیں۔ پھر بادشاہِ مصر کھانا کھانے کے دوران مجھ سے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادات، رہن سہن کھانے پینے اور استعمال کی چیزوں کے بارے میں مختلف سوالات کرتا رہا اور میں ان سوالات کے جوابات دیتا رہا۔[4] بادشاہ کی طرف سے ایک سوال یہ بھی ہوا تھا: نبیِ عربی کو قوم نے جب شہر سے نکالا تو انہوں نے قوم کے خلاف دعا کیوں نہیں کی؟ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ کے نبی تھے، اس نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: جب ان کی قوم نے انہیں پکڑ کر سولی پر لٹکانا چاہا تو انہوں نے اپنی قوم کی ہلاکت کی دعا کیوں نہیں کی یہاں تک کہ اللہ نے انہیں (زندہ) اٹھا لیا، یہ سن کر بادشاہ کہنے لگا: تم دانشمند ہو اور دانشمند کی طرف سے آئے ہو۔[5]

محبت رسول و وفاداری حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ وہاں 5 دن رہے پھر بادشاہ نے آپ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ایک خط اور چند تحائف دے کر رخصت کیا جس میں ایک ہزار مثقال سونا، عمدہ اور ملائم کپڑے، دُلدُل (نامی) خچر، یعفور (نامی) حمار، ایک غلام اور دو باندیاں بھیجیں (حضرت ماریہ قبطیہ اور حضرت سیرین) بھی تھیں،[10] ایک قول کے مطابق آپ نے تینوں پر اسلام پیش کیا تو دونوں بہنیں راستے میں ہی مسلمان ہو گئیں۔

اپنی چیز کی قیمت نہ بڑھائی ایک مرتبہ آپ بازار میں دو بڑے ٹوکروں میں کشمش بیچ رہے تھے کہ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گزر ہوا، حضرت عمر نے قیمت معلوم کی۔ آپ نے قیمت بیان کی تو فاروقِ اعظم نے ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ طائف سے ایک قافلہ کشمش وغیرہ لے کر واپس آ رہا ہے آپ کے (مقرر) ریٹ دیکھیں گے تو اسی ریٹ پر اپنا سامان بیچنا پڑے گا، یا تو آپ بھاؤ بڑھا دیں یا پھر اپنی کشمش اپنے گھر لے جائیں اور جیسے چاہے بیچیں۔ پھر جب حضرت عمر فاروق گھر تشریف لائے تو اپنے نفس کا محاسبہ فرمایا۔ پھر آپ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے آپ سے جو کہا تھا وہ نہ تو کوئی پکی بات تھی اور نہ میرا فیصلہ تھا، وہ صرف ایک مشورہ تھا جو شہر والوں کے لئے فائدہ مند تھا، آپ جہاں چاہیں جس ریٹ میں چاہیں، اپنی کشمش بیچیں۔

وصال آپ نے بقیہ زندگی کے ایام مدینے میں ہی گزارے اور آخر کار بعمر 65 سال سن 30ھ میں وفات پائی، جنازہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا، ترکہ میں 4 ہزار دینار و درہم اور ایک گھر چھوڑا۔[13]

(1) مستدرک، 4/353 (2) تہذیب الاسماء، 2/44 (3) مستدرک، 4/352 (4) طبقات ابن سعد، 3/84 (5) مغازی للواقدی، ص425 (6) مسلم، ص356، حدیث: 2120 (7) طبقات ابن سعد، 1/200 (8) فتوح الشام، 2/35 تا 39 ملخصاً (9) مستطرف، 3/[illegible] (10) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بیٹے حضرت ابراہیم کی ولادت ہوئی تھی۔ (11) طبقات ابن سعد، 8/[illegible] (12) سنن کبریٰ للبیہقی، 6/48، حدیث: 11146 (13) طبقات ابن سعد، 3/84 تا 85 ملخصاً

کم سن صحابۂ کرام

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نواسۂ رسول

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

قارئین کرام! اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان شہری یعنی شعبان میرا مہینا ہے۔ (جامع صغیر، ص301، حدیث:4889) شعبانُ المعظم کے مبارک مہینے کو جہاں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نسبت حاصل ہے وہیں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بھی نسبت حاصل ہے کہ اس مہینے میں آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، آیئے! اس مناسبت سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے بچپن کے بارے میں پڑھ کر اپنے دلوں کو محبتِ صحابہ واہلِ بیت سے روشن کرتے ہیں:

مختصر تعارف

آپ حضرت فاطمہ و علی رضی اللہ عنہما کے بیٹے، حضرت امام حسن کے بھائی اور حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم 4 ہجری کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔[1]

بعدِ ولادت کرم نوازی

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے کان میں اذان دی۔[2]

گھٹی دی اور نام رکھا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھٹی دی، آپ کا نام "حسین" رکھا اور آپ کو اپنا بیٹا فرمایا۔[3]

عقیقہ فرمایا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دو دنبوں کے ذریعے آپ رضی اللہ عنہ کا عقیقہ فرمایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ کا سر مونڈانے اور سر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم دیا۔[4]

کندھے پر سوار فرمایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے ساتھ گھر سے باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک کندھے پر حضرت امام حسن کو اور دوسرے کندھے پر امام حسین کو سوار فرمایا ہوا تھا، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کبھی امام حسن کا بوسہ لیتے تو کبھی امام حسین کا بوسہ لیتے یہاں تک کہ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔[5]

حضور کی شفقت و محبت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسولِ کریم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سجدے میں گئے تو امام حسن اور امام حسین آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک پیٹھ پر چڑھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے سجدے سے سر مبارک اُٹھاتے ہوئے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے آہستہ سے اُتار دیا، جب آپ نے دوبارہ سجدہ کیا تو ان دونوں نے پھر اسی طرح کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے نماز پوری ادا فرمائی اور ان دونوں کو اپنی رانوں پر بٹھا لیا، میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! کیا میں ان دونوں کو ان کی والدہ کے پاس چھوڑ آؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ جب ایک بجلی سی چمکی تو آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ، تو روشنی اس وقت تک ٹھہری رہی جب تک امام حسن اور امام حسین گھر میں داخل نہ ہوگئے۔(6)

فضائل و مناقب

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں بٹھایا، سونگھا، اپنے سینے سے لگایا، اپنی مبارک چادر میں لیا، آپ کو جنتی جوانوں کا سردار اور دنیا میں میرا پھول فرمایا۔(7)

- فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے جو حسین سے محبت کرے۔(8)
- رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے عرض کرنے پر آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی وراثت سے شجاعت اور سخاوت عطا فرمائی۔(9)
- نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! میں اس (یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت فرما۔(10)

جو بات کام کی نہ ہو اسے چھوڑ دو

آپ رضی اللہ عنہ سے کئی احادیثِ مبارکہ بھی مروی ہیں۔(11) چنانچہ ایک روایت میں آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی میں سے یہ ہے کہ فضول و بےکار باتیں چھوڑ دے۔(12)

شہادت

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہ عنہ تقریباً 6 سال 6 ماہ کے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے 56 سال 5 ماہ کی عمر میں 10 محرم الحرام 61ھ کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔(13)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

(1) معجم الصحابہ للبغوی، 2/14 (2) معجم کبیر، 1/313، حدیث:926 (3) مسند بزار، 3/315، حدیث:743، مستدرک، 4/154، 155، حدیث:4826، 4829 (4) کامل، ص688، حدیث:4225، الطبقات الکبیر لابن سعد، 6/355 (5) مستدرک، 4/156، حدیث:4830 (6) مسند احمد، 3/592، حدیث:10664، مستدرک، 4/158، حدیث:4835 (7) مسند احمد، 10/184، حدیث:26602-ترمذی، 5/426، 427، 428، 433، حدیث:3793، 3795، 3797، 3812 (8) ترمذی، 5/429، حدیث:3800 (9) معجم کبیر، 22/423، حدیث:1041 (10) ترمذی، 5/427، حدیث:3794 (11) اسد الغابۃ فی تمییز الصحابۃ، 2/68 (12) مسند احمد، 1/429، حدیث:1737 (13) مستدرک، 4/172، سوانح کربلا، ص170۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا 41 صفحات کا رسالہ ”امام حسین کی کرامات“ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ یا پھر اس کیو آر کوڈ کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے

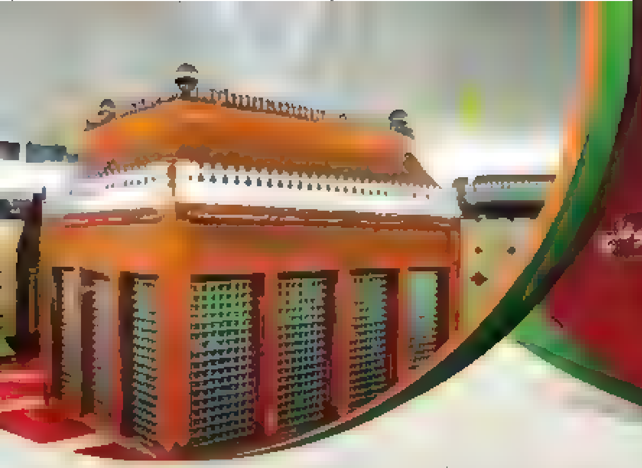

تذکرۂ صالحین

شانِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضور سرورِ کائنات، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: [illegible] یعنی علم اگر ثریا (ستارے) پر معلق ہوتا تو اولادِ فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔

عظیم محدث امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکت مراد ہے۔ اس میں بالکل شک نہیں ہے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں اہلِ فارس میں سے کوئی شخص علم میں آپ کے رتبے کو نہ پہنچا، بلکہ آپ کے شاگردوں کے مرتبے تک بھی رسائی نہ ہوئی اور اس میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا کھلا معجزہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے غیب کی خبر دی، جو ہونے والا تھا بتا دیا۔[1]

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، سراج الائمہ، کاشف الغمہ، امامِ اعظم فقیہ افخم حضرت سیّدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نام نعمان، والد گرامی کا نام ثابت اور کنیت ابو حنیفہ ہے۔ تحقیق کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ 70 ہجری میں عراق کے مشہور شہر "کوفہ" میں پیدا ہوئے اور 80 سال کی عمر میں 2 شعبان المعظم 150 ہجری میں وفات پائی۔[2]

امام اعظم کا علمی مقام

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اہلِ علم سے بہت ممتاز اور علمی مقام پر فائز تھے کیونکہ آپ کے پاس صحابۂ کرام اور تابعین کا علم جمع تھا۔ آپ کوفہ میں رہتے تھے اور کوفہ شہر کو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے آباد فرمایا تھا۔[4] کوفہ شہر میں 1000 سے زائد صحابۂ کرام آباد تھے جن میں 24 بدری صحابۂ کرام بھی تھے۔[5] امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ کا علم ان چھ ہستیوں کے پاس جمع ہے: عمر فاروقِ اعظم، علیُّ المرتضیٰ، اُبی بن کعب، زید بن ثابت، ابو درداء اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ پھر ان چھ کا علم دو کے پاس جمع ہے: حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما۔[6] مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں کوفہ میں جلوہ گر ہوئے اور حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیج دیا اور وہاں کے رہنے والوں کے نام خط لکھا جس میں یہ بھی فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو بیت المال کا نگران بنایا ہے، پس ان سے علم حاصل کرو اور ان کی اطاعت کرو، میں نے عبداللہ بن مسعود کو تم پر ایثار کیا ہے۔[7] الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد تمام صحابۂ کرام کا علم جن دو ہستیوں کے پاس جمع تھا، وہ دونوں ہستیاں ہی کوفہ میں جلوہ فرما تھیں اور ان دونوں ہستیوں سے سلسلہ در سلسلہ علم کا سب سے زیادہ فیض پانے والے وہ عظیم نفوس ہیں کہ جو امام اعظم ابو حنیفہ کے اساتذہ ہیں۔

آپ نے 4000 سے زائد علما و محدثین کرام سے علم دین

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حاصل کیا۔(8)

امامِ اعظم کی شان و عظمت اور اکابرِ امت

امامِ اعظم ابوحنیفہ کی علمی جلالت وشان کے پیشِ نظر وقت کے جلیل القدر فقہا، محدثین اور اصحابِ جرح و تعدیل نے آپ کی ثقاہت، فقاہت، علمی جلالت کو بیان کیا اور آپ کو منفرد و یکتا اور بے مثال قرار دیا ہے۔

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کے انتقال پر جب امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے گھر تعزیت کے لئے تشریف لائے تو حضرت سفیان ثوری آپ کی تعظیم میں کھڑے ہوگئے، آپ کو گلے لگایا پھر اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ ایک شخص نے آپ کے اس فعل پر اعتراض کیا اور لوگوں کے جانے کے بعد سیدنا سفیان ثوری سے کہا کہ آپ نے ابوحنیفہ کے لئے ادب میں اتنا مبالغہ کیوں کیا؟ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس شخص کا ایک عظیم علمی مقام ہے، پس اگر میں ان کے علم کی وجہ سے نہ کھڑا ہوتا تو ان کی عمر کی وجہ سے کھڑا ہوتا، اور اگر ان کی عمر کی وجہ سے کھڑا نہ ہوتا تو ان کی فقاہت کی تعظیم میں کھڑا ہوتا اور اگر ان کی فقاہت کے سبب نہ کھڑا ہوتا تو ان کے تقویٰ، پرہیزگاری کے باعث کھڑا ہوتا۔(9)

عظیم محدث و فقیہ حضرت سیدنا خلف بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ سے ”علم“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے صحابہ کو ملا، صحابۂ کرام سے تابعین کو اور تابعین سے علم سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ملا، پس جو چاہے (اللہ کی اس تقسیم پر) راضی رہے اور جو چاہے بگڑتا پھرے۔(10)

[illegible]؟

عظیم محدث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے قتیبہ کے لئے چار لاکھ احادیث یاد ہونے کا فرمایا ہے(11) جبکہ کثیر محدثین نے امامِ اعظم علیہ [illegible] کی فقیہانہ حالت کی تعریف کی، اور آپ کو زمانے بھر کا سب سے بڑا اور عظیم فقیہ فرمایا ہے۔

امامِ اعظم ابوحنیفہ تابعی ہیں

فقہ کے ائمہ اربعہ میں سے صرف آپ ہی کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تابعی وہ عظیم خوش نصیب ہوتا ہے ”جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہو اور ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔“(12) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کی ایک جماعت سے ملاقات کا شرف حاصل فرمایا، جن میں سے حضرت سیدنا انس بن مالک، حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ، حضرت سیدنا سہل بن سعد ساعدی اور حضرت سیدنا ابو الطفیل عامر بن واثلہ علیہمُ الرضوان کا نام سرِفہرست ہے۔(13)

صحابیِ رسول کی زیارت اور سماعِ حدیث

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے والدِ گرامی (حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ حج کیا، اس دوران میں نے ایک شیخ کو دیکھا جن کے ارد گرد لوگ جمع تھے، میں نے والدِ محترم سے عرض کی: یہ ہستی کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کی: ان کے پاس کون سی چیز ہے؟ فرمایا: ان کے پاس نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سنی ہوئی احادیثِ مبارکہ ہیں۔ یہ سُن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور صحابیِ رسول سے براہِ راست ایک حدیث پاک سننے کا شرف حاصل کیا۔(14)

اللہ ربُّ العزت کی امامِ اعظم ابوحنیفہ پر کروڑوں رحمتیں ہوں اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1) [illegible] (4) [illegible] (6) التقریب للنووی، ص93 (7) مستدرک للحاکم، 3/438، حدیث: 5663 (8) تہذیب الاسماء، 2/501، المناقب للکردری، 1/37، 53، عقود الجمان، ص187 (9) تاریخ بغداد، 13/459 (10) فتاویٰ شامی، 1/139 (11) [illegible] (13) [illegible] ص581 ملخصاً (14) اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص18۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 88 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبان المعظم 1438ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہم الرضوان

1 صحابیِ رسول حضرت سیّدنا ابو موسیٰ سہیل بن بیضاء فہری قرشی رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں، آپ نے حبشہ پھر مدینۂ منورہ ہجرت فرمائی، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں حصہ لیا، چالیس سال کی عمر میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر وصال فرمایا، رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز جنازہ ادا فرمائی، غزوۂ تبوک سے واپسی رمضان 9ھ کو ہوئی۔[1]

2 حضرت ابو زید قیس بن سکن انصاری رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عدی بن نجار سے تعلق رکھتے تھے، اپنی کنیت ابو زید سے معروف ہوئے۔ آپ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات ظاہری میں قرآن پاک جمع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ غزوۂ بدر میں بھی شریک تھے، آپ کی شہادت یوم جسر ابی عبید (شعبان 13ھ) کو ہوئی۔ آپ کی اولاد نہ تھی۔[2]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام

3 حضرت سیّد عبدالوہاب حسنی میوکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 14 ربیع الاوّل 557ھ کو اصفہان، ایران میں ہوئی اور وصال مدینہ شریف سے جانب مغرب 225 کلو میٹر پر موجود ساحلی شہر ینبع البحر (Yanbu) میں 18 شعبان 699ھ کو فرمایا اور وہیں تدفین ہوئی۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت اور صاحبِ عبادت و ریاضت و مجاہدہ تھے، ارشاد و تلقین اور دعوت و اصلاح میں بڑی ہمت سے مصروف رہے، مرشد کے وصال کے بعد 80 سال خانقاہ قادریہ کو رونق بخشی، آپ صاحبِ کشف و کرامت ولیِ کامل تھے۔[3]

4 حضرت سیّد بادل شاہ قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 976ھ کو شیخوپورہ کے سادات گھرانے میں ہوئی اور 28 شعبان 1046ھ کو وصال فرمایا، مزار گھوڑے شاہ سلطان پورہ روڈ لاہور میں ہے۔ آپ عالمِ دین، ایک مدرسے کے بانی و مدرس، حضرت سیّد شمس الدین قادری کے مرید و خلیفہ، صاحبِ کرامات ولی اللہ، کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے تھے۔[4]

5 سیّد السادات حضرت سیّد شاہ مصطفےٰ قادری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوث الاعظم کے چشم و چراغ، اولیائے وقت کے راہنما، مرجعِ خاص و عام اور حسنِ اخلاق کے مالک تھے، ہزاروں لوگوں نے آپ کے فیضان سے معرفتِ الٰہی حاصل کی، 13 شعبان 1054ھ کو وصال فرمایا، مزار بیجاپور، ریاست

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

کرناٹک، ہند میں ہے۔(5) ⑥ ولی ابن ولی حضرت شیخ بہرام چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کبیرُ الاولیا، شیخ جلالُ الدّین محمد پانی پتی کے گھر میں ہوئی۔ آپ علمِ ظاہر اور باطن کے جامع، مستجابُ الدعوات اور صاحبِ کرامت تھے۔ والد صاحب کے حکم سے دریائے جمنا کے کنارے قصبے بیڈولی مشرقی پنجاب، ہند میں منتقل ہوگئے اور ساری زندگی یہیں گزاری، آپ نے 27شعبان 854ھ کو وصال فرمایا۔(6) ⑦ تاجُ الدّین حضرت علامہ حاجی سید محمد شاہ جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1252ھ موضع پکلاڑس ضلع رحیم یار خان میں ہوئی اور 28 شعبان 1318ھ کو وفات پائی، درگاہ لونی شریف (تحصیل مندرا، کچھ، ریاست گجرات، ہند) کے پیچھے کے حجرہ میں درمیانی جالی والا مزار آپ کا ہے۔ آپ جدِ امجد پیرانِ لونی شریف، عالمِ باعمل، پیرِ کامل اور خلیفہ نقیبُ الاشراف بغداد تھے۔(7)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام ⑧ شیخُ الاسلام حضرت ابورجاء قُتَیبَہ بن سعید ثقفی بغلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 149ھ میں ہوئی، آپ بنی ثقیف کے غلام تھے مگر علمِ دین کے حصول اور خدمتِ حدیث نے آپ کو زمانے کا امام بنادیا، آپ نے کثیر محدثین سے احادیثِ مبارکہ سماعت کیں جن میں امام مالک، امام لیث اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہم جیسے اکابر محدثین بھی شامل ہیں، آپ صدوق و ثقہ راویِ حدیث اور شیخِ حدیث تھے۔ آپ نے حجازِ مقدس، کوفہ اور بغداد وغیرہ میں مسندِ حدیث بچھائی اور امام بخاری و مسلم جیسے بڑے بڑے محدثین کو علمِ حدیث سے سیراب فرمایا، اللہ پاک نے حُسنِ باطنی کے ساتھ آپ کو حُسنِ ظاہری سے بھی نوازا تھا، آپ کا وصال 2 شعبان 240ھ میں ہوا۔(8) ⑨ راویِ حدیث حضرت علامہ ابو اسحاق اسماعیل بن موسیٰ کوفی فزاری رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کے رہنے والے تھے، شیوخِ عراق سے علمِ حدیث حاصل کرنے کے بعد دمشق، شام تشریف لے گئے، کوفہ واپس آکر مسندِ تدریس پر بیٹھے، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ قزوینی جیسے جلیلُ القدر محدثین نے آپ سے سماعتِ حدیث کا شرف پایا، آپ صدوق راویِ حدیث ہیں، آپ کا وصال 4 شعبان 245ھ کو ہوا۔(9) ⑩ حضرت مولانا سید محمد چراغ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بوکن تحصیل وضلع گجرات میں ہوئی اور شعبان 1304ھ میں وصال فرمایا، تدفین جائے پیدائش میں ہوئی۔ آپ تلمیذِ علامہ صدرالدین آزردہ دہلوی، جید عالمِ دین، مسجد کبوتراں والی گجرات کے امام وخطیب تھے۔(10) ⑪ استاذُ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی خلیفہ غلام محمد حبیبسر قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1248ھ کو گوٹھ کمال ڈیرو، تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور میرس سندھ کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 10 شعبان 1358ھ کو وصال فرمایا، مزار جائے پیدائش میں ہے۔ آپ جید عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی، مفتیِ اسلام، شیخِ طریقت، وسیع لائبریری کے مالک اور تلمیذ و مرید و خلیفہ حضرت علامہ خواجہ غلام صدیق شہدادکوٹی تھے۔(11) ⑫ شیخُ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 9ذوالحجہ 1329ھ کو موضع چنبہ پنڈ ضلع ہری پور ہزارہ پاکستان میں ہوئی اور آپ نے 7شعبان 1390ھ کو وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ پنجاب میں وصال فرمایا۔ آپ جامعِ معقول و منقول، فاضل دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی، مرید و تلمیذِ قبلۂ عالم پیر مہر علی شاہ، خلیفہ حجۃُ الاسلام مفتی حامد رضا خان، جید عالمِ دین، سحر انگیز خطیب، شاعر و مدبر، تحریکِ پاکستان و تحریکِ ختمِ نبوت کے راہنما اور اکابرینِ اہلِ سنت سے تھے۔(12)

---

(1) الطبقات الکبریٰ لابن سعد، 3/384-شرح الزرقانی علی المواہب، 11/133 (2) الاستیعاب، 3/353-تاریخ طبری، 3/152 (3) تذکرہ مشائخ قادریہ حسنیہ، ص100 (4) ... (5) ... ص102 (6) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/70 (7) تذکرہ سادات لونی شریف وسوجا شریف، ص258، 259، 273 (8) سیر اعلام النبلاء، 9/321تا327-الاعلام للزرکلی، 5/189 (9) سیر اعلام النبلاء، 9/432-بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب، 4/1831-کتاب الثقات لابن حبان، 5/63 (10) اصحاب کوہر(؟) مرتبہ سید نور قادری، ص13 (11) انوار علمائے اہل سنت سندھ، ص384تا388 (12) فیضانِ شیخ القرآن، ص126، 142، 643۔

تعارف ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اسلامی عقائد و معلومات

ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی دولت اس کا ایمان ہے اور ایک مسلمان کو اپنے عقائد کا علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اسی طرح جماعتِ حق اہلِ سنت وجماعت کے معمولات کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)" میں جہاں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے فراوانی دینی ودنیاوی کثیر امور میں اصلاح وتعلیم کا سلسلہ جاری ہے وہیں اسلامی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سنت کے متعلق بھی اہم مضامین شامل ہوتے ہیں۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے آغاز سے اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 70 کے قریب مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ آپ بھی ان مضامین کا مطالعہ کیجئے، پڑھ کر دوسروں کو بیان کیجئے اور ممکن ہو تو سوشل میڈیا پر شیئر بھی کیجئے۔ یہ تمام مضامین اس کیو آر کوڈ یا لنک کے ذریعے پڑھ اور شیئر کر سکتے ہیں۔

[illegible]	[illegible] 1439ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقائد	[illegible] 1439ھ	[illegible]	[illegible]	ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ	[illegible]
[illegible]	[illegible] 1438ھ	[illegible]	[illegible]	ذوالحجۃ الحرام 1440ھ	[illegible]
[illegible]	[illegible] 1438ھ	[illegible]	[illegible]	محرم الحرام 1441ھ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] 1439ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] 2021	[illegible]
[illegible]	ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ		[illegible]	[illegible] 2021	[illegible]
[illegible]	[illegible] 1439ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible] 2021	[illegible]
[illegible]	[illegible] 1439ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	محرم الحرام 1440ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] 1440ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فلسطین (قسط:01)
کی تاریخی و مذہبی حیثیت

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی*

فلسطین کی سرزمین دینی اور تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اس بابرکت خطے میں حضرات انبیائے کرام کے مقدس مزارات کے ساتھ ساتھ دیگر یادگاریں بھی قائم ہیں۔ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں تشریف آوری کے بعد دورِ فاروقِ اعظم میں 15 ہجری مطابق 636 عیسوی کو یہ علاقہ مسلمانوں نے فتح کیا۔[1] اگرچہ اس کی موجودہ جغرافیائی صورتِ حال تبدیل ہو چکی ہے، اس مضمون میں زیادہ تر قدیم فلسطین کے تاریخی احوال اور بیت المقدس کی تاریخ، اہمیت اور فضائل بیان کئے جائیں گے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ جب لوگ ضروریاتِ زندگی کے سبب ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرتے رہتے تھے۔ ایسی ہی اقوام میں سے کنعانی قوم کے لوگ 2500 قبل مسیح فلسطین میں آکر آباد ہوئے، ان کے بعد 2000 قبل مسیح میں حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں تشریف لائے۔ امام بیضاوی رحمۃُ اللہِ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام اور اپنی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حران کی طرف ہجرت فرمائی، پھر وہاں سے ملکِ شام پہنچے اور فلسطین میں قیام فرمایا۔[2] آپ علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ میں جبکہ دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کو بیت المقدس میں آباد کیا جن کا انتقال وہیں ہوا۔ امام قرطبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کا وصال ارضِ مقدس (فلسطین) میں ہوا اور وہ اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے۔[3] حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسلِ مبارک سے کثرت کے ساتھ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اسی علاقے میں تشریف لائے، یہی وجہ ہے کہ فلسطین کو سرزمینِ انبیا کہا جاتا ہے اور معراج کی رات اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فلسطین (مسجدِ اقصیٰ) میں تشریف لا کر اس خطے کو چار چاند لگا دیئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے وصال کے بعد جسدِ اقدس کو مصر سے فلسطین لا کر ان کے والدِ گرامی حضرت اسحاق علیہ السلام کے قریب دفنایا گیا۔[4]

کسی خطۂ زمین کی شہرت میں وہاں کی عظیم شخصیات، یادگار مقامات اور مقدس نسبت والی جگہوں کی بنیادی حیثیت ہوتی ہے، سرزمینِ فلسطین کو متعدد انبیائے کرام علیہم السلام اور ان سے نسبت رکھنے والے مقدس مقامات اور متبرک شہروں کی بدولت بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ یہاں چند شہروں اور مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے:

1 قدس: یہ فلسطین کا سب سے مشہور شہر ہے، اسے بیت المقدس بھی کہا جاتا ہے اور یروشلم (Jerusalem) بھی۔ امام قزوینی نے اس شہر کی بہت ساری خوبیاں بیان کی ہیں کہ یہ وہ مشہور شہر

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

ہے جس کی بنیاد حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے رکھی، یہاں مستقل قیام فرمایا، یہاں وحی کا نزول ہوا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "بیت المقدس کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے بنایا اور یہاں سکونت اختیار فرمائی، اس شہر میں ایک بالشت جگہ ایسی نہیں جہاں کسی نبی نے نماز نہ پڑھی ہو یا قیام نہ فرمایا ہو۔" حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں یہ شہر اپنے دور کا خوبصورت ترین شہر تھا، آپ علیہ السلام نے شاندار تعمیرات کروائیں، اسی شہر میں مسجد اقصیٰ ہے جس کو اللہ پاک نے عظمت و شرافت سے نوازا اور قُبّۃُ الصَّخرۃ ہے جس سے اسلامی یادیں وابستہ ہیں۔ یہاں جابر بادشاہوں نے قبضے بھی کیے اور نقصان بھی پہنچایا۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا قرآنی واقعہ بھی اسی علاقے میں پیش آیا، یہاں کا موسم معتدل ہے، عمارتیں خوبصورت ترین اور مسجدیں انتہائی صاف ستھری ہیں، یہاں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا براق باندھا گیا، حضرت بی بی مریم رضی اللہ عنہا کا محراب ہے جہاں بے موسمی پھل عطا ہوتے تھے، حضرت زکریا علیہ السلام کو یہیں بیٹے یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی۔(5) یہی وہ شہر ہے جہاں میدانِ محشر قائم ہوگا۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا: بیت المقدس میں تمہارا حشر ہوگا پھر قیامت کے دن تمہیں جمع کیا جائے گا۔(6)

2 الخلیل (ہیبرون) فلسطین میں القدس کے بعد یہ شہر سب سے زیادہ مقدس سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہاں مسجد ابراہیم الخلیل واقع ہے جس میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق علیہما السلام سمیت آلِ ابراہیم کی دیگر مقدس ہستیوں کے مزارات موجود ہیں۔(7) یہاں پہلے ایک غار تھا جو حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام نے 400 مثقال سونے میں خریدا تھا، پہلے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی یہاں تدفین ہوئی اور بعد میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یہیں دفن کیا گیا۔(8)

3 بیت لحم یہ گاؤں فلسطین کا وہ مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک مقام پر اتر کر نماز پڑھنے کے لیے عرض کی، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔(9) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا وقت قریب آیا اور وضع حمل کے آثار ظاہر ہوئے تو اس وقت حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا شہر ایلیا (بیت المقدس) سے 6 میل دور، جنگل میں بیت لحم کے مقام پر تشریف لے گئیں۔(10) یہاں کھجور کا ایک خشک درخت موجود تھا جس کے پتے، شاخیں سب جھڑ چکے تھے اور صرف تنا باقی رہ گیا تھا، زمانہ تیز سردی کا تھا، حضرت بی بی مریم پاک رضی اللہ عنہا درخت کی جڑ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں اور یہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔(11)

4 غزہ یہ فلسطین میں عسقلان کے مغربی جانب ایک شہر ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جدِّ امجد ہاشم بن عبد مناف کا انتقال ہوا اور یہیں آپ کی قبر ہے۔(12) اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے دلہن قرار دیا اور یہاں بسنے والے کو بشارت دی۔ ارشادِ نبوی ہے: طُوبٰى لِمَنْ أَسْكَنَهُ اللهُ تَعَالَى إِحْدَى الْعَرُوسَيْنِ عَسْقَلَانَ أَوْ غَزَّةَ ترجمہ: خوشخبری ہے اسے جسے اللہ پاک دو دلہنوں عسقلان یا غزہ میں سے ایک میں بسائے۔(13) یہ شہر بھی دورِ فاروقِ اعظم میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا، عالَمِ اسلام کی عظیم ہستی، ائمہ اربعہ میں سے ایک حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 150 ہجری کو اسی علاقے میں ہوئی۔(14)

---

(1) فیضانِ فاروقِ اعظم، 2/810 (2) تفسیر بیضاوی، العنکبوت، تحت الآیۃ: 26، ص399 (3) تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: [illegible] (4) تفسیر صاوی، یوسف، تحت الآیۃ: 101، 3/[illegible] (5) [illegible] ص59، [illegible] 163 (6) معجم کبیر، 7/264، حدیث: 7076 (7) تاریخ الاسلام للذہبی، 35/280 (8) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص236، 237 (9) سنن کبریٰ للنسائی، ص81، حدیث: 448 (10) نور العرفان، پ16، مریم، تحت الآیۃ: 22، ص802 (11) [illegible] (12) [illegible] 5/14، 23 (13) معجم البلدان، 4/202 (13) الفردوس بماثور الخطاب، 2/450، حدیث: 3940 - کنز العمال، 12/289، حدیث: 35077 (14) آثار البلاد واخبار العباد، ص227 - وفیات الاعیان، 4/23۔

ڈھائی سال میں عوامی خوشحالی کا راز

مولانا اسعد خان عطاری مدنی*

ظالم و جابر حکام و عمال کی معزولی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے منصب خلافت سنبھالتے ہی اپنے تحت تمام حکام و امرا پر نظر ڈالی اور ان میں سے جو ظالم و جابر تھے انہیں فوراً عہدے سے ہٹا دیا حتی کہ اموی حکومت میں سب سے زیادہ ظالم و جابر حجاج بن یوسف کے خاندان والے اور اس کے ماتحت عہدیداروں کو معزول کرکے یمن بھیج دیا اور وہاں کے عامل کو لکھا: "میں تمہارے پاس آلِ ابی عقیل کو بھیج رہا ہوں جو عرب میں بدترین خاندان ہے، انہیں اپنی حکومت میں ادھر ادھر منتشر کر دو۔"[5]

[illegible] کسی بھی اقدام کے دیرپا اثرات کے لئے مسلسل تربیت بے حد ضروری ہے، اسی لئے آپ نے وقتاً فوقتاً حکام کو خطوط لکھ کر ظلم و جبر سے دور رہنے کی تربیت و تلقین فرمائی۔[6] ایک مرتبہ بذریعہ خط اپنے کسی گورنر سے فرمایا: اگر تم عدل و احسان اور درستی اتنی کر سکو کہ جتنی سرکشی اور جتنا ظلم و جبر تم سے پہلے والوں نے کیا تھا تو یہ ضرور کرو۔[7] اس کے علاوہ تقویٰ اختیار کرنے، شریعت کی پیروی کرنے اور لوگوں کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہنے کی نصیحتیں بھی فرماتے رہتے۔[8]

[illegible] حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں میں شعور پیدا کرنے اور علم دین عام کرنے کے لئے اس وقت موجود حفاظ، علما، فقہا اور واعظین کے لئے بیت المال سے وظائف مقرر کئے، اور ان کا خرچہ اپنے ذمے لے کر انہیں قرآن و حدیث کی تبلیغ، لوگوں کی راہنمائی اور اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے لئے مقرر فرمایا۔ جیسا کہ جعفر بن برقان کو خط کے ذریعے حکم فرمایا کہ "اپنے علاقے کے فقہا و علما کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم عطا کیا ہے اسے اپنے اجتماعات اور مساجد میں پھیلایئے۔"[9] اس پورے پروجیکٹ کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ باشعور بن گئے اور جھگڑے فساد، بغض و عداوت، کینہ پروری اور آپسی جھگڑوں سے دور رہ کر امن و سکون کی زندگی گزارنے لگے۔

[illegible] جیسے پرندے کو اونچی پرواز کے لئے آزاد فضا چاہئے ایسے ہی کسی بھی قوم کی ترقی و خوشحالی کے لئے بھی آزادی درکار ہوتی ہے کیونکہ گھٹ گھٹ کر جینے والی قوم کی ترقی کی پرواز اونچی نہیں ہو سکتی اسی لئے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانۂ حکومت میں لوگوں پر سے ہر وہ رکاوٹ اور پابندی ختم کر دی جس کا شریعت نے مطالبہ نہیں کیا اور ہر وہ آزادی دی جس کی اجازت دینے سے شریعت نے نہیں روکا۔

فریاد رسی کی فراہمی جس حکومت میں دکھیاروں کی سنی جاتی ہو اور دکھ و تکلیف سے بچنے کے لئے بہتر سے بہترین اقدامات کئے جاتے ہوں وہاں رحمت الٰہی ترقی و خوشحالی کی صورت میں اترتی ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ عام لوگوں کی حاجتوں اور ضرورتوں سے واقف رہ کر ان کی مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرماتے۔ آپ نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی اپنی حاجت لے کر میرے پاس آتا ہے تو میں چاہتا ہوں

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیۃ کراچی

کہ اس کی حاجت پوری کردوں جتنی میری استطاعت ہو۔[5]

بزنس کی آزادی شرعی احکام کے مطابق کیا جانے والا ”بزنس“ معیشت کو مستحکم کرنے اور رکھنے کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہر ایک کو جائز بزنس جائز طریقوں کے ساتھ کرنے کی اجازت دی اور اپنے گورنروں کو بھی یہ تاکید فرمائی کہ کاروبار اور تجارت کے معاملے میں خشکی و سمندر کہیں پر بھی کوئی رکاوٹ نہ کھڑی کی جائے اور ہر ایک کو اس کی مرضی کے مطابق بزنس اور کام کاج کی اجازت دی جائے۔[7] اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کی بزنس میں دلچسپی بڑھنے لگی اور لوگ بغیر کسی پریشانی و رکاوٹ کے کام کاج میں مصروف ہوگئے اور اس سے معیشت بہت تیزی کے ساتھ مستحکم ہونے لگی۔

[illegible] حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ بیت المال کی اصلاح، حفاظت اور نگرانی کا سختی سے نوٹس لیتے تھے، اس میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتے تھے اور جو عمال اس میں ذرا بھی غفلت کرتے آپ ان کو فوراً تنبیہ فرماتے چنانچہ ایک بار یمن کے بیت المال سے ایک دینار گم ہو گیا تو آپ نے بیت المال کے افسر کو لکھا: میں تمہاری دیانت داری اور امانت داری پر کوئی الزام نہیں لگاتا، لیکن تمہاری بے پروائی اور غفلت کو جرم قرار دیتا ہوں۔ میں مسلمانوں کے مال کی طرف سے مدعی ہوں، تم پر فرض ہے کہ قسم کھاؤ![8]

گورنر کو قید کیا خراسان کے گورنر یزید بن مہلب کے ذمے بیت المال کی ایک بڑی رقم واجب الادا تھی، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کو دربار خلافت میں طلب کرکے اس سے رقم کا مطالبہ فرمایا، اس نے رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس سے فرمایا: ”اگر تم نے رقم بیت المال میں جمع نہ کروائی تو تمہیں قید کر دیا جائے گا، جو رقم تم نے دبا رکھی ہے وہ تمہیں ہر حال میں ادا کرنی ہوگی، وہ مسلمانوں کا حق ہے میں اسے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا۔“ چنانچہ ٹال مٹول کرنے پر یزید بن مہلب کو جیل خانے بھجوا دیا گیا۔ یزید بن مہلب کے بیٹے مخلد کو جب اس کی اطلاع ملی کہ میرے والد کو جیل بھجوا دیا گیا ہے تو وہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے والد کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”میں جب تک تمہارے والد سے ایک ایک کوڑی نہ وصول کرلوں، تمہارے والد کو نہیں چھوڑوں گا۔“[9]

[illegible] آپ نے اپنی رعایا کے درمیان ہر معاملے میں مساوات (برابری) کی عملی مثال قائم فرمائی، چنانچہ آپ نے خاندان والوں کو پچھلی حکومتوں کی طرف سے بیتُ المال سے ملنے والے خصوصی الاؤنسز دینے سے منع فرمادیا اور بیتُ المال سے ان کے لئے بھی اتنا ہی حصہ مقرر کیا جتنا حصہ ایک عام شہری کا مقرر تھا حتّٰی کہ اپنے آپ کو بھی کسی اضافی الاؤنس کا مستحق نہ سمجھا، اور جب ان خاندان والوں نے آپ کی بارگاہ میں آکر اپنے لئے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس تو تمہارے لئے کوئی مال نہیں، اور رہی بات بیتُ المال کی، تو بیتُ المال پر تمہارا اتنا ہی حق ہے جتنا کسی دور دراز کے ایک شہری کا۔“[10]

[illegible] جب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی خلافت میں ظلم کا خاتمہ ہو گیا، غصب شدہ مال واپس مل گئے، ناجائز ٹیکس منسوخ کر دیئے گئے، ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھا جانے لگا تو لوگ خوشحال ہوگئے۔ آپ نے مختصر مدت میں اس معاشی اور انتظامی ظلم کے خاتمے کے لئے فیصلہ کُن قدم اٹھائے اور یہ ثابت کیا کہ قراٰن و سنّت پر اس طرح عمل کرکے بہت ہی کم عرصے میں گرتی ہوئی معیشت کو سنبھالا جاسکتا ہے اور خاص و عام کو اسلامی احکام کا عادی بنا کر ترقی و خوشحالی میں آنے والی ہر رکاوٹ کو دور کیا جاسکتا ہے، اس کے لئے شرط یہ ہے کہ پورے اخلاص اور دیانت داری کے ساتھ قراٰن و سنّت کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

(1) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، ص 114 ملخصاً (2) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، ص 107 ملخصاً (3) طبقات ابن سعد، 5/ 299 (4) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، ص 70 (5) البدایۃ والنہایۃ، 6/ 34 ملخصاً (6) حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص 477 (6) تاریخ طبری، 6/ 571 (7) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، ص 83 ملخصاً (8) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، ص 104–105 ملخصاً (9) تاریخ طبری، 6/ 557 (10) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، ص 110 ملخصاً

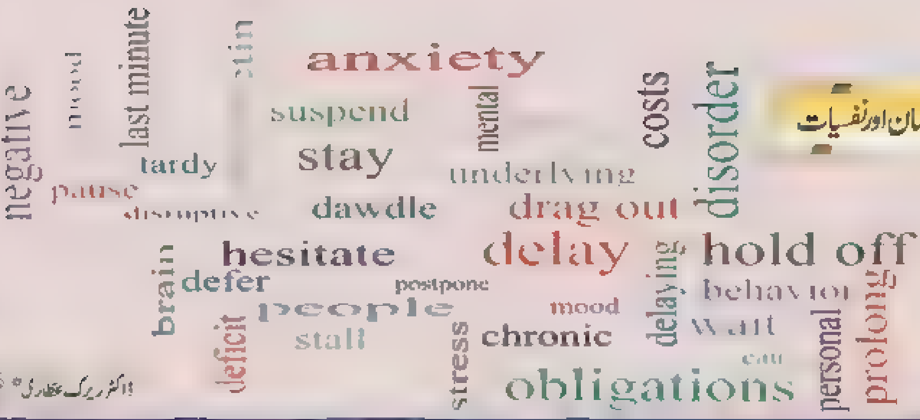

ڈاکٹر زیرک عطاری*

PROCRASTINATION پروکریسٹی نیشن

پروکریسٹی نیشن (پرو۔ کرس۔ ٹی۔ نیشن Procrastination) انگریزی زبان کا بڑا ہی مشکل اور عرفِ عام میں بہت ہی کم استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ جس طرح اس کی ادائیگی زبان پر بھاری ہے تو ایسے ہی اس کا مفہوم بھی ہماری طبیعت پر گراں ہے۔ لغت میں اس کا معنی تاخیر کرنا ہے۔ اس مضمون کے اعتبار سے Procrastination کا مطلب ہے روز مرہ کے محنت طلب کاموں میں تاخیر کرنا۔ یعنی کہ سستی اور کاہلی۔ ابھی نہیں بعد میں۔ آج نہیں کل۔ ابھی تو پورا ہفتہ پڑا ہے۔ ابھی تو پوری زندگی باقی ہے۔ کر لیں گے بعد میں۔

چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، تعلیم کا میدان ہو یا کھیل کود، لوگوں کی خدمت ہو یا عبادتِ الٰہی، معاشرے کے نامعلوم افراد سے لے کر جانی پہچانی شخصیات تک کم و بیش سب ہی سستی کا کسی نہ کسی حد تک شکار ہیں۔ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ سستی سے بچا ہوا ہے۔ سستی دنیاوی معاملات میں بھی ہمارا نقصان کرتی ہے اور اس سے ہماری آخرت بھی داؤ پر لگ جاتی ہے۔ فرائض و واجبات میں سستی رب کی ناراضی کا سبب ہے۔ نوافل و مستحبات میں سستی آخرت میں اعلیٰ درجات سے محرومی کا سبب بن سکتی ہے۔

سستی کی وجہ سے والدین اور اولاد کا تعلق خراب ہو جاتا ہے۔ سستی کی وجہ سے زوجین میں تلخ کلامی رہتی ہے۔ بہن بھائی بھی ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ سیٹھ اور ملازم میں بات بگڑ جاتی ہے۔ الغرض سستی کا زندگی کے ہر شعبے میں ایک گہرا اثر ہے اور اس کا انجام بھیانک ہے۔

سستی ایک اختیاری فعل ہے۔ یعنی ہم جان بوجھ کر سستی کرتے ہیں۔ جس چیز کا نقصان ہے پھر بھی ہم اس سے جان کیوں نہیں چھڑا پاتے؟ اس سوال کا جواب تب تک سمجھ نہیں آ سکتا جب تک ہم سستی کی نفسیات کو نہیں سمجھ پاتے۔ آپ ہو سکتا ہے کہ حیران ہوں کہ سستی کی کیا نفسیات ہے؟ ہر بات میں آپ کھینچ تان کر نفسیات کو لے آتے ہیں؟ نفس ہے تو نفسیات بھی ساتھ ہے۔ چلیں آئیں سستی کی نفسیات کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

انسان کی فطرت میں حرص اور لالچ کا اہم کردار ہے۔ جن کاموں کے کرنے سے ہمیں لطف ملے، لذت ملے، خوشی حاصل ہو، کوئی تحفہ یا انعام ملے تو ہم وہ کام بار بار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کام کے لئے جتنی بھی محنت کرنی پڑے ہم کرتے ہیں۔ مثلاً چھوٹے بچے کو کہا جائے کہ آپ اللہ

* ماہر نفسیات UK

بولو تو آپ کو بسکٹ ملے گا۔ تو شاید ہی کوئی ایسا بچہ ہو کہ جو اللہ نہ بولے۔ کیوں کہ بچے کو معلوم ہے کہ لفظ اللہ بولنے پر میٹھی چیز یعنی بسکٹ ملے گا اور میٹھا کھانے سے لذت ملتی ہے۔

اب جس کام کا انعام جتنی جلدی ملتا ہو اتنا ہی اس کام کے کرنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ مثلاً جس بچے کو والدین اچھا کام کرنے پر فوراً انعام دیتے ہیں تو وہ بچہ اچھی عادات جلد سیکھ جاتا ہے۔ شاید اسی لئے بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ آپ کو نماز سے پہلے آپ کے مصلے کے نیچے شکر رکھ دیتی تھیں جو کہ نماز کے بعد آپ کو ملا کرتی تھی۔ ویسے اللہ والوں کے انداز نرالے ہوتے ہیں۔

اب اس کے برعکس اگر کسی بچے کو کہا جائے کہ آپ ہر دن سو بار اللہ بولیں اور ساتویں دن آپ کو بسکٹ کا پورا ایک پیکٹ دیا جائے گا تو کیا خیال ہے کہ بچہ اللہ بولنے کی عادت اپنائے گا؟ بہت مشکل بلکہ آپ کہیں گے کہ کسی حد تک ناممکن ہے۔

لیکن یہ کیا؟ بات سستی کی ہو رہی ہے اور ہمیں درس کام کرنے اور اس پر انعام ملنے کا دیا جا رہا ہے؟ جی ہاں! کیونکہ سستی بھی ایک کام ہے جس کا انعام آپ کو ہاتھوں ہاتھ مل رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ سستی کو چاہتے ہوئے بھی نہیں چھوڑ پا رہے۔ ارے وہ کیسے جناب؟

وہ ایسے کہ روز مرہ کے محنت طلب کام جن کا انعام ہمیں سالوں بعد یا پھر مرنے کے بعد ملنا ہے ہم ان کاموں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور ان کی بجائے وہ لایعنی کام کر رہے ہیں جن سے ہمارے من کو فوری تسکین یا لذت مل رہی ہے۔ موبائل پر گھنٹوں گزر جاتے ہیں۔ گھنٹوں کیا پوری رات گزر جاتی ہے۔ کیوں کہ اس سے ہمیں ایک عجیب، پرلطف تسکین ملتی ہے۔ اور وہ بھی فوراً۔ اس کے برعکس اگر یہی رات اللہ پاک کی عبادت میں گزاری جائے تو اس کا انعام کیوں کہ ہمیں نظر نہیں آتا یا ہماری عقل کے مطابق فوراً نہیں ملتا لہٰذا ہم عبادت کو بجا نہیں لاتے۔

امید ہے کہ آپ سستی کی نفسیات سمجھ گئے ہوں گے۔ اگر آپ کو یہاں تک کی گفتگو سمجھ آگئی ہے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگلی سطروں میں کیا لکھا جانے گا آپ کے ذہن میں اس کا خاکہ بھی بن رہا ہوگا۔

سستی چھوڑنی ہے تو ہمیں دور رس (Long term) انعامات پر فوکس کرنا ہوگا۔ بحیثیت طالب علم سالوں کی محنت کے بعد ملنے والی اچھی نوکری پر فوکس، بحیثیت بزنس مین کئی ناکامیوں کے بعد حاصل ہونے والی شاندار کامیابی پر فوکس اور سب سے ضروری بات بحیثیت مسلمان زندگی بھر اللہ پاک کی اطاعت کرنے پر آخرت میں جنت کی نعمتوں پر فوکس۔

تو پھر فی الفور انعام والی نفسیات کدھر گئی؟ وہ بھی ساتھ ہی ہے ورنہ نفس کو اچھے کاموں کا عادی بنانا بہت مشکل ہو جائے گا۔ جب نماز پڑھیں تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریزی کی لذت کو محسوس کریں۔ جب تلاوت قراٰن کریں تو کلامِ الٰہی کی حلاوت کا لطف اٹھائیں۔ جب درود پاک پڑھیں تو ذہن کو ملنے والے سکون پر فوکس کریں۔

الغرض لایعنی کاموں کے نقصانات پر فوکس کرکے اپنے من کو ان کاموں کے چھوڑنے پر راضی کریں۔ اچھے اور نیک کاموں کے جلد یا بدیر ملنے والے انعامات پر فوکس کرکے اپنے من کو ان کاموں کا عادی بنائیں۔ اس کے لئے علم دین سیکھنا اور اچھی صحبت کا ہونا لازم ہے۔

مضمون مزید طویل ہو سکتا تھا مگر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ امید ہے آپ کو سستی کی نفسیات سمجھ آگئی ہوگی۔ آئیے مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہم سب کو سستی سے نجات عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

حضرات انبیائے کرام علیہم السّلام کائنات کی عظیم ترین ہستیاں اور انسانوں میں ہیرے موتیوں کی طرح جگمگاتی شخصیت ہیں جنہیں خدا نے وحی کے نور سے روشنی بخشی، حکمتوں کے چشمے ان کے دلوں میں جاری فرمائے اور سیرت و کردار کی وہ بلندیاں عطا فرمائیں جس کی تابانی (نور) سے مخلوق کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں، ان میں سے ایک حضرت ادریس علیہ السّلام ہیں جو حضرت آدم اور حضرت شیث علیہما السّلام کے بعد تشریف لائے۔ آپ حضور کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آباء و اجداد میں سے ہیں۔

مختصر تعارف: حضرت ادریس علیہ السّلام کا اصل نام خنوخ یا اخنوخ اور لقب ادریس ہے۔ آپ علیہ السّلام پر 30 صحیفے نازل ہوئے، ان صحیفوں کا کثرت سے درس دینے کی وجہ سے آپ کا لقب "ادریس" ہوا۔ آپ علیہ السّلام حضرت نوح علیہ السّلام کے والد کے دادا ہیں۔ (سیرت الانبیاء، ص148)

قرآن پاک میں جہاں دیگر انبیائے کرام کے اوصاف بیان ہوئے ہیں وہیں حضرت ادریس علیہ السّلام کے اوصاف و کمالات بھی بیان ہوئے ہیں ان میں سے 5 ملاحظہ فرمائیں:

(1) آپ علیہ السّلام کو صدیق کہا گیا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ٘-اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا۔ (پ16، مریم:56) تمام انبیائے کرام علیہم السّلام سچے صدیق ہیں لیکن یہاں آپ علیہ السّلام کی صداقت و صدیقیت کو بطورِ خاص بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں اس وصف کا ظہور بہت نمایاں تھا اور سچائی یقیناً اللہ پاک کو پسند ہے۔ (سیرت الانبیاء، ص152)

(2) آپ علیہ السّلام صبر کرنے والے اور قربِ الٰہی کے لائق بندوں میں سے تھے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ ذَا الْكِفْلِؕ-كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَاؕ-اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب صبر والے تھے اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہیں۔ (پ17، الانبیآء:85، 86)

حضرت اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل سب عبادت کی مشقتوں اور آفات و بلیات کو برداشت کرنے پر کامل صبر کرنے والے تھے۔ (دیکھئے: صراط الجنان، 6/364)

(3) آپ علیہ السّلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا۔ (پ16، مریم:57) حضرت ادریس علیہ السّلام کو بلند مکان پر اٹھا لینے کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے آپ علیہ السّلام کے مرتبے کی بلندی مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آپ علیہ السّلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا

ہے اور زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ آپ علیہ السّلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے۔ (صراط الجنان، 6/126)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چار نبی زندہ ہیں کہ ان کو وعدۂ الٰہیہ (یعنی موت) ابھی آیا ہی نہیں۔ حضرت خضر و الیاس علیہما السّلام زمین پر ہیں اور حضرت ادریس و عیسیٰ علیہما السّلام آسمان پر۔ (سیرت الانبیاء، ص194 ملخصاً) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو معراج ہوئی تو حضرت ادریس علیہ السّلام نے چوتھے آسمان پر حضور کی تعظیم و اکرام و استقبال فرمایا۔

(دیکھئے: سیرت الانبیاء، ص157)

حضرت ادریس علیہ السّلام کے ان قرآنی اوصاف سے آپ کی عظمت و رفعت واضح ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں نیک بندوں کی سیرت پڑھ کر اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

والد دنیا کی وہ عظیم ہستی ہے جو اپنے بچوں کی پرورش کے لئے زمانے کی سختیاں برداشت کرتا ہے، والد جنت کا دروازہ ہے، والد اولاد کے لئے سرپرست اعلیٰ ہے، والد اللہ پاک کی خوشنودی کا ذریعہ ہے، والد دنیا کی وہ واحد شخصیت ہے جو اپنی اولاد کی پرورش کے لئے محنت کرتا ہے، والد دنیا میں اولاد کے لئے بہترین رہنمائی اور سہارا ہے، والد سورج کی مانند ہے سورج گرم تو ہوتا ہے مگر روشنی نہ دے تو اندھیرا چھا جاتا ہے نصیبیں بجھی رہ جاتی ہیں۔ والد کی عظمت و اہمیت اور مقام و مرتبے کو سمجھنے کے لئے آیئے! والد کی اطاعت، رضا اور فرماں برداری پر مشتمل 5 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پڑھتے ہیں:

1 اللہ پاک کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔

(معجم اوسط، 1/614، حدیث:2255)

2 اللہ پاک کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی، 3/360، حدیث:1907)

3 والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے، اب تو چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر دے یا اس کی حفاظت کرے۔

(ترمذی، 3/359، حدیث:1906)

4 ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سب سے زیادہ میرے حُسنِ صحبت (یعنی احسان) کا مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پوچھا پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پوچھا پھر کون؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے پھر فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہارا والد۔

(بخاری، 4/93، حدیث:5971)

5 بے شک سب نکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

(مسلم، ص1061، حدیث:6515)

ہر ایک کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے اور ان کی اطاعت کرتے ہوئے ان کا دیا ہوا ہر جائز کام فوراً کرنا چاہئے۔ ہاں اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی حکم دیں تو اس میں ان کی اطاعت نہ کی جائے۔

اگر کسی کے والد نے اپنی اولاد کے ساتھ برا سلوک کیا ہے تو اس کی اولاد کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ بدسلوکی کرے۔ یاد رکھئے! حدیث میں ہے: سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی دیتا ہے۔ (مستدرک للحاکم، 5/216، حدیث:7345)

ماں چاند ہے تو والد سورج اور یہ بات تو آپ جانتے ہیں کہ چاند سورج ہی سے روشنی لیتا ہے، ماں اگر جنت ہے تو والد اس جنت کا دروازہ ہے، ماں جنم دیتی ہے تو والد زندگی سنوارتا ہے، ماں چلنا سکھاتی ہے تو والد دوڑنا سکھاتا ہے، ماں بچے کی حفاظت کرتی ہے تو والد دونوں کی حفاظت کرتا ہے، ماں گھر سجاتی ہے تو والد گھر بناتا

ہے، ماں کے قدموں تلے جنت ہے تو والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے، ماں شفیق ہوتی ہے تو والد بہت مہربان ہوتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اپنی عمر بھر کی خوشیوں اور خواہشات کو بچوں کی خوشیوں اور خواہشات کی تکمیل کے لئے قربان کرنے والے والد جب بڑھاپے میں اپنے بچوں کی شفقت اور حسنِ سلوک کا طلبگار ہوتا ہے تو ان سے حسنِ سلوک سے پیش آیئے اور خوش دلی کے ساتھ ان کی خدمت کیجئے اور ان کا ادب و احترام کرکے جنت کے حقدار بنئے۔

اللہ پاک ہمیں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

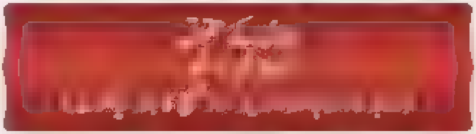

اسلام سے پہلے عورتوں کو کمتر سمجھا جاتا تھا، جب اسلام آیا تو اسلام میں جہاں والدین، پڑوسیوں، رشتہ داروں اور دیگر افراد کے حقوق بیان ہوئے وہیں بیوی کے حقوق بھی بیان فرمائے گئے، چنانچہ قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے بیوی کے حقوق میں سے 5 حقوق یہ ہیں:

نان و نفقہ بیوی کے کھانے پینے وغیرہ ضروریاتِ زندگی کا انتظام کرنا شوہر پر واجب ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسبِ دستور۔

(پ2، البقرۃ:233)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیوی کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، پہنو تو اسے بھی پہناؤ، چہرے پر نہ مارو، اسے بُرا نہ کہو اور اسے گھر سے باہر مت چھوڑو۔

(ابو داؤد، 2/356، حدیث:2142)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اپنی بیوی کو اپنی حیثیت کے لائق کھلاؤ، پہناؤ اور جب خود کھاؤ پہنو تب ہی اسے کھلاؤ پہناؤ، اگر اپنے لیے دو جوڑے بناؤ تو اس کے لیے بھی بناؤ، پہناؤ میں لباس جوتا وغیرہ سب داخل ہیں زیور اپنی مرضی پر ہے اس کا پہنانا بھی سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہار عطا فرمایا تھا۔

(مراٰۃ المناجیح، 5/99)

سکنیٰ بیوی کی رہائش کے لئے مکان کا انتظام کرنا بھی شوہر پر واجب ہے اور مکان سے مراد علیحدہ گھر دینا نہیں بلکہ ایک کمرہ ہے جس میں عورت خود مختار ہو کر زندگی گزار سکے کسی کی مداخلت نہ ہو ایک کمرہ مہیا کرنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔ (پ28، الطلاق:6)

مہر ادا کرنا بیوی کا مہر ادا کرنا بھی بیوی کا حق ہے اور شوہر پر واجب ہے، چنانچہ اللہ پاک نے عورتوں کو مہر دینے کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةًؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو۔

(پ4، النسآء:4)

نیکی کی تلقین، بُرائی سے ممانعت شوہر پر بیوی کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اسے نیکی کی تلقین کرتا رہے اور بُرائی سے منع کرے یہی قرآنی حکم ہے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ28، التحریم:6)

حسنِ معاشرت ہر معاملے میں بیوی سے اچھا سلوک رکھنا بھی ضروری ہے اس سے محبت میں اضافہ ہوگا اور گھر امن کا گہوارہ بنا رہے گا، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ عَاشِرُوْهُنَّ

بالمعروف ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔

(پ4، النسآء:19) حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

(ابن ماجہ، 2/478، حدیث:1978)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں تو میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے، اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ (بخاری، 3/457، حدیث:5185)

اللہ پاک ان حقوق پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تحریری مقابلہ میں موصول ہونے والے 106 مضامین کے مؤلفین

کراچی: سید زید رفیق، حافظ محمد حسنین قادری، حافظ طلحہ، حافظ محمد معید، حسنین وکیل صدیقی، محمد اسامہ، محمد انس زبیر، وسیم منظور، محمد جمال، حدیر فرجاد، محمد سلیم قادری رضوی، احمد رضا، ساجد علی، سکندر رضا، عبد الرحمٰن سلیم، غلام حسنین، محمد اسماعیل، عریض ارشد، فہد۔ لاہور: محمد اسامہ، جنید، عظمت فریدی، محمد مبشر رضا قادری، محمد بدر منظور، شہاب الدین، محمد عمر فاروق، محمد مدثر رضوی، مدثر علی، محمد انس، تنویر احمد عطاری، کاشف علی، احمد حسن، اسجد نوید، اشتیاق احمد، فتحیار احمد، حافظ ظہیر، حافظ اسد رضا، خرم شہزاد، صفی الرحمٰن، عبد الحفیظ، عبد الحنان، فیصل یونس، مبشر عبد الرزاق، محمد احمد رضا، محمد احمد، اسد جاوید، محمد شاہ زیب سلیم، محمد عبد اللہ، مدیل ثناء اللہ، محمد عمر ریاض، محمد مجاہد رضا قادری، محمد مصدق، محمد ہارون، وقاص، ثوبان عبد الرحمٰن، ابو کفیل محمد جمیل، غلام مرسلین قادری، احمد رضا، ارسلان حسن، آصف علی، حمزہ، سلمان عطاری، ضمیر احمد، ظہور احمد، عبد الرحیم، علی ببر، قاری محمد علی نواز، گل محمد، مبشر حسین، محمد حارث، محمد زین، محمد عثمان سعید، محمد حسین علی، محمد مسلم، محمد معین، محمد فیضان، مزمل حسن خان۔ اسلام آباد: سید زوار حسین، حافظ عامر عباس۔ اٹک: ابو عبید دانیال سہیل قادری، سید بلال حسن، جنید۔ سیالکوٹ: محمد لیق نذیر، فیصل منظور، محمد الیاس نذیر۔ ملتان: محمد فہیم عزیز، فہد ریاض۔ واربرٹن: کاظم حسین، محمد ذوہیب۔ متفرق شہر: گل شیر عطاری (میرپور خاص)، مزمل ارباب حسین (چکوال یونیورسٹی)، عبد العلیم رضوی (حیدر آباد)، عبد المصطفیٰ (خانیوال)، عتیق الرحمٰن (راولپنڈی)، غلام رسول (قصور)، محمد سیاقت علی قادری رضوی (گجرات)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 فروری 2024 تک اس ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے — مقالہ نمبر 51

01 حضرت یسع علیہ السّلام کا قرآنی تذکرہ
02 ناشکری کی مذمت احادیث کی روشنی میں
03 رعایا کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے — مقالہ نمبر 23

01 حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بچوں پر شفقت
02 عام مسلمانوں کے 5 حقوق
03 عشقِ حقیقی

+923486422931

خوابوں کی تعبیریں

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب میں نے خواب کے اندر آسمان میں مدینہ دیکھا ہے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے، مدینے سے محبت کی علامت ہے۔

خواب میرا یہ خواب ہے کہ میں ایک گاڑی پر جارہا ہوں، گاڑی جانور بن جاتی ہے جیسے جادو ہو، میں ورد کرنا شروع کردیتا ہوں تو اس جانور سے بچ جاتا ہوں۔

جواب: خواب بے ربط سا ہے، اس کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ البتہ اپنی روزمرہ زندگی میں کچھ وظائف کو شامل رکھنا ضرور مفید ہے۔ اگر کسی جامع شرائط پیر صاحب کے مرید ہیں تو ان کے بتائے ہوئے کچھ نہ کچھ اوراد و وظائف پڑھتے رہیں ان شآءَ اللہ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

خواب میں نے خواب میں اپنی ساس کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا اور دیکھا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے اور ہم سب رونے لگے اسی وقت میرے شوہر نے انہیں بلایا تو دیکھا کہ وہ زندہ ہیں۔

اور دوسرا خواب میری ماں نے چند روز قبل دیکھا کہ گھر میں دو جنازے رکھے ہوئے ہیں اور دونوں پر کالا کپڑا ہے اور ارد گرد کافی گندگی ہے۔ براہِ کرم مجھے ان دونوں خوابوں کی تعبیر بتادیں آپ کی نوازش ہوگی۔

جواب: ان خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں، پریشان نہ ہوں اگر آپ کی ساس زندہ ہیں تو ان کے لئے درازیٔ عمر بالخیر کی دعا کریں۔

خواب میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چہرے پر کالے داغ ہیں، براہ کرم اس کی تعبیر ارشاد فرمادیں۔ شکریہ!

تعبیر: چہرے پر داغ ہونا معاملات میں خرابی کی علامت ہے۔ خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ اس حوالے سے اپنے معاملات پر غور کرے، اگر کہیں پر کوتاہی پائے تو اسے دور کرے۔ اور اگر کوئی گناہ کا کام معلوم ہو تو اللہ کی بارگاہ میں توبہ بھی کرے۔

خواب میرے والد کو کئی مرتبہ یہی خواب آتا ہے کہ ان کے جوتے گم ہو جاتے ہیں یا ان کو راستہ نہیں ملتا اور راستہ ملتا ہے تو قبرستان سے۔ اور انہیں اکثر جس راستے سے گزرنا ہوتا ہے وہ قبرستان ہوتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کا خواب مجھے کئی مرتبہ آچکا ہے۔ براہ کرم خواب کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔

جواب: خیالات منتشر ہونے کی وجہ سے ایسے خواب نظر آتے رہتے ہیں، پریشان نہ ہوں! اللہ کی بارگاہ میں عافیت کی دعا کریں۔

خواب کی تفصیلات اردو میں تحریر کی صورت میں لکھ کر اس نمبر پہ واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734 آڈیو میسج نہ کریں۔

٭نگرانِ مجلس مدنی چینل

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

[illegible]

1 مولانا گل شیر عطاری مدنی (خطیب، جہلم، پنجاب): اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا موقع ملتا رہتا ہے، اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور یہ علم کے خزانے سے بھرا رہا ہے، یہ ماہنامہ عوام کے ساتھ ساتھ ادیب اور خطبا کے لئے بھی بہت مفید ہے، مجھ جیسے کئی خطبا اس سے جمعہ کا بیان کرتے ہیں، اللہ پاک اس ماہنامہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔

2 بنتِ اشرف مدنیہ (معلمہ جامعۃ المدینہ گرلز، سرگودھا، پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، بلکہ ماہنامہ پڑھ کر ہمیں گھر بیٹھے بہت سی شرعی اور تنظیمی معلومات مل جاتی ہیں، اس کے مضامین میں سے مجھے "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" بہت پسند ہے۔

[illegible]

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے مجھے بہت پیاری پیاری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں، خاص طور پر ... کے بارے میں معلومات بہت پسند آئیں۔

4 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت اچھی کہانیاں ہوتی ہیں اور سوال جواب بھی بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔ (آصف، حیدر آباد، سندھ) 5 ہم بچوں کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت Interested Topics ہوتے ہیں، میں ماہنامہ کے Topics اپنے دوستوں کو سناتا ہوں۔ (محمد سعید، گوجر خان) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی کیا بات ہے، یہ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے ہمارے لئے ایک علمی تحفہ ہے، مجھے اس میں نگران شوریٰ کا مضمون "..." بہت اچھا لگتا ہے۔ (مشتاق احمد، دادو، سندھ) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر مضمون علم و حکمت سے بھرا ہوا ہے، چاہے وہ نگرانِ شوریٰ کا مضمون ہو یا امیرِ اہلِ سنّت کے مدنی مذاکرے کے سوال جواب یا مفتیانِ کرام کے مدنی پھول، ہر مضمون بہت پیارا ہے۔ (عارف محمود، چنیوٹ، پنجاب) 8 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مولانا ابورجب آصف عطاری کے مضمون بہت اچھے لگتے ہیں، ان سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اللہ پاک ان کو عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ اسلم، بستی لوک، ملتان) 9 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" نیکی کی دعوت عام کرنے اور برائی سے روکنے میں اپنا اہم کردار ادا کر رہا ہے، اس کے ذریعے ہم اپنی زندگی بہترین طریقے سے گزار سکتے ہیں، یہ ایک بہترین علمی خزانہ ہے۔ (رباب شیخ، سندھی کالونی، دولت آباد کراچی) 10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مدنی چینل کے پروگرام "..." سے بھی ایک سلسلہ ہونا چاہئے۔ 11 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بیش بہا علم کا خزانہ ہے، اس سے بہت سا علمِ دین سیکھنے کو ملتا ہے، ہمیں اسے خرید کر دوسروں کو تقسیم کر کے اسے خوب عام کرنا اور اس کا خوب مطالعہ کرنا چاہئے۔ (بنتِ صادق، کراچی)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا؟ کیا مزید اچھا چاہتے ہیں؟ اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

فرشتوں کی عید

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شبِ براءت کے متعلق ارشاد فرمایا: يُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَبْوَابُ الرَّحْمَةِ ثَلَاثَ مِائَةِ یعنی اس رات میں آسمانوں اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 91/22)

پیارے بچو! "شب" کا معنیٰ ہے رات اور "براءت" کا مطلب ہے چھٹکارا اور آزادی، تو شب براءت کا معنیٰ ہوا (جہنم سے) چھٹکارا پانے کی رات۔ اسلامی مہینے شعبان شریف کی پندرھویں رات کو "شبِ براءت" کہا جاتا ہے۔

فرشتوں کی عید: منقول ہے کہ جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو عید کے دن ہیں، اسی طرح آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید کی ہیں۔ فرشتوں کی عیدیں کی راتیں یہ ہیں: پندرہ شعبان کی رات اور لیلۃ القدر۔ (مکاشفۃ القلوب، ص 3... ملخصاً)

شب براءت کے کئی نام ہیں، ان میں سے 10 نام اور ان کے معانی ہو سکے تو آپ بھی یاد کر لیجئے، فائدہ ہوگا ان شآءَ اللہ۔

(1) لَيْلَةُ الْمُبَارَكَة (برکت والی رات) (2) لَيْلَةُ الْبَرَاءَة (نجات کی رات) (3) لَيْلَةُ الصَّك (دستاویز کی رات) (4) لَيْلَةُ الرَّحْمَة (رحمت کی رات) (5) لَيْلَةُ التَّكْفِيْر (گناہ مٹانے والی رات) (6) لَيْلَةُ الْإِجَابَة (دعاؤں کی قبولیت کی رات) (7) لَيْلَةُ الشَّفَاعَة (شفاعت کی رات) (8) لَيْلَةُ التَّعْظِيم (حرمت و عظمت کی رات) (9) لَيْلَةُ الْغُفْرَان (مغفرت کی رات) (10) لَيْلَةُ عِيْدِ الْمَلَائِكَة (فرشتوں کی عید کی رات)۔

(مجموع رسائل ملا علی القاری، 3/... ما ذا فی شعبان، ص 73 تا 79 ملتقطاً)

اللہ پاک شب براءت کے ان ناموں کے صدقے ہماری بے حساب بخشش فرمائے اور ہمیں اس رات کی خوب برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حروف ملائیے!

اسلامی سال کا آٹھواں مہینا "شعبان المعظم" ہے، اس مہینے کی پندرھویں رات کو شبِ براءت کہا جاتا ہے۔ اس رات اللہ پاک اپنی خاص رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے، بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ حدیث پاک کے مطابق اس رات اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت میں مبتلا کہ میں اسے عافیت دوں، ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! یہاں تک کہ فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، 2/160، حدیث: 1388)

پیارے بچو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "عافیت" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: (1) رحمت (2) برکت (3) مغفرت (4) بخشش (5) روزی۔

ق	ز	ہ	ہ	ن	ی	ز	و	ر
ن	ف	ر	ق	س	ہ		م	ل
ش	ر	ت	ی	ل	ا	ع	ب	ع
ز	ف	س	و	ی	ت	ب	ر	ب
ف	غ	ن	س	س	س	م	ق	ش
ر	ل	س	ت	ر	ف	ن	م	ش
ن	ہ	ی	ر	ک	د	س	ت	ش
م	ا	ہ	ف	م	ا	ن	ق	ب
ت	م	خ	م	ا	م	ش	ن	ہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بچوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنی اور نسبتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

بچوں کے نام

نام	پکارنے کے لئے	معنی	نسبت
محمد	عبد القدوس	ہر عیب سے پاک کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	دریس	درس دینے والا	اللہ کے نبی علیہ السلام کا مبارک نام
محمد	راشد	ہدایت یافتہ	صحابیِ رسول کا مبارک نام

بچیوں کے نام

نام		معنی	نسبت
حفصہ		خوبصورت	اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
عذبہ		میٹھی نہر / شفاف پانی	سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی صحابیہ کا مبارک نام
حسنہ		شہر طائف کے انگوروں کی ایک قسم	سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی صحابیہ کا مبارک نام

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچو! نیچے دیئے گئے جملے اسی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مختلف مضامین میں موجود ہیں، انہیں تلاش کیجئے اور [illegible] صفحہ نمبر لکھئے۔

1 جلدی سے مغرب کی نماز کی تیاری کریں۔ 2 حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا کوئی معجزہ بھی سنائیے۔ 3 بچہ اکیلا گھر سے باہر نہ جائے۔
4 آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عیدیں ہیں۔ 5 اللہ پاک اپنی خاص رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے E-mail ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر مفت کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

[illegible]

سوال 01: کس مسلمان خلیفہ نے صرف اڑھائی سال میں مسلمانوں کو خوشحال کر دیا؟

سوال 02: بادشاہ مصر کے دربار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا خط لے کر جانے والے صحابی کا نام بتایئے؟

◆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◆ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر مفت کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے!

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2023ء" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "بنت محمد یوسف (ملتان)، بنت مقبول احمد (چشتیاں)، بنت شیخ غیاث (کراچی)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** ① قرآن کریم میں 5 مقامات پر مچھلی کا ذکر آیا ہے۔ ② مددگار رحمت اللہ پاک کے نبی حضرت یونس علیہ السّلام کے لئے پیدا کیا گیا۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** • حسنین رضا (کراچی) • بنت شفاقت علی (گوجرانوالہ) • بنت سعید (پیر محل، ٹوبہ) • محمد عثمان (ہالا، سندھ) • بنت محمد اکرم (علی پور، مظفر گڑھ) • بنت عبدالسمیع عطاریہ (حیدرآباد) • علی منصور عطاری (نوشہرہ) • اکبری کنڈی عطاری (عیسیٰ خیل) • فیصل رضا (کراچی) • بنت محمد رحمت علی (کراچی) • بنت محمود شاہ (رحیم یار خان) • بنت طیب حسین (لاہور)۔

جملے تلاش کیجئے!

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2023ء" کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "بنت بابر علی (جیکب آباد)، محمد ابوبکر عطاری (کراچی)، بنت ذیشان عطاری (بدین)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** ① دشمنوں کو نظر ہی نہ آئے، ص57 ② جنت کا دروازہ، ص56 ③ حروف ملائیے، ص56 ④ دشمنوں کو نظر ہی نہ آئے، ص58 ⑤ ٹریفک سگنل، ص60۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** بنت منظور احمد (حاجیوال)، بنت رحیم (لاہور)، محمد بن عابد (سیالکوٹ)، علی عثمان (کراچی)، بنت گلزار احمد (کاموکی)، بنت اصغر جہانیاں (جہانیاں پنجاب)، بنت صفی احمد (راولپنڈی)، محمد واصف (کوئٹہ)، بنت محمد کامران (پشاور)، بنت شاہد (کراچی)، محمد معین اکرم (سیالکوٹ)، حسن عقیل (لاہور)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 فروری 2024ء)

نام مع ولدیت:__________ عمر:______ مکمل پتا:__________

موبائل/واٹس ایپ نمبر:__________ (1) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______

(2) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______ (3) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______

(4) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______ (5) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______

جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اپریل 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 فروری 2024ء)

جواب 1:__________ جواب 2:__________

نام:__________ ولدیت:__________ موبائل/واٹس ایپ نمبر:__________

مکمل پتا:__________

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اپریل 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

ایک واقعہ ایک معجزہ

دادا جان! اونٹ کی سواری کرنے کا بہت دل چاہ رہا ہے، کل اتوار بھی ہے، کیا آپ ہمیں لے چلیں گے؟

دراصل کچھ دنوں سے علاقے کے قریبی گراؤنڈ میں بچوں کے لئے میلا لگا ہوا تھا، میلے میں طرح طرح کے جھولوں کے علاوہ گھوڑے اور اونٹ بھی تھے، آج مغرب سے پہلے تینوں بہن بھائی دادا جان کے ساتھ لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے، اسی دوران دادا جان کی لاڈلی حبیبہ نے اچانک فرمائش کی تو صہیب اور خبیب نے بھی اپنی چاہت ظاہر کی۔

دادا جان: ٹھیک ہے بیٹا! کل لے چلوں گا آپ لوگوں کو، اچھا اب جلدی سے مغرب کی نماز کی تیاری کریں۔

آج اتوار کے دن صبح ناشتے کے بعد سے بچے اونٹ کی سواری کے لئے پرجوش نظر آرہے تھے، آخر کار 10 بجے دادا جان انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔

صہیب: (میلے سے گھر واپس آنے کے بعد) بولا دادا جان! بہت مزہ آیا مگر کیا اونٹ اس سے زیادہ تیز نہیں چلتا؟

دادا جان: بیٹا! اصل میں اونٹ صحرائی جانور ہے، صحراؤں میں اس کی رفتار اس قدر تیز ہوتی ہے کہ اسے صحرا کا جہاز کہا جاتا ہے۔ میں نے خاص طور پر آپ لوگوں کو اونٹ کی سواری اس لئے کروائی ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان نے بھی اونٹ کو سواری میں استعمال کیا ہے۔

آخری بات سن کر خبیب سے رہا نہیں گیا، فوراً ہی چہک کر بولا: دادا جان! پھر تو ہمیں اونٹ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کوئی معجزہ بھی سنائیے نا!

دادا جان: چلو اونٹ کی رفتار کی بات چلی ہے تو میں اسی بارے میں ایک معجزہ سناتا ہوں، یہ معجزہ حضرت خلاد بن رافع اور ان کے بھائی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہما کے ایک سفر میں ظاہر ہوا، واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی اپنے کمزور اونٹ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ بدر کی طرف نکلے، روحاء سے پیچھے بریدنامی جگہ پر وہ اونٹ کمزوری کی وجہ سے ایسا بیٹھا کہ اٹھتا نہیں تھا، ہم نے کہا کہ اے اللہ! اگر ہم مدینے تک پہنچ جائیں تو ہم اسے (صدقے کے طور پر) قربان کر دیں گے اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا: تمہیں کیا پریشانی ہے؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ساری بات بتادی، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سواری سے اترے، وضو فرمایا پھر وضو کے بچے ہوئے پانی میں کلی فرمائی اور ہمیں حکم دیا تو ہم نے اونٹ کا منہ کھولا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا، پھر اس کے سر، گردن، کندھے، کوہان، جسم کے پچھلے حصے اور دم پر ڈالا اور اُن دونوں بھائیوں کے لئے دعا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے گئے۔ حضرت رفاعہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم اُس اونٹ پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور ہم (اسی اونٹ کے ذریعے) قافلے کے سب سے اگلے حصے سے جا ملے۔ جب ہم بدر کے قریب پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا، ہم نے الحمدللہ کہا اور (اپنی منت کے مطابق) اسے قربان کرکے اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ (دیکھئے: مسند احمد، 9/181، حدیث: 3728)

سُبْحٰنَ اللہ! تینوں بچے ایک زبان ہو کر بولے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بچوں کی حفاظت کے اقدامات کیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

محترم والدین! بچوں کے اغوا برائے تاوان اور Short-term kidnapping کی وارداتوں میں بہت اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پچھلے سات سالوں کے دوران پاکستان میں 10 ہزار سے زائد بچے اغوا ہوچکے ہیں۔ اگر اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اپنے بچوں کو تربیت نہ دی تو یہ پھول جیسے بچے اسی طرح ظلم و زیادتی کا شکار بنتے رہیں گے۔

[illegible]

آپ کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو ایسی تربیت دیں جس سے اُن کی حفاظت ہوسکے، مثلاً اپنے بچوں کو اچھی طرح سمجھادیں کہ

1. "جس کو آپ جانتے نہیں ہیں اس کی گاڑی میں کبھی مت بیٹھنا، کیونکہ ہم آپ کو اسکول سے لینے کے لئے کسی انجان آدمی کو نہیں بھیجیں گے۔"

2. "اگر کوئی آپ کو پکڑنے کی کوشش کرے، یا گاڑی میں بٹھانے کے لئے زبردستی کرے تو ہاتھ پیر مار کر چیخیں ماریں اور شور مچائیں۔" اس طرح لوگ متوجہ ہوجائیں گے اور اگر وہ اغوا کرنے والا ہوگا تو شور کی وجہ سے گھبرا کر چھوڑ دے گا اور بھاگ جائے گا۔

3. "راستے میں چلتے ہوئے اگر کوئی انجان شخص آپ سے کوئی سوال کرے یا بات چیت کرے تو فوراً دور چلے جائیں یا وہاں سے بھاگ جائیں۔"

4. یوں ہی بچے کو یہ بھی سمجھائیں کہ "انجان آدمی چاہے داڑھی اور عمامہ والا ہی کیوں نہ ہو، یا انجان عورت کیسے ہی اچھے حلیے والی کیوں نہ ہو، آپ کے ساتھ چلنے کی کوشش کرے، یا ٹافی یا کوئی کھلونا وغیرہ دے تو نہ لیں اور نہ ہی اُس کے ساتھ کہیں جائیں۔" امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: میرے بچپن کے دنوں میں بھی اس قسم کے واقعات ہوتے تھے تو میری والدہ مجھے سمجھاتی تھیں کہ "کوئی سونے کا ڈھیر دکھائے تب بھی اُس کے پاس نہیں جانا۔" (مدنی مذاکرہ، 4صفر 1440ھ، 13اکتوبر 2018ء)

[illegible]

5. اپنے بچے کو اکیلے پڑھنے کے لئے نہ جانے دیں۔ یہ Risky (یعنی خطرے والی بات) ہے، اس لئے بچے کو لانے اور لے جانے کے لئے کوئی نہ کوئی ترکیب رکھیں۔ یونہی اگر گھر میں کوئی نہیں ہے اور بچہ تالا کھول کر گھر میں جائے گا تو ایسی صورت میں بچے کو سمجھادیں کہ "گھر کی چابی نہ کسی کو دے اور نہ کسی کو دکھائے۔" کیونکہ چابی دیکھ کر اغوا کرنے والا سمجھ جائے گا کہ "یہ بچہ اکیلا ہے اور خود ہی چابی سے دروازہ کھول کر اندر جائے گا۔" اس طرح خطرہ بڑھ سکتا ہے۔

6. "بچوں کے ساتھ پیدل چلتے وقت ہمیشہ ارد گرد نظر رکھیں اور بلاوجہ فون کا استعمال نہ کریں" کیونکہ اس سے توجہ

بٹ سکتی ہے اور دوسرا اس کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

7 "بچے کیا گھر سے باہر نہ جائے، نہ کھیلنے اور نہ ہی کسی اور کام سے۔" اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بھیج دیں اور زیادہ دیر ہو جائے تو جہاں بھیجا تھا فوراً اس جگہ معلومات کریں کہ "بچہ ابھی تک آیا کیوں نہیں؟"

چند اہم ہدایات

1 بعض اوقات اغوا کرنے والے پلاننگ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور بچوں کا آنا جانا سب نوٹ کرتے ہیں، اس لئے میری تعلیمی اداروں سے درخواست ہے کہ بچے کو کسی بھی نئے شخص کے حوالے نہ کریں، آپ کو Regular (یعنی مستقل آنے والی) Vans کی پہچان ہونی چاہئے۔ بعض اوقات گھر کے ملازمین وغیرہ بھی اس طرح کی چیزوں میں ملوث پائے جاتے ہیں جو اطلاع دے رہے ہوتے ہیں کہ "بچہ کب آتا ہے اور کب جاتا ہے" وغیرہ۔

2 والدین سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ کے ملازمین، چاہے ڈرائیور ہوں، مالی ہوں، چوکیدار ہوں یا ماسی وغیرہ ہوں ان سب کے شناختی کارڈ کی کاپی اور ان کے نمبرز آپ کے پاس محفوظ ہونے چاہئیں، کیونکہ بعض اوقات جب مسائل ہوتے ہیں تو ان کا کوئی اتا پتا ہمارے پاس نہیں ہوتا۔ اسی طرح Van والے کی بھی پوری معلومات ہونی چاہئے اور ان کی گاڑی کا نمبر بھی پتا ہونا چاہئے، کیونکہ ہر تعلیمی ادارہ ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں دیتا، پرائیویٹ اسکول والے کہہ دیتے ہیں کہ "آپ ان سے بات کرلیں، یہ اس اسکول کے بچوں کو لاتے لے جاتے ہیں۔" اس لئے معلومات ہونا ضروری ہے۔

3 اپنے قریبی تھانے کا نمبر لازمی کسی نمایاں مقام پر لکھئے کہ "مجھے ایمرجنسی میں اس نمبر پر فون کرنا ہے۔"

4 یوں ہی ایڈوانس میں 2 یا 3 بیلنس کارڈز اپنے پاس رکھیں، کیونکہ بعض اوقات جب ایمرجنسی ہوتی ہے اور بیلنس نہیں ہوتا تو انسان کو پچھتاوا ہوتا ہے۔

بچوں کو یہ دعائیں یاد کروائیں

1 صبح و شام اوّل و آخر ایک ایک بار دُرود شریف پڑھ کر تین تین بار یہ کلمات پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَوُلْدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ - یعنی اللہ پاک کے نام کی برکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔" (شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص19) صرف عربی دُعا پڑھنی ہے، ترجمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

2 وضو کے دوران ہر عضو کو دھوتے وقت "يَا قَادِرُ" پڑھنے کا معمول بنائیں، اِن شآءَ اللہ انسان یا جن کوئی بھی اغوا نہیں کر سکے گا۔ (40 روحانی علاج، ص9)

3 گھر، مدرسے یا جہاں بھی کچھ دیر ٹھہریں جب وہاں سے نکلیں تو یہ دُعا پڑھ لیں: "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔" حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر کے دروازے سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں، پھر جب آدمی کہتا ہے کہ "بِسْمِ اللّٰهِ" تو فرشتے کہتے ہیں: تجھے ہدایت دی گئی۔ اور جب آدمی کہتا ہے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" تو فرشتے کہتے ہیں کہ تجھے بچا لیا گیا۔ اور جب آدمی کہتا ہے: "تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ" تو فرشتے کہتے ہیں: تیری کفایت کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر اسے دو شیطان آتے ہوئے ملتے ہیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم ایسے شخص سے کیا چاہتے ہو کہ جسے ہدایت دی گئی، جس کی کفایت کی گئی اور جسے بچا لیا گیا؟ (ابن ماجہ، 4/292، حدیث:3886) بڑے بھی یہ دُعا یاد کریں کہ جب بھی گھر یا دُکان سے نکلیں تو یہ دُعا پڑھ لیں۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ یہ دُعا یاد کریں، اللہ پاک نے چاہا تو حادثوں، آفتوں، ڈاکوؤں، اغوا کرنے والے بدمعاشوں اور دَرِندہ صفت لوگوں سے حفاظت ہوگی اور اِن شآءَ اللہ خیر و عافیت کے ساتھ گھر پلٹیں گی۔

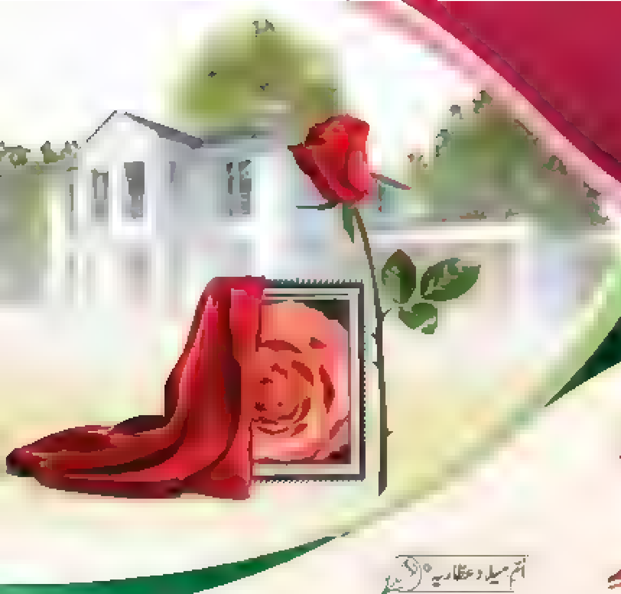

بھائیوں کی زندگی میں بہنوں کا کردار

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اللہ پاک کی عطا کردہ بیش بہا نعمتوں میں سے ایک نعمت خونی رشتے بھی ہیں۔ خونی رشتوں کا لحاظ نہایت اہم ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بھی جگہ بہ جگہ اس کا تذکرہ فرمایا اور خونی رشتوں کا احترام کرنے کا حکم دیا اور صلۂ رحمی کرنے والوں کی تحسین کی گئی ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوفزدہ ہیں۔[1]

اسلام نے خونی رشتوں کو مضبوط رکھنے کے ایسے احکام بیان فرمائے ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے نہ صرف خاندان مضبوط رہتا ہے بلکہ معاشرہ بھی مضبوط ہو جاتا ہے کیونکہ خاندان ہی معاشرے کا بنیادی جز ہے، جس کی مضبوطی معاشرے کی مضبوطی ہے، ان خونی رشتوں میں ماں باپ کے بعد مضبوط، طاقتور اور طویل رشتہ "بھائی بہن" کا ہے۔

بھائی بہن ساتھ اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، اور ہنستے بولتے ہیں ان کی آپس کی یہ محبت ایک دوسرے کو طاقت فراہم کرتی ہے۔ اسلام چونکہ نہ صرف اکمل مذہب بلکہ دینِ فطرت بھی ہے لہٰذا یہ پیارا مذہب ان تعلقات کو اچھے طریقے سے نبھانے اور ان کی پاسداری کی رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ حدیثِ مبارکہ میں ہے: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور ان کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے۔[2]

جہاں بھائیوں کو بہنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم ہے وہیں بہنوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ بھائی بہنیں ایک دوسرے کے دکھ درد کا مداوا ہوتے ہیں، مشکلات میں ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں، لیکن بسا اوقات کچھ وجوہات کی بنا پر بہن بھائی ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتے ہیں اور اس طرح ایک دوسرے کی دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔

بعض بہنوں کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ بھابیاں ان کی خدمت کریں، ان کے حصے کے بھی کام کریں۔ بھابیاں گھر آجائیں تو ہر طرح کے کام انہی کے سپرد ہوں، جبکہ شرعی طور پر ایسا نہیں کہ بھابھی نند کی خدمت کرے۔ بھابھی خاندان کا حصہ ہوتی ہے اور نہ صرف بھائی کی شریکِ حیات ہونے کی حیثیت سے بلکہ ایک مسلمان اور اللہ کی بندی ہونے کی حیثیت سے

بھی نندوں کے لئے قابلِ احترام ہے۔

شادی شدہ بہن اگر میکے جائے تو ہرگز یہ ذہن نہ بنائے کہ بھابھی اس کی خدمت کرے، اس کے بچوں کو سنبھالے، اس کے فرمائشی کھانے بنا کر دے، یقیناً یہ بالکل نامناسب انداز ہے۔ بلکہ بہن کو چاہئے کہ جب وہ میکے جائے تو موقع کی مناسبت سے کم وقت گزارے اور میکے میں بھی اپنے کام خود کرے بلکہ بھابھی کا بھی ساتھ دے۔

بعض بہنیں بھائی سے اس کی شریکِ حیات کے بارے میں منفی (Negative) باتیں کرتی ہیں جیسا کہ تمہاری بیوی گھر صاف نہیں کرتی، میں آئی ہوں تو لفٹ نہیں کروائی، امی کا خیال نہیں کرتی۔ اس طرح بھائی کے دل میں اپنی زوجہ کے خلاف باتیں آجاتی ہیں جس سے اس کا انداز اپنی بیوی سے بدل جاتا ہے اور گھر کے ماحول میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح بعض بہنیں اپنی بہنوں کو ان کے شوہروں اور سسرال کے خلاف بھی بھڑکاتی ہیں۔ یہ انتہائی برا عمل ہے، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جو کسی شخص کی بیوی کو اس کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔“[(3)]

اگر یہ باتیں بے بنیاد ہوں تو ایسی بہنوں کو تہمت کے گناہ کے عذاب میں مبتلا کر سکتی ہیں۔ فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر الزام عائد کرے تو اللہ پاک اسے جہنم کے پل پر اس وقت تک روکے گا جب تک وہ اپنی کہی بات (کے گناہ) سے اس شخص کو راضی کرے یا اپنے گناہ کی مقدار عذاب پا کر نہ نکل جائے۔[(4)]

اسلامی احکامات کے لحاظ سے بہنوں کا یہ درست انداز نہیں ہے، انہیں اس سے بچنا چاہئے۔

بعض جگہ بہنوں کا یہ ذہن بھی بنتا جا رہا ہے کہ بھائیوں سے کچھ نہ کچھ ملتا ہی رہے گا، کبھی خوشی کے موقع پر رسم کے نام پر تو کبھی تہوار پر رواج کی صورت میں، کبھی یہ ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ جب بھائی کے گھر بچہ پیدا ہو تو بہن کو کوئی بھاری گفٹ، رقم یا سونا وغیرہ دیا جائے، اس طرح کے کئی معاملات اس طرح کی بہنیں کرتی نظر آتی ہیں حالانکہ سوال کرنے سے بچنا چاہئے۔ آج کل کے مہنگائی کے دور میں خواہی نخواہی بھائی کی جیب پر اس طرح کا بوجھ ڈالنا ہرگز مناسب نہیں، اپنے بھائیوں کی خوشیاں دیکھ کر ان کی نعمتوں میں اضافے کے لئے اللہ پاک سے دعا کرنی چاہئے۔

ہاں اگر بھائی صاحبِ حیثیت ہے، خود اپنی خوشی سے دیتا ہے جیسا کہ عموماً گھروں میں معمولی تحفے تحائف دینے کا تو رجحان ہوتا ہی ہے تو اس میں شرعی لحاظ سے کچھ حرج نہیں ہے۔

یک معاملہ جائداد کی تقسیم کے معاملے میں دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ بہن بھائی جو ایک چھت کے نیچے ایک ہی ماں باپ کے زیرِ سایہ پلے بڑھے ہوتے ہیں اور دنیا کی ذلیل دولت کے پیچھے ایک دوسرے کے سخت مخالف ہو جاتے ہیں۔ وراثت میں اگرچہ بہنوں کا حصہ شرعاً مقرر ہے لیکن بعض بہنیں شرعی تقسیم کی بجائے بھائیوں کے برابر برابر حصوں کا مطالبہ کرتی ہیں جو پھر بہن بھائیوں میں طویل نزاع، خونی رشتوں کے ٹوٹنے اور کئی طرح کے اختلافات کا باعث بنتا ہے۔ کہیں کہیں اس بات پر خاندان کی عزت کورٹ کی نذر ہو جاتی ہے۔

اسلام میں وراثت کے واضح اور مکمل احکام موجود ہیں۔ شریعت کی رو سے جس کا جو جائز حصہ بنتا ہے احسن انداز میں اسے قبول کر لیا جائے اس سلسلے میں شریعت کی تعلیمات پر عمل کرنے سے کئی مسائل سے بچا جا سکتا ہے۔

بہرحال ایک خاندان کی خوشحالی میں ایک بہن کئی لحاظ سے اپنا کردار ادا کر سکتی ہے لہٰذا کوشش کرنی چاہئے کہ خوشگوار اور اچھا ماحول بنا کر رکھے۔

(1) پ 13، الرعد: 21 (2) ترمذی، 3/367، حدیث: 1923 (3) مسند احمد، 9/16، حدیث: 23041 (4) ابو داؤد، 4/354، حدیث: 4883۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

ناپاک زمین پنکھے کی ہوا سے خشک ہو جائے تو پاک ہو جائے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ چھوٹا بچہ کمرے میں پیشاب کر دے تو کمرے میں دھوپ تو نہیں آتی کہ پیشاب اس سے خشک ہو، البتہ پنکھے کی ہوا سے خشک ہو جائے گا تو کیا اس سے بھی زمین پاک ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور اس سے نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے، تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور اس کا دھوپ ہی سے خشک ہونا ضروری نہیں، بلکہ دھوپ کے علاوہ آگ یا ہوا وغیرہ سے خشک ہو جائے تب بھی پاک ہو جائے گی، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر پیشاب کی جگہ پنکھے وغیرہ کی ہوا سے خشک ہو گئی اور اس سے نجاست کا اثر بھی جاتا رہا، تو وہ پاک ہو گئی۔ خیال رہے زمین کی پاکی کا یہ حکم تیمم کے علاوہ نماز وغیرہ دیگر مسائل میں ہے، تیمم کے حق میں نہیں ہے یعنی اس مٹی سے تیمم نہیں ہو سکتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب: مولانا محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

میاں بیوی میں علیحدگی کے بعد جہیز کس کا ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ میاں بیوی میں علیحدگی ہو جائے تو جہیز کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟ یعنی عورت جو سامان اپنے گھر سے لائی اور جو اسے لڑکے والوں نے دیا مثلاً زیور، سامان وغیرہ، وہ کس کا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جہیز عورت کی ملکیت ہے، وہ ہی لے گی کیونکہ والدین جہیز اپنی بیٹی کو مالک بناتے ہوئے دیتے ہیں۔

شوہر یا اس کے گھر والوں کی طرف سے ملنے والے سامان اور زیورات وغیرہ میں تین صورتیں ہوتی ہیں۔

1 شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً (واضح طور پر) عورت کو سامان اور زیورات دیتے وقت مالک بناتے ہوئے قبضہ دیا تھا۔

2 شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً عورت کو سامان اور زیورات عاریتاً (یعنی عارضی استعمال کیلئے) دیئے تھے۔

3 شوہر یا اس کے گھر والوں نے دیتے وقت کچھ بھی نہیں کہا تھا۔

پہلی صورت میں عورت سامان اور زیورات کے ہبہ یعنی گفٹ کیے جانے کی وجہ سے مالک ہے، اسی کو یہ سب دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں جس نے دیا وہی مالک ہے، وہ واپس لے سکتا ہے۔ اور تیسری صورت میں شوہر کے خاندان کا رواج دیکھا جائے گا، اگر وہ عورت کو ان شے کا مالک بناتے ہیں تو عورت کو دیا جائے گا ورنہ وہ حقدار نہیں، اس سے واپس لیا جا سکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبہ

مفتی فضیل رضا عطاری

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مختلف شخصیات کی فیضانِ مدینہ آمد

3 نومبر 2023ء کو فیضانِ مدینہ کراچی میں شیخ عبداللہ اشحری الشافعی (شیخ مدرسہ عمان) و شیخ عبداللہ سالم صحاری (اسپیکر آف عمان) اور دیگر کی آمد ہوئی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری نے انہیں مختلف شعبہ جات کا وزٹ کروایا اور تعارف پیش کیا۔

15 نومبر 2023ء کو ایک مائیکروفنانس بینک کے CEO محمد عیسیٰ الظاہری نے اپنے وفد کے ساتھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری اور حاجی حمید رضا عطاری نے انہیں خوش آمدید کہا اور فیضانِ مدینہ میں قائم آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ، اسلامک ریسرچ سینٹر، عربی ڈیپارٹمنٹ اور دیگر شعبہ جات کا وزٹ کروایا۔

21 نومبر 2023ء کو پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سرفراز احمد نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ سرفراز احمد نے فیضانِ مدینہ میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی سے ملاقات کی اور مختلف شعبہ جات کا دورہ کیا۔

کشمیر میں مسجد و مدارس اور مختلف Projects کا افتتاح

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 18 نومبر 2023ء کو کوٹلی سٹی کشمیر میں افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی علمائے کرام، مختلف مذہبی و سماجی شخصیات، کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول اور ذمہ داران دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطاری مدنی نے سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے شرکا کو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کا ذہن دیا۔ بیان کے بعد اسی مقام پر رکنِ شوریٰ نے مقامی لوگوں کے ہمراہ جامع مسجد فیضانِ آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، جامعۃ المدینہ بوائز فیضانِ ختمِ رسل صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، جامعۃ المدینہ گرلز سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا، مدرسۃ المدینہ بوائز فیضانِ مشکل کشا رضی اللہ عنہ، فیضانِ مدینہ لائبریری اور پانی کی سبیل فیضانِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا افتتاح کیا۔

قصور میں ”کسان اجتماع“ کا انعقاد

کچھ عرصہ قبل دریائے ستلج کے سیلاب سے قصور اور اس کے اطراف کے کئی علاقے متاثر ہوگئے تھے، جس کی وجہ سے مقامی لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑی تھی۔ سیلاب کے باعث جہاں رہائشی گھروں کو نقصان پہنچا وہیں کئی ایکڑ پر کھڑی فصلیں بھی تباہ ہوئی تھیں۔ کسانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ FGRF کے زیرِ اہتمام 16 نومبر 2023ء کو ڈگری کالج گراؤنڈ قصور میں کسان اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سیلاب سے متاثرہ کسانوں، مقامی زمینداروں، مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور پولیس افسران سمیت دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری اور نگرانِ ویلفیئر حاجی سید فضیل رضا عطاری نے بیانات فرمائے۔ بیان کے بعد متاثرہ

٭فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“ کراچی

کسانوں میں 1200 کھاد کی بوریاں تقسیم کی گئیں۔

[illegible]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ یا آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے/سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے/سننے والوں کو دعاؤں سے نوازتے ہیں، نومبر 2023ء میں جن رسائل کے پڑھنے/سننے کی ترغیب دی گئی ان کے نام و کارکردگی ملاحظہ کیجئے: ❶ دینی ماحول سے روکنے کا نقصان: 12لاکھ 7ہزار 431 ❷ فیضانِ جمادی الاولیٰ و جمادی الاخریٰ: 27لاکھ 54ہزار 34 ❸ 103 مستحبّ اور آداب: 20لاکھ 78ہزار 61 ❹ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے 121 ارشادات: 29لاکھ 7ہزار 52۔

دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی مزید جھلکیاں

● 9 تا 11 نومبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تین دن کا تاجر اجتماع ہوا جس میں کراچی، لاہور اور اسلام آباد سمیت پاکستان بھر سے کم و بیش 800 تاجر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ● 12 تا 14 نومبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں پاکستان بھر سے جامعۃُ المدینہ کے اساتذۂ کرام اور ناظمین سمیت متعلقہ ذمہ داران شریک ہوئے جن کی تعداد کم و بیش تین ہزار تھی۔ ● 19 تا 21 نومبر 2023ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شعبہ کنز المدارس پاکستان کے تحت تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں پاکستان بھر سے کم و بیش 1500 ائمۂ کرام اور ذمہ داران شریک ہوئے۔ ● 21 تا 23 نومبر 2023ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں پاکستان بھر میں مدنی کورسز کروانے والے معلمین اور متعلقہ شعبے کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے ان اجتماعات میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری، شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری، نگرانِ شوریٰ اور دیگر ذمہ داران نے بیانات فرمائے۔ ● 22 نومبر 2023ء قذافی اسٹیڈیم، یوحان خاص آڈیٹوریم لاہور میں "Youth Talks" سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف یونیورسٹیز اور کالجز کے 500 سے زائد اسٹوڈنٹس اور پروفیشنلز نے شرکت کی۔ نگرانِ مجلس شعبہ پروفیشنلز فورم محمد ثوبان عطّاری نے "Importance of Choices in Life" پر بیان فرمایا۔ ● ماہِ نومبر میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ تعلیم کے تحت بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے کامرس ڈیپارٹمنٹ، نشاط گروپ آف کالجز ملتان، ٹنڈو جام یونیورسٹی سندھ کے ایگزیکٹو ہال، N.E.D یونیورسٹی کراچی اور کامسیٹس یونیورسٹی وہاڑی کیمپس سمیت کئی یونیورسٹیز اور کالجز میں اجتماعات منعقد ہوئے۔ ● دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃُ المدینہ بوائز کے زیرِ اہتمام 19 نومبر 2023ء مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پوچھ عباس پور کشمیر میں تقسیمِ اسناد اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔ بیان کے بعد رکنِ شوریٰ نے مدرسۃُ المدینہ بوائز سے قراٰنِ پاک ناظرہ مکمل کرنے والے 20 اور حفظ مکمل کرنے والے 11 بچوں میں اسناد تقسیم کیں۔ ● دعوتِ اسلامی کے شعبہ تعلیم کے تحت 18 نومبر 2023ء قذافی ٹاؤن ملتان کے "بیت العلم" سکول میں ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس کے لئے ایک ٹریننگ سیشن ہوا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی نے اسٹوڈنٹس کی تربیت کی۔ ● دعوتِ اسلامی نے انگلینڈ کے علاقے Dewsbury میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں مقامی عاشقانِ رسول کے لئے افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ ● شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے دسمبر 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 3044 پیغامات جاری فرمائے جن میں 544 تعزیت کے، 2300 عیادت کے جبکہ 544 دیگر پیغامات تھے۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے

https:/ / news.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

مختلف شخصیات کی فیضانِ مدینہ آمد

● 3 نومبر 2023ء کو فیضانِ مدینہ کراچی میں الشیخ عبد اللہ الشحری الشافعی (مشیر امورِ حج، عمان)، شیخ عبد اللہ سالم الخنجاری (ایمبیسیڈر آف عمان) اور دیگر کی آمد ہوئی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے انہیں مختلف شعبہ جات کا وِزٹ کروایا اور تعارف پیش کیا۔

● 15 نومبر 2023ء کو ایک مائیکرو فنانس بینک کے C.E.O محمد عیسیٰ الظاہری نے اپنے وفد کے ساتھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری اور حاجی سید ابراہیم عطاری نے انہیں خوش آمدید کہا اور فیضانِ مدینہ میں قائم آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ، اسلامک ریسرچ سینٹر، عربی ڈیپارٹمنٹ اور دیگر شعبہ جات کا وزٹ کروایا۔

● 21 نومبر 2023ء کو پاکستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سرفراز احمد نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ سرفراز احمد نے فیضانِ مدینہ میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی سے ملاقات کی اور مختلف شعبہ جات کا دورہ کیا۔

کشمیر میں مسجد و مدارس اور مختلف Projects کا افتتاح

رکنِ شوریٰ مولانا حاجی اسد عطاری مدنی کی خصوصی شرکت

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 18 نومبر 2023ء کو کوٹلی ضلع کوٹلی کشمیر میں افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی علمائے کرام، مختلف سیاسی و سماجی شخصیات، کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطاری مدنی نے سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے شرکا کو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کا ذہن دیا۔ بیان کے بعد اسی مقام پر رکنِ شوریٰ نے مقامی لوگوں کے ہمراہ جامع مسجد فیضانِ آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، جامعۃ المدینہ بوائز فیضانِ خَتمِ رُسُل صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، جامعۃ المدینہ گرلز سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا، مدرسۃ المدینہ بوائز فیضانِ مشکل کُشا رضی اللہ عنہ، فیضانِ مدینہ لائبریری اور پانی کی سبیل فیضانِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا افتتاح کیا۔

قصور میں ”کسان اجتماع“ کا انعقاد

متاثرہ کسانوں میں 1200 کھاد کی بوریاں تقسیم کی گئیں

کچھ ماہ قبل دریائے ستلج کے سیلاب سے قصور اور اس کے اطراف کے کئی علاقے متاثر ہوگئے تھے، جس کی وجہ سے مقامی لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑی تھی۔ سیلاب کے باعث جہاں رہائشی گھروں کو نقصان پہنچا وہیں کئی ایکڑ پر کھڑی فصلیں بھی تباہ ہوگئی تھیں۔ کسانوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ FGRF کے زیرِ اہتمام 16 نومبر 2023ء کو ڈگری کالج گراؤنڈ قصور میں کسان اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سیلاب سے متاثرہ کسانوں، مقامی زمینداروں، مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور پولیس افسران سمیت دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری اور نگرانِ ویلفیئر حاجی سید فضیل رضا عطاری نے بیانات فرمائے۔ بیان کے بعد متاثرہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“، کراچی

کسانوں میں 1200 کھاد کی بوریاں تقسیم کی گئیں۔

مطالعہ کارکردگی: ہفتہ وار رسائل (نومبر 2023ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ یا آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دعاؤں سے نوازتے ہیں، نومبر 2023ء میں جن رسائل کے پڑھنے / سننے کی ترغیب دی گئی، ان کے نام اور کارکردگی ملاحظہ کیجئے: (1) دینی ماحول سے روکنے کا نقصان: 26 لاکھ 7 ہزار 431 (2) فیضانِ جمادی الاولیٰ و جمادی الاخریٰ: 27 لاکھ 54 ہزار 34 (3) 103 سنّتیں اور آداب: 29 لاکھ 78 ہزار 61 (4) امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے 121 ارشادات: 29 لاکھ 7 ہزار 52۔

دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی مزید جھلکیاں

● 9 تا 11 نومبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تین دن کا تاجر اجتماع ہوا جس میں کراچی، لاہور اور اسلام آباد سمیت پاکستان بھر سے کم و بیش 800 تاجر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ● 12 تا 14 نومبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں پاکستان بھر سے جامعاتُ المدینہ کے اساتذۂ کرام اور ناظمین سمیت متعلقہ ذمہ داران شریک ہوئے جن کی تعداد کم و بیش تین ہزار تھی۔ ● 19 تا 21 نومبر 2023ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شعبہ ائمۂ مساجد پاکستان کے تحت تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں پاکستان بھر سے کم و بیش 1500 ائمۂ کرام اور ذمہ داران شریک ہوئے۔ ● 21 تا 23 نومبر 2023ء، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں پاکستان بھر میں مدنی کورسز کروانے والے معلمین اور متعلقہ شعبے کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے ان اجتماعات میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطاری، شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری، نگرانِ شوریٰ اور دیگر ذمہ داران نے بیانات فرمائے۔ ● 22 نومبر 2023ء کو قذافی اسٹیڈیم دیوانِ خاص آڈیٹوریم لاہور میں "Youth Talks" سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف یونیورسٹیز اور کالجز کے 500 سے زائد اسٹوڈنٹس اور پروفیشنلز نے شرکت کی۔ نگرانِ مجلس شعبہ پروفیشنلز فورم محمد ثوبان عطاری نے "Importance of Choices in Life" پر بیان فرمایا۔ ● ماہِ نومبر میں دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کے تحت بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے کامرس ڈیپارٹمنٹ، نشاط گروپ آف کالجز ملتان، ٹنڈوجام یونیورسٹی سندھ کے ایگری لیکچر ہال، N.E.D یونیورسٹی کراچی اور کامسیٹس یونیورسٹی وہاڑی کیمپس سمیت کئی یونیورسٹیز اور کالجز میں اجتماعات منعقد ہوئے۔ ● دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃ المدینہ بوائز کے زیرِ اہتمام 19 نومبر 2023ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پونچھ عباس پور کشمیر میں تقسیمِ اسناد اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔ بیان کے بعد رکنِ شوریٰ نے مدرسۃ المدینہ بوائز سے قراٰنِ پاک ناظرہ مکمل کرنے والے 20 اور حفظ مکمل کرنے والے 11 بچوں میں اسناد تقسیم کیں۔ ● دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کے تحت 18 نومبر 2023ء کو قذافی چوک، ملتان کے "بیت العلم" اسکول میں ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس کے لئے ایک ٹریننگ سیشن ہوا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی نے اسٹوڈنٹس کی تربیت کی۔ ● دعوتِ اسلامی نے انگلینڈ کے علاقے Dewsbury میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح کردیا ہے۔ اس سلسلے میں مقامی عاشقانِ رسول کے لئے افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ ● شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے نومبر 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 2948 پیغامات جاری فرمائے جن میں 546 تعزیت کے، 2206 عیادت کے جبکہ 196 دیگر پیغامات تھے۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے

https://news.dawateislami.net

شعبانُ المعظم کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
پہلی شعبانُ المعظم 1382ھ	یومِ وصال محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ اور "فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان"
2 شعبانُ المعظم 150ھ	یومِ وصال کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، تابعی بزرگ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ تا 1442ھ اور "اشکوں کی برسات"
5 شعبانُ المعظم 4ھ	یومِ ولادت نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439ھ تا 1443ھ اور "امام حسین کی کرامات"
15 شعبانُ المعظم 261ھ	یومِ وصال سلطانُ العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ
21 شعبانُ المعظم 673ھ	یومِ وصال لعل شہباز قلندر حضرت محمد عثمان مروندی قادری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ اور "فیضانِ عثمان مروندی"
شعبانُ المعظم 9ھ	وصالِ مبارک شہزادیِ رسول، زوجۂ عثمان غنی، حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ اور ربیعُ الاول 1439ھ
شعبانُ المعظم 45ھ	وصالِ مبارک اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبانُ المعظم 1438ھ اور "فیضانِ اُمّہات المؤمنین"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

شعبانُ المعظم کی مناسبت سے قابلِ مطالعہ کتب و رسائل

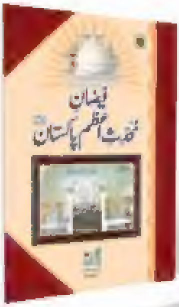

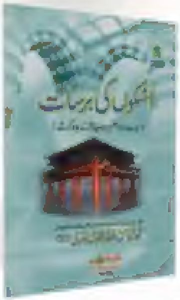

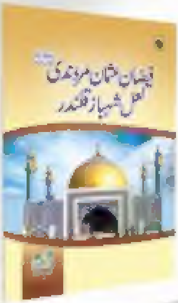

تعلقات خراب ہونے کے ڈر سے اصلاح نہ کرنا کیسا؟

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

حضور مفتیِ اعظم ہند، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ ایک جگہ مدعو (یعنی دعوت پر بلائے گئے) تھے، وہاں گھر میں آپ رحمۃُ اللہ علیہ کے قریب ہی ایک ٹونٹی لگی ہوئی تھی جس سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ نے میزبان کو بلایا اور اس کو اسراف کے نقصانات سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ اس ٹونٹی کو فوراً درست کراؤ کیونکہ جب تک یہ بہتی رہے گی تم کو گناہ ہوتا رہے گا، اس نے عرض کیا حضور! ابھی درست کرلیتے ہیں۔ مگر کافی دیر تک اس نے درست نہ کیا، اس پر آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے اس کو بلاکر فرمایا: ”ہم جاتے ہیں کیونکہ آپ یہ ٹونٹی درست نہیں کرواتے، اور ہمیں اپنی آنکھوں کے سامنے اللہ پاک کی یہ نعمت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں۔“ میزبان بے حد نادم ہوا اور بڑی منّتیں کرکے آپ کو راضی کیا، اور ٹونٹی بھی فوراً درست کرائی۔ (جہانِ مفتیِ اعظم ہند، ص256) واہ کیا بات ہے حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ کے جذبۂ اصلاح کی! اے عاشقانِ رسول! نیکی کا حکم دینے کی کئی صورتیں ہیں، بہارِ شریعت میں لکھا ہے: 1 اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بری بات سے باز آجائیں گے، تو امر بالمعروف (یعنی نیکی کا حکم دینا) واجب ہے اس کو (یعنی نیکی کا حکم دینے والے کو اس صورت میں) باز رہنا (یعنی سمجھانے سے رُکنا) جائز نہیں اور 2 اگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو ترک کرنا (یعنی نیکی کا حکم نہ دینا) افضل ہے اور 3 اگر یہ معلوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صبر نہ کرسکے گا یا اس کی وجہ سے فتنہ و فساد پیدا ہوگا آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی جب بھی چھوڑنا افضل ہے اور 4 اگر معلوم ہو کہ وہ اگر اسے ماریں گے تو صبر کرلے گا تو ان لوگوں کو برے کام سے منع کرے اور یہ شخص مجاہد ہے اور 5 اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے تو اسے اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ امر کرے (یعنی نیکی کا حکم دے)۔ (بہارِ شریعت، 3/615) بہر حال ہر صورت میں زبردستی کسی کی اصلاح کرنا فرض یا واجب نہیں ہے، ہاں! دعا کرسکتے ہیں کہ اللہ پاک برائی کرنے والے کو ہدایت نصیب کرے۔ یاد رکھئے! اصلاح کرنے والے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ اسے سامنے والے کی نفسیات کو پرکھنے کی صلاحیت ہو کہ کس سے کس طرح بات کی جائے؟ اللہ پاک ہمیں اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 20 رمضان شریف 1441ھ مطابق 14 مئی 2020ء کو نمازِ عصر کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک درست کرواکے پیش کیا گیا ہے)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net
ISBN 978-969-631-974-0
0125764